ماہنامہ فلکیات کراچی

اگست ۲۰۰۷ + نومبر ۲۰۰۹ + مارچ ۲۰۱۱

قاری محمد عباس نقشبندی

اظہر علی خان ایم اے
(کراچی)

پامسٹری اور قوّت ارادی

شخصیت کی تعمیر میں ارادہ و عمل کا کیا مقام ہے ؟ اس کا جواب ہمیں صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اُن ہاتھوں سے بھی ملتا ہے جو قدرت نے دیگر کاموں کے علاوہ علم فراست الید کے لئے مختص کر دیئے ہیں۔ ہاتھ ہماری شخصیت کا 'ڈرائیو' ہیں جس پر ماضی، حال اور مستقبل کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے ہم کیا ہیں ؟ اور کیا نہیں ہیں ان دونوں سوالات کے تشفی بخش جوابات کے لئے ہینڈ کی شارٹ ہینڈ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ایسے کمپیوٹرائزڈ علم کو جس سے ہماری شخصیت کے رموز اجاگر ہوں اور زندگی کے حالات و واقعات کی بھرپور عکاسی ہو ۔۔۔ ماہرین "پامسٹری" کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔

ایک آئیڈیل شخصیت سازی میں پامسٹری کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اس راز پر سے بھی پردہ اُٹھاتی ہے کہ ہم کس طرح ایک موزوں اور مثالی شخصیت بن کر معاشرہ کی خدمت کر سکتے ہیں۔ شخصیت کی تعمیر میں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہمیں از خود اپنے بارے میں آگاہ ہونا چاہیئے۔ درست شخصی آگاہی خدا کے وجود کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

(ترجمہ) "جس نے خود کو پہچانا، اُس نے اپنے رب کو پہچانا"

بندے اور رب کی پہچان کے لئے سب سے معتبر علم، علم دین ہے۔ لیکن سماجی، سائنسی اور مستند علوم میں پامسٹری کو یہ کمال حاصل ہے کہ یہ علم ایک طرف انسانی زندگی کے واقعات و حالات کا پردہ چاک کرتا ہے تو دوسری طرف خوبیوں اور نقائص کو اجاگر کر کے ہمیں یہ موقع عنایت کرتا ہے کہ ہم خود کو معاشرتی مشین کا ایک کارگر پرزہ ثابت کر سکیں۔ بائیبل کے مطابق :۔

"خدا نے انسان کے ہاتھ میں نشانیاں بنا دیں تاکہ آدم کے بیٹے انہیں پڑھ سکیں۔"

سکندر اعظم کے نزدیک :۔

"یہ ایک علم ہے بہترین دماغوں کی بہترین توجہ کا مستحق ہے۔"

ارادہ سے خود کو تبدیل کرنے کے لئے جس عزم راسخ اور ایمان کی ضرورت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پامسٹری میں "قوت ارادی" کے اظہار کے لئے تین علامتوں کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

(۱) طویل اور مضبوط انگوٹھا۔ (۲) طویل اور مستحکم دماغی لکیر۔ (۳) مشتری کا نمایاں اور موزوں ابھار ۔۔۔ اس علامتی تثلیث کی روشنی میں، ہم کوئی بھی شخصیت ہوں، اگر ترقی نہ کر پا رہے ہوں تو بھی ہم خود کو بہتر انداز میں تبدیل کر کے ایک ایسی شخصیت میں تبدیل کر سکتے ہیں جو زمانے سے نہ صرف یہ کہ اپنا وجود منوا سکے بلکہ زمانے پر اپنے گہرے اثرات بھی مرتب کر سکے۔ ایک اچھا ڈاکٹر، انجینئر، سیاستداں، بزنس مین ہونا بہت آسان ہے لیکن ایک اچھا انسان ہونا ہی شخصیت کا بہترین پہلو ہے۔ یہی نکتہ اس مضمون کا حاصل ہے۔

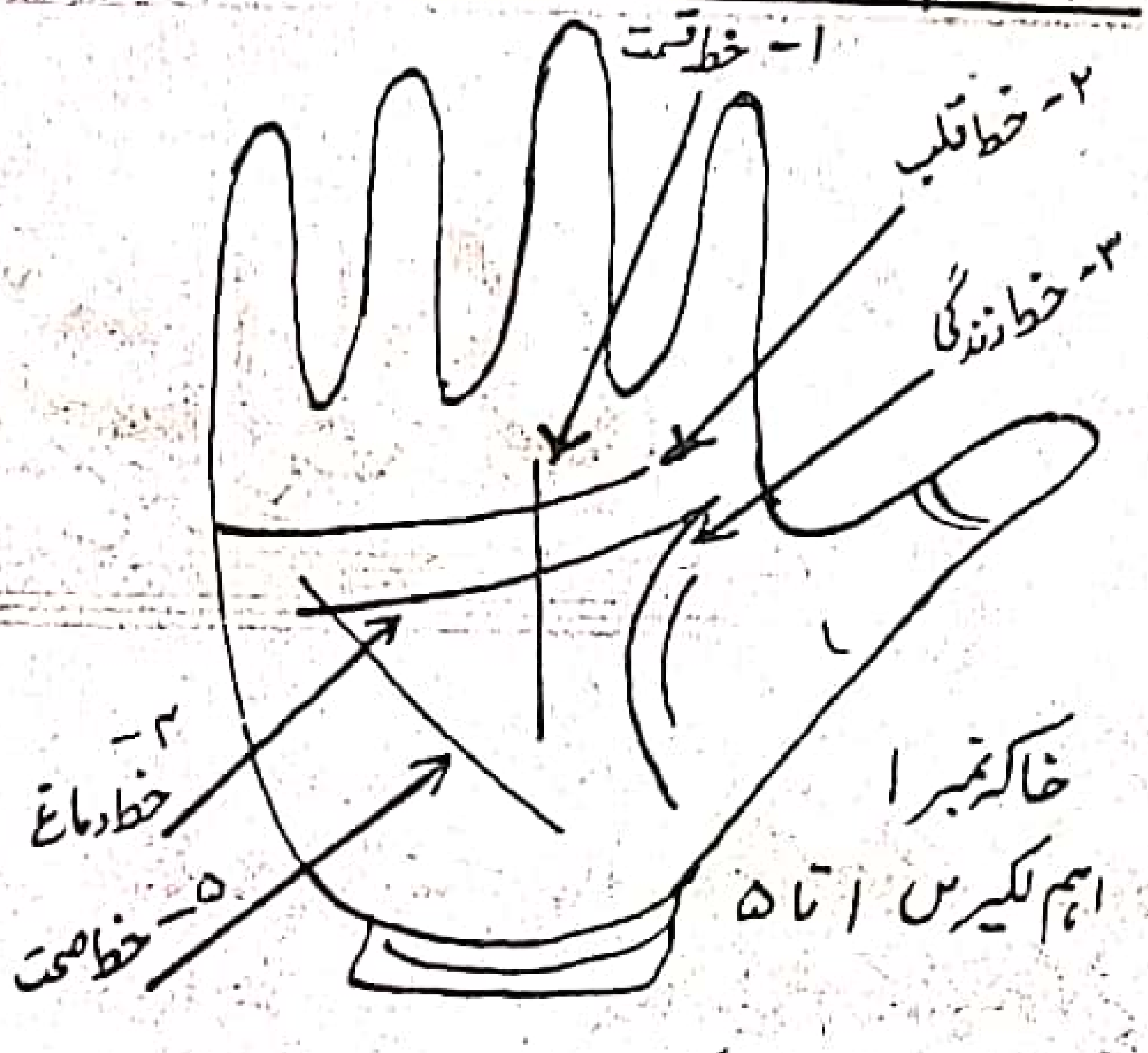

خاکہ نمبر ۱
اہم لکیریں ۱ تا ۵

عام حالات میں کسی بھی شخص کو قوت ارادی کے استعمال کا مشورہ اس کے احوال کی روشنی میں دیا تو جا سکتا ہے لیکن اس امر کی یقین دہانی ممکن نہیں وہ بالآخر اس میں کامیاب بھی ہوگا یا نہیں یا اگر کامیابی ملے گی تو کب اور کس انداز میں ؟ ان تمام سوالات کا حتمی جواب صرف پامسٹری سے ممکن ہے کیونکہ ہم مشورہ دیتے وقت اس کا جواب تصویری شکل میں ہاتھ کے اسکرین پر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ارادی قوت کے ذریعے شخصیت میں تبدیلی کس حد تک ممکن ہے ؟ اس سوال کے جواب کے لئے کوئی حتمی فارمولا تو مرتب نہیں کیا جا سکتا ، البتہ تحقیق و تجزیئے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ تبدیلی ۵۰ تا ۶۰ فیصد ممکن ہے اور اس کی نشاندہی فرد کے دائیں ہاتھ پر ہوتی ہے کیونکہ ذہن اور شخصیت کے تغیراتی عوامل کا اصل ریکارڈ دائیں ہاتھ پر جبکہ موروثی صفات کا اظہار ہاتھ پر مکمل طریقے پر ہوتا ہے۔ اور یہ تبدیلیاں (۱) انگوٹھے (۲) دماغی لکیر (۳) مشتری کے ابھار کی مشترکہ صفات سے پیدا ہوتی ہیں۔

انگوٹھا انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ارادی قوت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ جانوروں میں انگوٹھا یا تو سرے سے موجود ہی نہیں ہوگا یا برائے نام طوالت رکھتا ہوگا جو ناقص قوت ارادی کا اظہار ہے۔ ہاتھ کی تمام انگلیاں بالعموم تین پوروں (۱) علم (۲) عمل (۳) جنسی و جسمانی صفات کو ظاہر کرتی ہیں لیکن انگوٹھے میں یہ قوت اس کے صرف ۲ پوروں میں منقسم ہے جو زائد قوت ارادی کی تعبیر ہے۔ انگوٹھے کا پہلا پور ارادی قوت اور خواہش کا سب سے بڑا اظہار ہے، اس قوت کو منطقی اور عملی شکل دینے کے لئے دوسرے پور کا برابر ہونا ضروری ہے جو کہ ہتھیلی سے جڑا ہوتا ہے۔ گویا فکر و عمل کی ہم آہنگی، ارادہ اور منطق میں اگر توازن ہو تو شخصیت میں مکمل توازن ہوگا۔

انگوٹھے کی اسی اہمیت کے پیش نظر نپولین بونا پارٹ کے یہ الفاظ تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں :-

" انگوٹھے کا مطالعہ مجھے خدا کے وجود کا قائل کر دیتا ہے "

اس اعتبار سے انگوٹھے کو ہاتھ کی سلطنت کا ایسا بادشاہ قرار دیا جا سکتا ہے جو مکمل طریقے پر اپنی رعایا کی خبر گیری رکھتا ہے۔ انگوٹھے میں اگرچہ تیسرا پورا نہیں ہوتا لیکن صفاتی اور طبی نقطہ نظر سے زہرہ کے ابھار، جو کہ انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے، کو تیسرا پور قرار دیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو انگوٹھے کی طاقت صرف انگوٹھے میں ہی نہیں بلکہ ہتھیلی کے زہرائی ابھار تک سرایت کیئے ہوئے ہے۔ ایک مستحکم انگوٹھے میں مندرجہ ذیل اہم صفات ہوتی ہیں۔

(۱) انگوٹھے کی ساخت۔ (۲) انگوٹھے کی لچک ـــــ ساخت میں، انگوٹھے کی طوالت اور بناوٹ دونوں شامل ہیں، جبکہ لچک سے مراد انگوٹھے کا بیرونی جانب درمیان اور جڑ سے جھکاؤ۔ طویل انگوٹھا پہلی انگلی (انگشت شہادت) سے ملانے پر اس کے نچلے پور کے وسط سے اوپر تک جاتا ہے جبکہ درمیانہ اس سے نیچے ہتھیلی کے اوپری حصے تک اور مختصر انگوٹھا اس سے نیچے کا قرار دیا جاتا ہے۔ طویل انگوٹھا

مضبوط قوت ارادی اور مختصر انگوٹھا، کمزور قوتِ ارادی کا مظہر ہیں۔ بہ اعتبارِ ساخت اگر پہلا پور لمبا اور دوسرا چھوٹا تو فرد مذکورہ عجلت پسند ہوگا۔ نتیجتاً اس سے حماقتیں سرزد ہوں گی جبکہ دوسری صورت یعنی پہلا پور چھوٹا اور دوسرا پور بڑا ہو تو ایسی شخصیت میں قوت ارادی کی بے حد کمی ہوگی۔ نتیجتاً تمام معاملات میں فیصلے بعد از وقت کیئے جائیں گے۔ لہٰذا بہترین انگوٹھا جس سے بہترین قوت ارادی کا اظہار ہو طویل اور متوازن انگوٹھا ہی ہے۔

لچک : انگوٹھے کی لچک، شخصیت کی لچک کا دوسرا نام ہے۔ انگوٹھے میں لچک ۲ مقامات سے ممکن ہے (۱) درمیان، یعنی پہلے اور دوسرے پور کے وسط سے اور (۲) انگوٹھے کی جڑ سے۔ دونوں صورتوں میں ۲ مختلف شخصیات کا تعارف ہوتا ہے ـــــ پہلی صورت میں ارادہ اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے شخصیت اپنے اندر ایسی لچک پیدا کر لیتی ہے جس سے معاملات اور مسائل سے اس طور سے نمٹا جاسکے کہ اس کی اپنی سوچ اور فکر میں تبدیلی نہ ہو جبکہ دوسری صورت میں فرد اپنی سوچ اور فکر کو پسِ پُشت ڈال کر حالات سے اس طرح مصالحت کر لیتا ہے کہ اس کی اپنی فکر زائل ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً فرد کی انفرادیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ معاشرتی مشین کا ایک ایسا پُرزہ بن جاتا ہے جس سے مشین تو چلتی رہتی ہے۔ لیکن کسی بڑے کارنامے کی توقع عبث ہے۔ جبکہ پہلی صورت میں فرد کی شعوری لچک اسے ممتاز مقام عطا کرتی ہے۔

لچک کے حوالے سے یہ اصول بھی پیشِ نظر رہے کہ مناسب اور موزوں لچک کے حامل انگوٹھے والی شخصیات نفسیاتی اعتبار سے ذہین ہوتی ہیں جو خود کو اور دوسروں کو سمجھنے کی اہلیت سے مالامال ہوتی ہیں جبکہ سخت انگوٹھے کے حامل افراد اپنی ذات کے خول میں بند ہوتے ہیں، اگر مناسب وسائل دستیاب ہوں تو "انقلابی" ثابت ہوتے ہیں بصورت دیگر ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔ عام حالات میں اس قسم کے انگوٹھے کے حامل افراد نروس ٹینشن (NERVOUS TENSION) کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے مختلف اعصابی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ لچک کے ضمن میں انگوٹھے کے اتصالی زاویئے کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے۔ یہ زاویہ انگوٹھے کی جڑ اور ہتھیلی کے اتصال سے وجود میں آتا ہے۔ جب انگوٹھے کو مکمل طریقے سے پھیلایا جائے تو اس کا زاویہ اتصال ۶۰° تا ۹۰° یا ۹۰° سے زائد کا ہوگا۔ بہترین زاویہ ۹۰° کا ہوتا ہے۔ زاویہ کا مطالعہ خصوصیت سے طبیعت کی فراخی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے۔ معاشی حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۶۰° تا ۸۰° کے زاویہ کے انگوٹھے کنجوس اور بخیل طبیعت کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ ۹۰° کے حامل انگوٹھے معاشی طور پر متوازن شخصیات کے ہوتے ہیں جبکہ اس سے زائد زاویئے کے حامل انگوٹھے فضول خرچ اور انتہائی فراخ دل شخصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔

خاکہ نمبر ۲
اہم ابھار

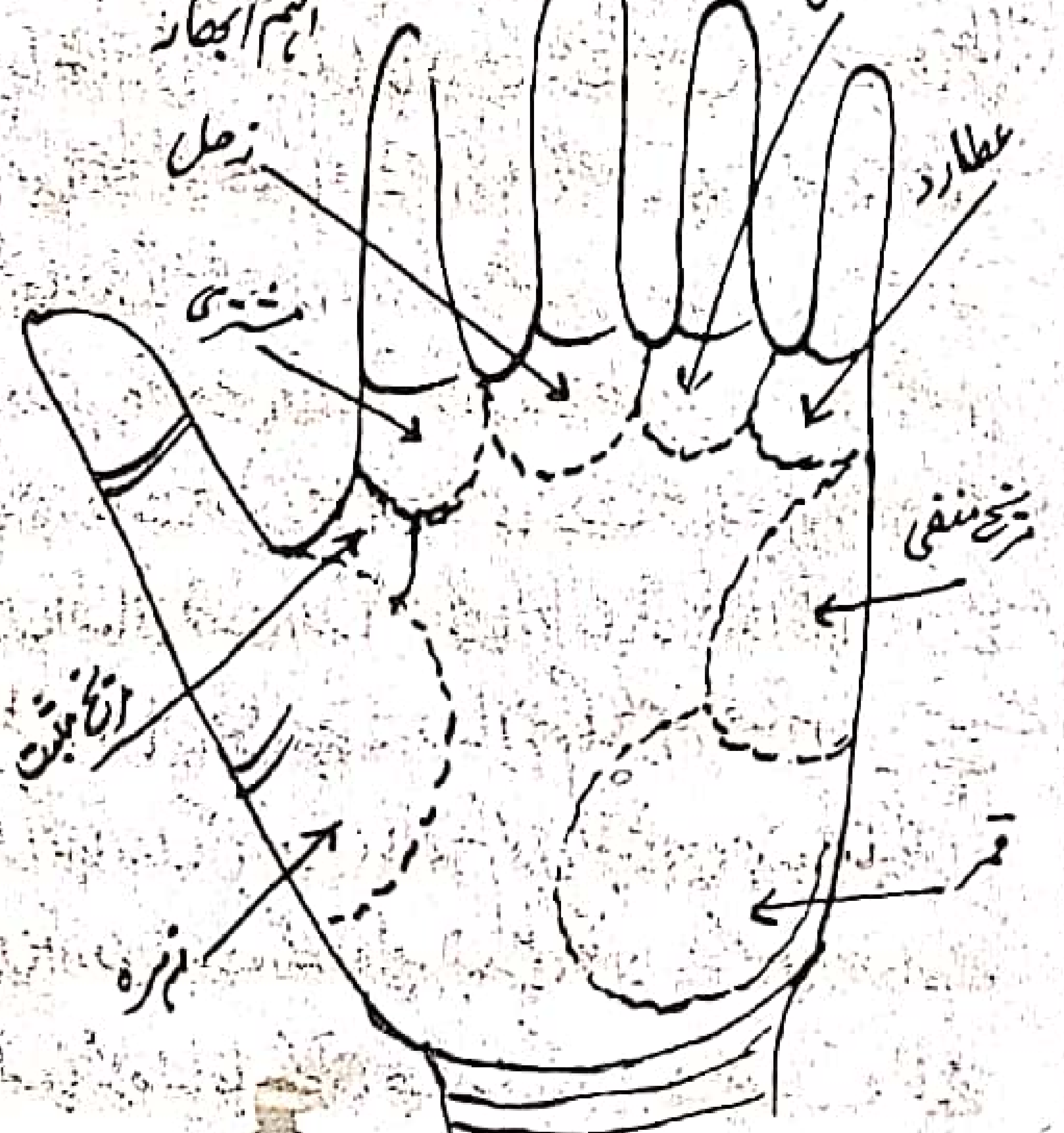

قوت ارادی کا دوسرا مظہر :-

انگوٹھے کے بعد ابھاروں میں ارادہ کا مستحکم سائن بورڈ مشتری کے ابھار کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مشتری ہمارے نظام شمسی کے اہم ترین سیاروں میں سے ایک ایسا سیارہ ہے جس کے گرد بارہ ۱۲ چاند گردش کر رہے ہیں۔ چاند کے طوفانی کرنوں سے اس میں جو قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کا نزدیک ترین سیارہ زحل ہے جو رنج والم، یاسیت کے صفات سے مرکب ہے۔ مشتری، پامسٹری میں شہادت کی انگلی کے نیچے والے ابھار (جو کہ ہتھیلی پر موجود ہوتا ہے) کو کہتے ہیں۔ یہ ابھار ارادہ، اولوالعزمی، استحکام، جذبہ، طاقت، برتری اور جاہ وحشمت کے اوصاف سے مزین ہے۔ حاکمیت کی اعلیٰ صفات، حکمرانی اور برتری اس کی بنیادی خصوصیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمرانوں یا اقتدار یا اعلیٰ سماجی مرتبہ کے حامل افراد کے ہاتھوں میں اس کا ابھار بہت نمایاں ہوتا ہے۔ پامسٹری میں ابھاروں کے علم کو عموماً ثانوی حیثیت دی جاتی ہے لیکن سینٹ جرمن جرکیرو کے بعد اس علم پر اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے کے مکتب فکر کے مطابق ابھاروں کا علم پامسٹری کی اساس ہے کیونکہ مختلف ابھار مثلاً مشتری، زحل، شمس، عطارد، مریخ، قمر اور زہرہ مخصوص فلکیاتی قوتوں کے مظہر ہیں جو انسانی ہتھیلی پر ہمہ وقت موجود ہیں اور اسی قوت کے ذخیرہ کی موجودگی میں انسانی قوت اور بالخصوص ارادی قوت کا اظہار اس کے عملی کاموں میں ہوتا ہے۔ دوسرا اہم نکتہ اس ضمن میں یہ ہے کہ ابھاروں کی نمو میں بالعموم کوئی تغیر نہیں ہوتا جبکہ لکیروں میں ارادی قوت کے ذریعہ تبدیلی ممکن ہے۔ اس اعتبار سے اگر جائزہ لیا جائے تو ابھاروں کی اہمیت لکیروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ ہر لکیر کی ابتدا اور انتہا کسی نہ کسی ابھار سے شروع ہو کر کسی دوسرے ابھار پر ختم ہوتی ہے یعنی یہ لکیریں ایک ابھار کا پیغام دوسرے ابھار تک پہنچاتی ہیں تاکہ قوتوں کے تبادلے یا امتزاج سے انسان کے اندر مخصوص فکر وعمل پیدا ہو سکے اور یہی فکر وعمل کا امتزاج اس کی ارادی قوت کو بلند، مستحکم اور اٹل کرتی ہے۔

خاکہ نمبر ۳

دماغی لکیر کے تین مخارج

۱- مشتری کے ابھار سے

۲- خطہ زندگی کے ساتھ

۳- مریخ مثبت کے ابھار سے

قوت ارادی کا تیسرا مظہر :-

ارادی قوت کا تیسرا اظہار، دماغی لکیر کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ انسانی دماغ قدرت کی بہترین صناعی اور ایک آئیڈیل کمپیوٹر ہے۔ جس میں شعور، لاشعور اور تحت الشعور کے مختلف PHASES موجود ہیں جن کی اجتماعی کارکردگی سے انسان اعمال وافعال وجود میں آتے ہیں۔ دماغ کی شعوری کارکردگی سے دراصل انسانوں کو جانوروں سے ممیز کیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نکتہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ دماغ ہر انسان کے پاس ہوتا ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو دماغ کی شعوری کاوشوں سے کام لے کر بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔ ان شعوری کاوشوں کا دوسرا نام قوت ارادی ہے۔

دماغی لکیر بہ اعتبارِ ساخت تین مختلف مقامات سے اپنی ابتدا کو ظاہر کرتی ہے۔ جس سے تین مختلف شخصیات کا تعارف ہوتا ہے۔ خاکہ نمبر ۳ دیکھیں۔

۱۔ پہلا مخرج ـــ جبکہ دماغی لکیر خطِ زندگی سے مل کر نکلتی ہو۔

۲۔ دوسرا مخرج ـــ جبکہ دماغی لکیر، خطِ زندگی سے علیحدہ ہو کر مشتری کے ابھار سے نکلتی ہو۔

۳۔ تیسرا مخرج ـــ جبکہ دماغی لکیر، خطِ زندگی کے اندر سے نکلتی ہو۔

پہلی صورت میں فرد اپنے تمام اعمال و افعال میں محتاط طرزِ عمل اختیار کرتا ہے اور متوازن زندگی اس کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے وہ جذبہ، خواہش اور حقیقت کے امتزاج سے اپنی زندگی کا لائحہ عمل مرتب کرتا ہے، چونکہ یہ لکیر مشتری اور مریخ مثبت کے ابھاروں کے مقام وسط سے نکلتی ہے لہذا یہ لکیر وسط سے دونوں کی مشترکہ صفات کو اپنے انٹینا میں سمو لیتی ہے اور ساتھ ہی زندگی کی لکیر سے مل کر نکلتی ہے لہذا زندگی کے ہر قدم پر اس کی محتاط روش دیکھی جا سکتی ہے بالفاظِ دیگر اس کا حسن "دو انتہاؤں کا اوسط ہے"۔

دوسری صورت میں لکیر کی ابتدا زندگی کی لکیر سے علیحدہ طور پر مشتری کے ابھار سے ہوتی ہے۔ زندگی کی لکیر سے علیحدہ اور آزاد ہو کر نکلنا شخصیت میں آزادی، اعتماد، اور مہم جوئی کی صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ "محتاط روش" اس قسم کے فرد کی زندگی کا قرینہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا شخص انتہائی موڈی، جذباتی اور "آتشِ نمرود میں بے خطر کود پڑا عشق" کے مماثل جذبہ رکھتا ہے۔ جو چاہے تو بڑے بڑے معرکے سر انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بصورت دیگر "بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے" کی مجسم تصویر ہوتے ہیں۔ اس سوال کا جواب کہ دونوں باتیں بہ یک وقت کیسے ممکن ہیں، اس کا انحصار لکیر کے اختتامی مرکز پر ہے یعنی کہ لکیر کا جھکاؤ قمر کے ابھار کی طرف ہے یا مریخ منفی کی طرف یا پھر یہ کہ عطارد کے ابھار کی طرف، تینوں صورتوں میں عملی تعبیر بالکل مختلف ہو گی لیکن خود اعتمادی، جفاکشی اور مہم جوئی بہر حال موجود رہے گی جو کہ مشتری کی صفات کی وجہ سے ممکن ہے۔

تیسری صورت میں اس لکیر کی ابتدا زندگی کی لکیر کے اندر یعنی مریخ مثبت کے ابھار سے ہوتی ہے جو کہ انتہائی جذباتیت، ہیجان اور اشتعال کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا شخص بڑا پُراسرار اور پیچیدہ شخصیت کا مالک ہوتا ہے اور اس کا ردِ عمل بڑا طوفانی ہوتا ہے یعنی وہ اشتعالی کیفیات میں 'ردِ عمل' کے طور پر کوئی بھی بڑے سے بڑا قدم اٹھا سکتا ہے۔ خودکشی کرنے والے اور انتقامی کارروائی کرنے والے افراد کے ہاتھوں پر زیادہ تر اس قسم کی لکیر موجود ہوتی ہے۔

پامسٹری میں ارادی قوت کے اظہار اور فروغ کے لئے انگوٹھا، مشتری کا ابھار، اور دماغ کی لکیر مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ عملی زندگی میں۔ ارادہ اور نیت کی یکجائی سے "قوت ارادی" وجود میں آتی ہے۔ قرآن کریم کی رو سے "اللہ تعالیٰ کہتا ہو جا، اور بس وہ ہو جاتی ہے"۔ (سورہ یٰسین) دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "اور اللہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اسباب پیدا کر دیتا ہے"۔ گویا ارادہ اور عمل کی یکجائی سے نتیجہ وجود میں آتا ہے۔ اسی بنیاد پہ بہتر نتائج کے حصول اور کامیابی کے لئے "قوت ارادی" (روح کی طاقت) کو پہلی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہیں سے تبدیلی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ جسے ہم ہاتھ کے اسکرین پر پامسٹری کے ذریعے از خود مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ●●

"فلکیات" خانیوال میں
اختر ریلوے بک سٹال

دل کی دنیا اور ہاتھ کی دنیا

آج کل جدھر دیکھئے، دین اور دنیا کی بحث ہے کوئی ایسا دنیادار ہے کہ نعوذباللہ اس کے نزدیک خدا رسولؐ سب دنیا ہی ہے اور کوئی ایسا تیاگی کہ لنگوٹی باندھے جنگل میں پڑا جان ہے اور دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر دین دین کی مالا جپ رہا ہے۔ یہ دونوں فریق اپنے کو حق بجانب ثابت کرنے میں مصروف ہیں اور دونوں کی دلیلیں ایسی ہیں کہ دل پورے طور پر مطمئن نہیں ہوتا۔

اسلام نے رہبانیت اور دنیاداری، دونوں کی مخالفت کی ہے اسلام زندگی کا مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں دین و دنیا دونوں کی گنجائش ہے لیکن دنیا کا حصہ کتنا ہو اور دین کا کتنا؟ اس پر مسلمانوں میں بھی بحث ہو رہی ہے اور ہٹ دھرمی میں کچھ لوگ تو پکے دنیادار بن گئے ہیں اور وہ دین کا جو کچھ خیال کرتے ہیں محض رسم اور فیشن کے طور پر ہوتا ہے اور دوسری طرف دینداری کے مدعی، رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔

اس افراط و تفریط میں ہم کو اعتدال کا راستہ اور سیدھا سچا راستہ اولیاء اللہ کی تعلیمات میں نظر آتا ہے کیونکہ یہی وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات کی روح کو سمجھا اور رائج کیا ہے اور ان ہی کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے چنانچہ دوسرے اکابر اولیاء اللہ کی طرح محبوب سبحانی حضرت غوث پاکؒ نے بھی دین اور دنیا کے مسئلہ کی تشریح قول اور فعل سے فرمائی ہے اور ایسی عمدگی سے فرمائی ہے کہ روح وجد کرتی ہے۔ ایک جملہ میں حضرتؒ نے وہ بات کہہ دی ہے جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں بھی آسانی سے بیان نہیں کی جا سکتی تھی اور کمال یہ ہے کہ جملہ اس قدر عام فہم ہے کہ بچہ بھی بخوبی سمجھ لیتا ہے۔ حضرتؒ نے فرمایا۔

"دنیا کو دل سے نکال کر ہاتھ میں لے لو"

یعنی آدمی کو اپنا دنیا کا حصہ حاصل تو کرنا چاہیئے۔ دنیا کمائے لیکن اس سے بحث نہ کرے، دنیا کام کی جگہ ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کام کرتا رہے۔ لیکن اس کام اور اس کے نتیجہ سے دل نہ لگائے۔ دل تو اس کا کسی اور طرف ہی ہونا چاہیئے۔ دست بکار و دل بیار ... کو ترکِ دنیا کہتے ہیں۔

محبوب الٰہی حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ترکِ دنیا اس بات کا نام نہیں ہے کہ آدمی لنگوٹی باندھ کر کسی پہاڑ کی کھو میں جا بیٹھے اور ساری عمر تپسیا میں گزار دے یہ کام تو ایک بڑھیا بھی کر سکتی ہے۔ مردوں کا کام یہ ہے اور ترکِ دنیا اسے کہتے ہیں کہ کماؤ دھماؤ، کھاؤ پیو، پہنو اوڑھو سب کام کرو، لیکن کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی چیزوں سے محبت نہ کرو اور قارون کی طرح انہیں جمع کرکے نہ رکھو۔

ایک دفعہ حضرت محبوبِ الٰہیؒ نے اپنے مریدوں سے سوال کیا "بتاؤ اگر کوئی شخص یہ وصیت کر جائے کہ میری دولت میرے بعد دنیا کے سب سے اچھے آدمی کو دیدی جائے تو تم وہ دولت کس کو دوگے؟" اس سوال کا ہر شخص نے علیحدہ جواب دیا۔ آدمی اور آدمیت کی مختلف خوبیاں گنوائی گئیں۔ لیکن حضرتؒ نے فرمایا نہیں، دنیا کا سب سے اچھا آدمی وہ ہے اور وصیت کی رقم اس کو دی جائے گی، جس نے دنیا کو ترک کردیا ہو؟" سب لوگ یہ باتیں سن کر حیران رہ گئے اور ایک شخص

نے پوچھا "حضرتؒ! وہ شخص تارکِ دنیا ہوگا تو اس دولت کو قبول ہی کیوں کرے گا؟" حضرتؒ نے جواب دیا۔

"بات تو خرچ کے بارے میں ہے"

یعنی تارکِ دنیا اس کو نہیں کہتے جس کے پاس خرچ کرنے کو کچھ موجود ہی نہ ہو اور محض مفلس اور کنگال ہو بلکہ دنیا کو ترک کرنے والا وہ ہے جو جمع کرکے نہ رکھتا ہو اور اپنی ساری آمدنی جائز طریقہ سے خرچ کردیتا ہو۔ محبوبِؒ الٰہی اور محبوبؒ سبحانی کے اِن اقوال کی روشنی میں جب ہم اسلام کے ابتدائی دور کو دیکھتے ہیں جسے "خیرالقرون" کہا جاتا ہے تو یہ نظر آتا ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کی جہاں بانیوں نے قیصر و کسریٰ کی دولت اور حکومتوں کو ان کے قدموں میں لاکر ڈال دیا ہے، وہ تلوار ہاتھ میں لیتے ہیں تو غیر حق کا دور دور نشان نہیں رہتا، قلم اٹھاتے ہیں تو ہر قلمرو میں ان ہی کا سکہ چلتا ہے۔ تجارت کے لئے نکلتے ہیں تو پہاڑ اور سمندر ان کی کامیابیوں کے آگے بچھ جاتے ہیں، فنونِ لطیفہ کی سرپرستی کرتے ہیں تو اس میدان میں بس وہ ہی نظر آتے ہیں لیکن دوسری طرف جب ان جہاں گردوں سے خرچ کے لئے کہا جاتا ہے تو یہ شان دکھائی دیتی ہے کہ کوئی بیک وقت اپنی آدھی دولت لاکر رسولﷺ کے قدموں میں ڈال رہا ہے اور کوئی اس سے آگے بڑھ کر اپنا سب کچھ دین اور انسانیت کے نام پر نچھاور کر رہا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پوچھتے ہیں کہ "ابوبکرؓ! اپنے بیوی اور بچوں کے لئے کیا چھوڑا؟" تو عرض کرتے ہیں .... "اللہ اور اس کا رسول!"

یہ ہے ترکِ دنیا اور اسے کہتے ہیں دنیا کو دل سے نکال کر ہاتھ میں لے لینا۔ حضرت غوث پاکؒ تجارت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مجلس میں انہیں خبر دی گئی کہ جو جہاز آپ کا اسبابِ تجارت لے کر گیا تھا، وہ ڈوب گیا ہے اور سب مال تباہ ہوگیا ہے اور حضرتؒ اس حادثہ کی خبر سن کر جسے کوئی دنیا دار سنتا تو شاید خودکشی کرلیتا یہ فرماتے ہیں "الحمدللہ" اور اس کے بعد حضرت کو یہ اطلاع دی گئی کہ پہلی خبر غلط تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آپؒ کا جہاز صحیح سالم خوب منافع لے کر آرہا ہے۔ تو یہ سن کر ارشاد ہوا "الحمدللہ" جہاز ڈوبنے کی خبر سے انہیں کوئی رنج نہ تھا اور سلامتی کی خبر سے انہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی، ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہے۔

حضرت محبوب الٰہیؒ کے اصطبل میں گھوڑے سونے کی میخوں سے باندھے جاتے تھے، بادشاہ نے اعتراض کیا کہ یہ کیسی درویشی ہے؟ حضرتؒ نے جواب دیا:

"کجا انداختم؟ در دل؟ انداختم در گل؟"

میں نے کھونٹوں کو اپنے دل میں نہیں مٹی میں گاڑا ہے۔ جن پر گھوڑے پیشاب کرتے ہیں۔ حضرتؒ کے لنگر میں ہزاروں آدمی روزانہ عمدہ سے عمدہ کھانے کھاتے تھے۔ بے شمار لوگوں کو کپڑے اور زندگی کے دوسرے لوازمات تقسیم ہوتے تھے۔ صبح سے شام تک بے حساب دولت نذرانہ میں آتی تھی، لیکن شام تک اس میں سے ایک حبّہ بھی بچاکر نہ رکھا جاتا تھا۔ خود حضرتؒ دن کو روزہ رکھتے اور شام کو جو کی روٹی سے افطار فرماتے تھے اور جو نعمتیں لوگ ان کے لئے لاتے تھے وہ سب کی سب ضرورتمندوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ اس لئے کہ .... "دنیا ان کے دل میں نہ تھی، ہاتھ میں تھی"۔ ★

راولپنڈی میں فلکیات
ہر ماہ اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک سے حاصل کرسکتے ہیں۔ سردار عالم جنتری سنہ ۲۰۰ء بھی اِن ہی سے مِل سکتی ہے۔

"فلکیات" ہر گھر کی ضرورت بن چکا ہے

عامل شاہد الیاس سلیمی منجم و جفار
(ضلع وہاڑی)

اعجاز الجفر

تکسیر افلاطون یا تصرفات حاصل کرنے کا علم

علم جفر بازیچۂ اطفال نہیں ہے کہ ہر کہ ومہ اس میں مہارت حاصل کرلے۔ برسوں کی محنت اور دماغ سوزی کے بعد اگر کوئی ایک آدھ طریق ہاتھ آگیا تو سمجھ لیں کہ ہم نے میدان مار لیا۔ جفری عمل کا تمام دارومدار درست استخراج عمل، سیارگان کی رفتار، اور موکلات پر ہے۔ جفر میں روحانیت جس نوع پر کام کرتی ہے اگر اس کا اصل و بنیاد کسی کے ہاتھ آجائے تو دنیا کی بادشاہت اس کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مختلف دنیاوی امور میں مختلف دنیاوی کام سر انجام دینے کے لئے عالم ارواح تک اس کا اثر پہنچتا ہے۔ میرے اس دعویٰ کی تصدیق قدیم اساتذہ عظام کے علاوہ موجودہ صدی میں مولینا عبدالعزیز ڈبھاڑوی، مرزا محمود علی شفق رام پوری، کاش البرنی ایسے صاحب علم حضرات بھی کرتے ہیں۔ ان کی کتب اور لوگوں کے سامنے اپنائے گئے امور میں طریق کے نتائج اس امر کے شاہد ہیں کہ نظام کائنات چار عناصر کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ یا یوں کہیئے کہ اس نظام عالم میں آتش۔ باد۔ آب۔ خاک، کا مجموعہ موجودات میں حق و باطل، خیر و شر، ہدایت و گمراہی پر مشتمل ہے، بلکہ وہاں بھی جہاں ہمارے وہم کا گذر نہیں، ان کی ہی کارفرمائی ہے۔ میں اس وقت جس طریق جفر کو میں طشت از بام کر رہا ہوں

اسے تمام موجودات پر تصرف حاصل کرنے کا علم کہتے ہیں۔ یعنی جلب (ملانا) طرد (دور کرنا) صحت، سقم (بیمار کرنا)۔ ان چار امور کے علاوہ انسان حیوان کے ساتھ ساتھ تمام کائنات پر بھی تصرف حاصل کیا جاسکتا ہے مثلاً جب جی چاہا بارش برسالی یا بند کرلی۔ ہوا کا مسخر کرنا۔ پرندگان ہوا کی تسخیر، تسخیر حیوانات خاکی، تسخیر حیوانات آبی وغیرہ وغیرہ۔ گویا طلب و جذب اور اتصال و انفصال کی تمام صورتوں کو حل کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ طریقہ کسی کے فہم و ادراک میں آگیا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ رد و قبول کی قوتوں پر تصرف حاصل ہو جائے گا اور آپ ایک منفرد قوت کے حامل ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ایسے علوم اور ایسی کرامات اولیاء اللہ سے سرزد ہوتی ہیں، مگر علمائے فلاسفہ نے بھی اس علم کی بدولت حیرت انگیز کمالات حاصل کئے ہیں، محمد ساجر ونی فرماتے ہیں کہ ایسی قوتوں کے حصول کے لئے انسان کا کامل دین دار ہونا ضروری ہے۔ اس کا عامل پرہیز گار اور عابد ہونا چاہیئے، ہم یہ بات کئی مرتبہ پہلے بھی تحریر کرچکے ہیں کہ علم جفر میں حروف و اعداد کا استخراج اور ان کے حسابی قواعد کے لئے ذہن تیز ہونا چاہیئے۔ معمولی ذہن کا شخص علم جفر کے اعمال کا استخراج نہیں کرسکتا، وقت کے استخراج کے لئے علم نجوم سے ابتدائی واقفیت لازم ہے۔ کیونکہ سیارگان کی رفتار اور دیگر امور میں اگر واقفیت نہیں تو اعمال جفریہ میں ناکامی ہوگی۔

علاوہ ازیں بخورات سے معلومات ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ نصف کام ان کے مرہون منت ہوتا ہے، بلکہ بعض بخورات ہی جلانے سے اس علاقہ کے جن کی حاضری ہو جاتی ہے، اس لئے بخور ہمیشہ عمدہ اور متعلقہ عمل اور ساعت کا وقت استخراج عمل و استعمال کے وقت ضرور جلائیں، اس سے پہلے کہ ہم عمل بیان کریں اس کے ضروری اسرار و رموز

بیان کئے دیتے ہیں۔

۱۔ آپ جب کہ عمل کریں تو سب سے پہلے یہ جانیں کہ عناصر میں سعد و نحس حروف کون سے ہیں کیونکہ سعد کاموں میں سعد اور نحس کاموں میں نحس حروف کام دیں گے۔

حروف آتش کے سعد: ا ھ م ط   نحس: ف ش ذ

حروف باد کے سعد: ک س ق   نحس: ج ز ث ظ

حروف خاک کے سعد: ی ن ص   نحس: ب و ت ض

حروف آب کے سعد: ح ل ع ر   نحس: د خ غ

جو بھی سطر قائم ہو اس میں نظر ڈالیں کہ کون سا عنصر غالب ہے۔ اس عنصر اور موافق عنصر کے حروف کو ان میں امتزاج دے کر سطر تیار کریں۔ خیال رہے کہ

۱۔ آتش و باد میں موافقت ہے۔

۲۔ خاک و آب میں موافقت ہے۔

۳۔ آتش و آب میں مخالفت ہے۔

۴۔ باد و خاک میں مخالفت ہے۔

اس کے علاوہ جو صورت ہوگی اُسے میمن کہیں گے۔

۲۔ جلب، جذب، طرد، سقم، شر و کدورت، کشادگی رزق، حصولِ ملازمت، مال، دفع وسواس وغیرہ جس بھی امر کی خواہش ہو اس کے لئے عمل تیار کیا جا سکتا ہے، محبت، جذب یا جلب اور حصول کے عملیات میں سطر طلسم تیار کرنے کے لئے موافق عنصر کو موافق عنصر کے ساتھ ضم کرتے ہیں لیکن اس میں یہ خیال بہت ضروری ہے کہ جس درجہ کا ایک عنصر ہو اسی درجہ کا دوسرا عنصر ہو۔

۳۔ عمل طرد، جدائی، نفاق، عداوت وغیرہ ہو تو سطر طلسم کو تیار کرنے کے لئے بلحاظ درجات عنصر کو مخالف عنصر میں ضم کریں گے۔ مثلاً ف ثالثہ آتش ہے تو ر ثالثہ آبی کے ساتھ ضم ہو کر فر ہو جائے گا۔

۴۔ کسی امر کو قائم رکھنے کے عمل میں حروف میمن کو ایک دوسرے میں ضم کرتے ہیں یعنی آتش کو خاک میں باد کو آب میں ضم کریں گے تو ہم درست عمل تیار کریں گے۔

موافق عنصر میں ضم کرنے کے لئے اور اس کے متعلقہ درجہ کو دیکھنے کے سلسلہ میں اساتذہ حکمائے فلاسفہ نے جو نقشہ مختلف کتب میں درج فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

۵۔ نقشہ عناصر

درجات	آتش	خاک	باد	آب	الکعب	حرف	کواکب
مرتبہ	ا	ب	ج	د	۱۰	ی	زحل
درجہ	ھ	و	ز	ح	۲۶	وک	مشتری
دقیقہ	ط	ی	ک	ل	۶۹	طس	مریخ
ثانیہ	م	ن	س	ع	۲۲۰	کر	شمس
ثالثہ	ف	ص	ق	ر	۴۷۰	عت	زہرہ
رابعہ	ش	ت	ث	خ	۱۸۰۰	ضغ	عطارد
خامسہ	ذ	ض	ظ	غ	۳۴۰۰	تغغغ	قمر

یاد رہے عناصر کی یہ ترتیب حکمائے فلاسفہ کے اختیار سے ہے۔ یہ تقسیم بلحاظ بروج ہے۔ تکسیر افلاطون میں اور وہ تمام اعمال جن میں بروج کواکب کا امتزاج ہو اسی جدول کی عنصری تقسیم کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ میں صاحب علم حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ اس قاعدہ کو نااہل کے لئے تیار نہ کریں۔ کیونکہ وہ خیر و شر کی پہچان نہیں کر سکتا۔ یہ قواعد سیف ضارب ہیں۔ کسی غلط شخص کو عمل تیار کر کے دیں گے تو وہ آپ کی عزت کے نقصان کا باعث بھی بنتا ہے۔ روزانہ کی ڈاک ملنے والے حضرات کی کثرت بازاری عشق کی سودائی ہے۔ یہ سب غرض کے بندے ہیں انہیں اپنے مقصد میں ہر جائز و ناجائز طریق سے کامیابی چاہیئے خواہ اس میں دنیا کا نقصان ہو یا دین کا۔ بہت سے ایسے حضرات بھی ملتے ہیں جو حصول رشتہ میں ناکامی کے بعد مطلوب کی طلاق کے اعمال کی تلاش یا انہیں بے آبرو کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ میں کوئی مفتی تو نہیں کہ جائز و ناجائز کی تشریح کروں آپ اپنے ضمیر سے اس کا

فیصلہ کرائیں، تب قدم اٹھائیں۔ ہر عمل کو اچھی طرح سمجھیں جب تک ذہن اس کو قبول نہ کرے عمل تیار کرنے میں مشکل ہوگی۔ پھر سوائے محنت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر علم دوست حضرات قواعد عملیات سے یکسر سرِمو تفاوت کرتے ہیں۔ پھر بعد میں ناکامی عمل کی شکایت کرتے ہیں۔ اصول وضوابط کے بغیر تو دنیا میں کوئی کام درست طریق پر نہیں کیا جاسکتا چہ جائے کہ عملیات ایسا نازک موضوع بغیر اس کی قید کے سرانجام دیں۔ جلب وجذب کے لئے زائد النور اور طرد وسقم کے لئے ناقص النور میں کام کریں۔ شاید نئے پڑھنے والے حضرات اس مختصر بات کو نہ سمجھ پائیں۔

۶۔ اگر عمل حُبّ آتشی ہے تو ایسے وقت تیار کریں جبکہ طالع وقت آتشی ہو، قمر برج آتشی، یا بادی میں ہو، منزل اور ساعت بھی موافق ہو۔ اور سعد کواکب کے نظرات آپس میں سعد ہوں۔ دن بھی جمعرات یا جمعہ ہو اور قمر زائد النور رہا اور بخور متعلقہ بھی جلائیں۔

۷۔ اگر عمل عداوت و کسی کو بیمار کرنے کا ہو تو نحس وقت کا انتخاب کریں۔ سرخ کاغذ پہ طالب و مطلوب کی تصویر کالی یا نیلی سیاہی سے تیار کریں۔ دن منگل یا ہفتہ کا ہو۔ ساعت بھی مریخ یا زحل کی ہو۔ قمر، مریخ، زحل میں سے کسی دو کے نظرات نحس ہوں۔ اور خود بھی بحالت نحس ہو۔ یعنی مریخ و زحل کی تربیع یا مقابلہ ہو یا زحل و مریخ کے درمیان عطارد ہو یا مریخ و زحل ہر دو میں سے ایک اسد کے درجہ ۱۲ یا ۲۶ پر ہو قمر بحالت نحس ہو یعنی ہبوط میں یا گرہن یا قران شمس سے ہو۔

۸۔ اگر تسخیر پرندگان کا ہے تو تمام کام اس وقت کریں جب طالع برج بادی ہو۔ بخور عطارد کا روشن کریں۔ اور طلسم ہوا میں لٹکائیں۔

۹۔ اگر کسی جانور کو دفع کرنا ہے تو طالع وقت خاکی ہو قمر برج خاکی میں ہو اور عطارد بدحال ہو۔

۱۰۔ اگر تسخیر حیوانات آبی مطلوب ہو تو اس وقت کام کریں جب قمر بروج آبی میں ہو۔ طالع وقت آبی ہو بوقت تیاری بخور کافور جلائیں۔

۱۱۔ اعمال کشائش کاروبار و جمیع حالات کے لئے طالع جوزا یا سرطان ہو۔ دن اتوار یا پیر، یا جمعرات یا شب جمعہ ہو قمر، مشتری، زہرہ و عطارد میں سے کسی کے دو کی نظر آپس میں سعد ہو۔ بخور جند بدستر اور صندلین جلائیں۔

۱۲۔ حکام کے نزدیک مقبولیت و بزرگی کے لئے طالع بروج آتشی ہو خصوصاً برج اسد ہو، اس وقت قمر و شمس میں نظر تسدیس یا تثلیث ہو یا شمس و قمر کے درمیان مشتری ہو اور جب شمس برج سرطان کے ۱۲ یا اسد کے ۱۲۔۱۵ یا میزان کے ۱۹ یا عقرب کے ۱۱ یا جدی ۱۳ درجہ پر ہو۔ بخور جند بدستر اور صندلین جلائیں۔

۱۳۔ ہر دلعزیزی خلق و بلندی مرتبہ کے لئے جب قمر برج اسد میں اور شمس برج حمل میں ہو یا شمس برج اسد میں ہو اور قمر برج حمل میں یا شمس برج حمل کے ۱۵۔۱۹ یا سرطان کے ۱۲ یا اسد کے ۱۔۵ یا سنبلہ کے ۱ یا عقرب کے ۱۱۔۱۲ یا جدی کے ۱۳ یا حوت کے ۱۸ درجہ پر ہو اور قمر سے نظر تثلیث ہو یا شرف آفتاب میں تیار کریں۔

۱۴۔ تقسیم ماہیت وطبع بروج

۱۔ آتشی بروج	حمل۔ اسد۔ قوس	طبع گرم خشک
۲۔ خاکی بروج	ثور۔ سنبلہ۔ جدی	سرد خشک
۳۔ بادی بروج	جوزا۔ میزان۔ دلو	گرم تر
۴۔ آبی بروج	سرطان۔ عقرب۔ حوت	سرد تر

۱۵۔ طریق عمل:

اس عمل کو بالتفصیل سمجھانے کے لئے ہم ایک مثال بیان کئے دیتے ہیں تاکہ آپ کو عمل کی پوری طرح سمجھ آسکے ہم نے جو مثال دی ہے اس میں صرف نام ہیں طالب و مطلوب کی والدہ کے اسماء نہیں لئے گئے آپ ہمیشہ عمل تیار کرتے وقت نام مع والدہ میں بن اور بنت کے حروف ضرور لیں۔

ایک سطر میں نام طالب، اپنا مقصد اور پھر نام مطلوب لکھیں پھر دوسری سطر میں مقصد کے موافق حروف عنصری لکھیں اب دونوں

سطور کو امتزاج دیں، مثلاً طالب سرور مقصد محبت مطلوب ساجد ہے تو سطر یہ ہوئی۔

۱۔ س ر و ر م ح ب ت س ا ج د ھ

اس سطر کا عنصری تجزیہ کیا گیا چونکہ ہمارا عمل محبت کا ہے اس لئے حروف سعد ہی لئے جائیں گے۔

آتش	خاک	باد	آب
۱۶ ۔ م م ا ھ	ح د د	و	س ج س ر ر

اس سے علم ہوا کہ حروف آبی غالب ہیں اس لئے دوسری سطر میں آبی و خاکی سعد حروف لکھیں گے۔

۱۷ ۔ ح ل ع ر ی ن ص

اب ہر دو سطور کو امتزاج دیا تو یہ سطر برآمد ہوئی۔

ح س ر ل و ع و ر م ی ح ن ب ص ت ح س ل ا ع ج ر د ی ھ ن ۔ ۲۸ حروف بنے

اب اس سطر کی تکسیر صدر موخر کر کے زمام برآمد کریں پھر چاروں گوشوں سے چار حرف لیں، پھر طلب تکسیر کے حرف لیں گے، ان حروف کے اعداد جمل کبیر سے لیکر ان کے حروف کے آگے کلمہ ایل لگا کر موکل بنائیں گے۔ موکل بہ طریق منسوب ہونے چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا عمل حُب کا ہے۔ اگر عمل بغض یا نفاق یا مخالفت سے تعلق رکھتا ہو تو موکل بہ طریق مقلوب لینا چاہیئے۔ اس کے بعد دو تصاویر طالب و مطلوب کی فرضی بنائیں (اگر دونوں اصل مل سکیں تو بہت بہتر ہوگا) اب طالب کی تصویر پر موکل کا نام اور مطلوب کی تصویر پہ اعداد موکل تحریر کریں گے۔ اور دونوں کے گرد حروف طلسم لکھ دیں اور نیچے مربع نقش عنصر کے مطابق وضع کر کے تحریر کریں۔ تصویر اگر اصل ہے تو دونوں کے پیچھے مربع نقش بنا کر اور سامنے موکل ایک پر اعداد اور گرد اگرد حروف طلسم لکھ کر منہ در منہ جوڑ دیں۔ اگر تصویر فرضی ہے تو اس سے وہ مقصد ظاہر ہونا چاہیئے جس کے لئے عمل کیا جا رہا ہے۔ وصال کے لئے طالب و مطلوب گلے مل رہے ہوں، محبت کے لئے دونوں بازو پھیلائے ہوئے ایک دوسرے کی طرف مائل ہوں۔ یہ طلسم یا عمل دو جگہ تیار کریں۔ اگر عمل بغض یا عداوت کا ہے تو سیسہ کی لوح پر آہنی قلم سے کندہ کریں۔ تصویریں ایسی بنائیں کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف پشت کئے ہوئے برگشتہ ہوں اگر کسی کو ذلیل و خوار یا بیمار کرنا مقصود ہے تو ایسی ہی تصویر بنا کر چولہے میں دفن کر دیں۔ یاد رکھیں جب یہ طلسم نکال دیں گے تو اس کے مخالف عنصر میں ختم کر دیا جائے گا تو لوح کا اثر ختم ہو جائے گا۔ مثلاً آتشی عمل کو نکال کر پانی میں ڈال دیا جائے تو اثر ختم ہو جاتا ہے۔

ہمارے مثالی ناموں کی تکسیر یہ ہوگی۔

۱۔ ح س ر ل و ع و ر م ی ح ن ب ص ت ح س ل ا ع ج ر د ی ھ ن سطر اول

۲۔ ن ح ھ س ی ر د ل ر و ج ع ع ر ا ر ل م س ی ح ح ت ن ص ب

۳۔ ب ن ص ح ن ھ ت س ح ی ع ر ی د س ل م ر ل و ر ج ا ع ر ع

۴۔ ع ب ر ن ع ص ا ح ج ن ر ھ و ت ل س ر ح م ی ل ح س ر د ی

۵۔ ی ع د ب ر ر س ن ح ع ل ص ی ا م ح ح ج ر ن س ل ھ ت د

۶۔ و ی ا ت ع ھ د ل ب ر ر س ر ن ص ر ن ج ح ح ع ح ل م ص ا ی

۷۔ ی و ا ی ص ت م ع ل ھ ع د ع ل ح ب ح ر ج ر ن س ر ر س ن

۸۔ ن ی س و ر ا ر ی س ص ن ت ر م ج ع ر ل ح ھ ب ح ح د ل ع

۹۔ ع ن ل ی د س ح و ح ر ب ا ھ ر ح ی ل س ر ص ع ن ح ت م ر

۱۰۔ ر ع م ن ت ل ج ی ن د ع س ص ح ر و س ع ل ر ی ب ح ا ر ھ

۱۱۔ ھ ر ر ع ا م ح ن ب ت ی ل ر ح ل ی ح ن س د و ع ر س ح ص

۱۲۔ س ھ ع س ر ر ع ع ا و م د ح س ا ن ب ع ت ی ی ل ل ج ر

۱۳۔ ر ص ح ھ ل ح ل ر ی س ی ر ت ر ح ع ب ع ن ا ن و س م ع د } درمیانی

۱۴۔ ھ ر ح ص م ج س ھ ر ل ن ع ا ل ن ر ع ی ب س ع ی ج ر ر ت } سطر

۱۵۔ ت د ر ر ج ع ص ی م ع ج س ا س ب ھ ی و ع ل ب ن ا ح ل ا

۱۶۔ ا ت ل د ح ر ن ر ن ر ب ح ل ح ع ص و ی م ھ ع ب ج س س

۱۷۔ س س ا ت ج ل ب د ع ح ھ ر م ن ی ر ی ن و ر ص ب ع ح ح ل

۱۸۔ ل س ع ا ح س ع ت ب ج ص ل ر ب و د ن ع ی ح ر ھ ی ا ر ن م

۱۹۔ م ل ی س ر ح ی ا ھ ح ر س ع ع ی ت ع ب ن ج د ص و ل ب ر

۲۰۔ و م ب ل ل ن و س ص ر د ع ع ی ا ن ا ب ھ ع ج ت ر ی س ع ح

۲۱۔ ع ر ع م س ب ی ل ر ل ت ن ج و ع س ھ ص ب ر ا د ن ع ی ح

۲۲- رح ح ی ر ح ع ن م د س اب ر ی ب ل ص ر ھ ل س ت ع ن و ح

۲۳- ن ح و ح ن ی ع ر ت ح س ع ل ن ھ م ر د س ل اب ب ی ا ر

۲۴- ر ح ی ح ب و ب ح ان ل ی س ع ص ر د ت ز ح س ب ھ ع ن ل

۲۵- ل ر ن ح ع ی ھ ح س ب م و ح ب ر ح ت ا د ن ر ل ص ی ع س

۲۶- (س) ل ع ر ی ن ص ح ل ع ر ی ن ھ د ح اک ت ب ح م ر و ب (ح) سطر زمام

۲۷- ح س ب ل و ع ر م ی ح ن ب ص ت ح س ل اغ ح ر د ی ھ ن سطر نظیرہ

۱۹- چاروں گوشوں کے حروف: ح ن س ح عدد: ۱۲۶

قلب کے حروف: ت ر ا ل عدد ۶۳۱

میزان اعداد: ۷۵۷ نطق زن ذ موکل زندائیل

سطر طلسم: حو۔ نع۔ سم۔ حو تخ رف اح لط بنی

طلسم کے لئے تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ گوشہ و قلب کے حروف کے مرتبہ کو مرتبہ اور درجہ کو درجہ سے مرکب کرنا ہے چونکہ ہمارا عمل خیر ہے اس لئے موافق عنصر سے مرکب کیا۔

ح	درجہ آب ہے	و	درجہ خاک سے مرکب کیا	حو	ہوا۔
ن	ثانیہ خاک ہے۔	ع	ثانیہ آب سے مرکب کیا	نع	ہوا
س	ثانیہ باد ہے	م	ثانیہ آتش سے مرکب کیا	سم	ہوا
ح	درجہ آب ہے	و	درجہ خاک سے مرکب کیا	حو	ہوا
ت	رابعہ خاک ہے	خ	رابعہ آب سے مرکب کیا	تخ	ہوا
ر	ثانیہ آب ہے	ف	ثانیہ آتش سے مرکب کیا	رف	ہوا
ا	مرتبہ آتش ہے	ح	مرتبہ باد سے مرکب کیا	اح	ہوا
ل	دقیقہ آب ہے	ط	دقیقہ آتش سے مرکب کیا	لط	ہوا

یاد رکھیں کہ ہر حرف اپنے درجہ سے ہی ملے گا دوسرے سے نہیں، علم جفر میں خاص لحاظ رکھا جاتا ہے تصرفات کے علم کا اہم نکتہ ہے۔

موکل — زندائیل کو طالب سرور کی تصویر پر لکھا۔

۷۵۷ کا عدد مطلوب ساجدہ کی تصویر پر لکھیں گے۔ ان کے گرد حروفِ طلسم لکھ دیئے چونکہ اس عمل میں سعد حروف آب غالب ہیں اس لئے آبی عمل قرار دے کر وقت کا بھی انتخاب کیا گیا۔ اور استعمال کے لئے ایک کو پانی کے کنارے نم دار جگہ دفن کریں گے دوسرے کو بازو پر باندھا عمل مکمل ہوا۔

ھدایاتِ عمل:

۱۔ عناصرِ آتش کا عمل تو صرف سعد حروف آتش لیں یا سعد بادی بھی ملا لیں عناصرِ آب کا عمل ہو تو سعد حروف آبی ہوں۔ خاکی سعد حرف بھی ملا لیں۔

۲۔ عناصر باد کا عمل ہو تو صرف حرف بادی لیں یا سعد آتشی بھی ملا لیں، عناصرِ خاک کا عمل ہو تو صرف حروف خاکی لیں گے یا سعد آبی بھی ساتھ ملائیں گے۔

۳۔ طالب و مطلوب کے نام مع والدہ (میں بن اور بنت کے حروف) کے درمیان کلمہ تالیف وہ لکھیں جو مقصد کو ظاہر کرتا ہو مثلاً جلب قلب، محبت وغیرہ ان کے بجائے کوئی اسم الٰہی مثلاً ودودُ، عزیزُ، لطیفُ وغیرہ۔

اصولاً تو عمل میں اتنا ہی کافی ہے کہ تصاویر کو تیار کر کے حسب عناصر استعمال کریں لیکن اطمینانِ خاطر کے لئے تکسیر والے کاغذ کو بھی سنبھال رکھیں اور ہر سطر کے آگے حروف طلسم بھی لکھ دیں۔

آپ نے پہلے جو عمل تیار کر کے استعمال کیا اس کے نتیجہ کا ایک ہفتہ تک انتظار فرمائیں۔ اگر کام نہیں ہوا تو اب تکسیر والی سطور لیں تو عین اسی وقت پہلی بتی جلائیں جبکہ عمل تیار کیا تھا چراغ گلی بنا ہو۔ روغن گاؤ یا شہد ڈال کر فتیلہ روشن کریں، بخور مشک، زعفران، لوبان، صندل کا ہو۔ یہ طریقہ نوادرات سے ہے۔ اس کی عزیمت یہ ہے — تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ (نام موکل ہم یہاں مثالی موکل زندائیل کو لیں گے) وَحَرِّکُوْا رُوْحَانِیَّةِ الْمُحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَالْاُلْفَةِ وَالْقُرْبِ اِحْرِقْ قَلْبَ ساجدہ (نام مطلوب مع والدہ) عَلَی الْمُحَبَّةِ سرور (نام طالب مع والدہ) بِحَقِّ هٰذِهِ الْحُرُوْفِ التَّکْسِیْرِ حو، نع، سم، حو۔ تخ، رف، اح، لط (حروف طلسم) وَحَرِّقْ بِالْمَاءِ (جو بھی عنصر ہو) کَمَا اَحْرَقَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءَ عَلَیْکُمْ وَطَاعَتُهَا لَدَیْکُمْ۔

دیگر مقاصد عمل کے لئے اصول و قواعد کے مطابق تیار کر لیا کریں یا کسی صاحب علم سے اس کے لئے علمی اعانت طلب کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

ادارہ

علم الاعداد اور حیات انسانی

حروف	ا	ب	پ	ت	ٹ	ث	ج	چ	ح	خ	د	ڈ
اعداد	۱	۲	۲	۴۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۳	۳	۸	۶۰۰	۴	۴
حروف	ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
اعداد	۷۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۷	۷	۶۰	۳۰۰	۹۰	۸۰۰	۹	۹۰۰	۷۰
حروف	غ	ف	ق	ک	گ	ل	م	ن	و	ہ	ء	ی
اعداد	۱۰۰۰	۸۰	۱۰۰	۲۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶	۵		۱۰

جدول مذکورہ سے کسی نام کے اعداد معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ حروف کو مفرد یعنی علیحدہ علیحدہ کر لینا چاہیئے بعد میں ایک حرف کے لئے جو اعداد جدول میں مقرر ہیں حرفوں کے سامنے لکھ کر جملہ اعداد کو جمع کیا جائے پھر حاصل جمع کو مرکب اعداد میں لکھ کر جمع کیا ۱ سے ۹ تک ہندسے مفرد کہلاتے ہیں اور ۹ سے اوپر کے جملہ ہندسے یعنی ۱۰۔ ۱۱ ۔ ۱۲ وغیرہ سب مرکب ہوتے ہیں اگر نتیجہ مفرد ہندسہ آئے تو بہتر ورنہ مکرر کر کے جمع کیا جائے یہاں تک کہ ایک مفرد ہندسہ نتیجہ میں برآمد ہو اب اس ہندسے کے متعلق جو تفصیل اگلے صفحوں میں درج ہے اس کو ملاحظہ فرمانے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ شخص جس کی بابت دریافت کر رہے ہیں اس کی زندگی کا ماحول یعنی کریکٹر کس قسم کا ہوگا۔

مثال: ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ خلیل احمد کا کریکٹر کیسا ہوگا اسکے دیکھنے کے لئے اوّل خلیل احمد کے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھ کر انکے سامنے جدول مذکورہ سے اعداد معلوم کر کے لکھ دیئے۔

خ = ۶۰۰ ا = ۱
ل = ۳۰ ح = ۸
ی = ۱۰ م = ۴۰
ل = ۳۰ د = ۴
خلیل = ۶۷۰ اور احمد ۵۳

جملہ خلیل احمد کے اعداد (۷۲۳) ہوئے۔

اب (۷۲۳) کے اعداد کو مفرد کیا یعنی (۷) (۲) اور (۳) کو علیحدہ علیحدہ لکھ کر جمع کیا تو (۲ + ۳ + ۷) = ۱۲ ہوئے۔ (۱۲) کو پھر مفرد کر کے جمع کیا ۳ کا عدد حاصل ہوا۔ اب ۳ کی تفصیل جو ہم نے اگلے صفحوں میں (۱ تا ۹) کے ہندسوں کے تحت تحریر کر دی ہے۔ پڑھی تو خلیل احمد کے کریکٹر کا ایک مفصل ڈھانچہ برآمد ہوا۔ لہٰذا اسی طرح آپ ہر ایک شخص کا کریکٹر جو انشاءاللہ تعالٰی ۹۵ فیصدی مستند و صحیح ثابت ہوگا بہ آسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

سیارگان سے اعداد کی مناسبت

جس قدر بھی اعداد ہوتے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی سیارے سے ضرور ہوتا ہے۔ جہاں اعداد مفرد ہوتے ہیں وہاں صرف ایک ہی سیارہ ہوتا ہے اور جس جگہ ایک سے زیادہ اعداد ہوتے ہیں وہاں سیاروں کا قران متصور ہوتا ہے۔ ہم ذیل میں اعداد لکھ کر ان سے جن سیاروں کا تعلق ہو ان کا نام سامنے لکھ دیتے ہیں تاکہ ہر شخص کو اپنا عدد معلوم کرنے کے بعد سیارہ معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

نقشہ سیارگان معہ اعداد

سیارہ	عدد	سیارہ	عدد	سیارہ	عدد
شمس	۱	شمس منفی	۴	قمر منفی	۷
قمر	۲	عطارد	۵	زحل	۸
مشتری	۳	زہرہ	۶	مریخ	۹

نوٹ: نقشہ سیارگان معہ اعداد جو درج کیا گیا ہے۔ شاید آپ اس کو نہ سمجھے ہوں گے۔ لہٰذا ہم مثال دے کر پوری صراحت کر دیتے ہیں۔

مثلاً جس طرح ہم نے پہلے مثال میں خلیل احمد کے نام کے جملہ اعداد (۲۳۷) نقشہ ابجد قمری سے حاصل کئے تھے ان اعداد کو مفرد کر کے جمع کیا تھا تو نتیجہ میں (۳) برآمد ہوا تھا۔۔۔ (۳) کا عدد نقشہ ہذا کی رو سے سیارہ مشتری سے متعلق ہے۔ پس ثابت ہوا کہ علم الاعداد کی رو سے خلیل احمد کا سیارہ مشتری ہے اور یہ سیارہ ان کی عمر بھر زیادہ اثر انداز رہا کرے گا۔ پس اسی طرح ہر ایک شخص اپنے نام کا سیارہ دریافت فرما سکتا ہے۔

اعداد کے تحت ہر شخص کا فطری جائزہ — ناظرین کی دلچسپی کے لئے اعداد کے منسوبات جو حالات زندگی یا سیرت کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کا لب لباب لکھ دیتا ہوں تاکہ وہ سطحی طور سے اپنے حالات و عادات اور فطرت سے کچھ واقف ہو جائیں اور اگر کسی امر سے پرہیز و اجتناب کی ضرورت پڑے تو اس سے قبل از وقت باخبر رہیں۔ اعداد لکھ کر ان کی خاصیتیں ان کے سامنے لکھی جاتی ہیں۔ گو تاریخ ولادت و برج کے حساب سے ان حالات میں تھوڑا سا فرق بھی ہوا کرتا ہے لیکن پھر بھی بہت سی باتیں ملی جلی ہوتی ہیں جس کا تجربہ ناظرین کو ملاحظہ فرمانے پر خود بخود ہو جائے گا۔

(۱) اس عدد والے عموماً خوش قسمت ہوا کرتے ہیں۔ ان کی زندگی شاندار طریقہ سے بسر ہوتی ہے۔ زندگی میں ناکامیوں کا بہت کم سامنا کرتے ہیں۔ البتہ ان میں ایک خامی ضرور ہوتی ہے اور وہ ہے اپنے ملکی قانون کی پرواہ نہ کرنا۔ یہ لوگ قانون اپنے ہاتھ میں لینے سے نہیں گھبراتے ان سے اگر کوئی جرم بھی سرزد ہو جائے تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس عدد والے انتہائی تیز دماغ کے مالک ہوتے ہیں۔ اپنے مطلب کے اظہار سے کبھی نہیں ہچکچاتے۔ خواہ ان کا مخاطب کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔ اکثر اوقات اپنے سامنے والے کے ساتھ ان کا برتاؤ بے رحمانہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس عدد والے مضبوط اور نہ ہارنے والے ہوتے ہیں کسی سے اپنے لئے کبھی بھیک نہیں مانگتے اور نہ ہی رحم کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کے ارادے بھی ان ہی کی طرح مضبوط ہوا کرتے ہیں جن کی تکمیل کے لئے یہ ہر جائز و ناجائز ذریعہ استعمال کریں گے۔ ان کی ہمیشہ سے ہی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دوسروں پر انہیں برتری حاصل رہے۔ ان کے لئے کسی کام میں ناکام رہنا گویا ان کی ذلت ہے اور جب تک کوئی خاص درجہ حاصل نہ کر لیں۔ نہ ان میں خوشی آتی ہے نہ سرور و انبساط پیدا ہوتا ہے لیکن یہ ایک کامیاب کاریگر بھی ہوتے ہیں جب کسی کام سے عاجز آ کر دوسرے لوگ ہمت ہار بیٹھیں یہ اس وقت اپنی عقلمندی سے اس کام کو مکمل کر لیتے ہیں موقعہ کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اس عدد والے کسی قوم کے اچھے لیڈر بھی بن سکتے ہیں کیونکہ ان میں خطرات کا مقابلہ کرنے کی جرات ہوتی ہے۔ اس عدد والے فوج میں کارہائے نمایاں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ البتہ ان میں ایک کمزوری بھی ہے اور وہ ہے خوشامد پسندی۔ یہ خوشامدی اشخاص کی وجہ سے کافی نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس عدد والے کی صحت عموماً اچھی ہوتی ہے۔ صرف چہرہ چیچک یا کسی زخم کی وجہ سے متاثر ہو سکتا ہے۔ اس عدد والے کسی دفتر یا سوسائٹی کا یا مذہبی ادارے کا رکن بننا پسند کرتے ہیں۔ اگر انہیں کسی کمیٹی میں منتخب کیا جائے تو وہاں یہ اپنی حاضر دماغی سے اپنی شخصیت کو نمایاں کر لیں گے یہ لوگ ایسے ہی کام ہمیشہ اختیار کرتے ہیں۔ جن سے ان کی شخصیت نمایاں رہے۔ یہ ہمیشہ لیڈر شپ کے زیادہ متمنی رہتے ہیں۔ اپنے آپ کے لئے رائے اور اعتماد حاصل کرنا ان کیلئے معمولی کھیل ہوا کرتا ہے۔ اس عدد والے ہر معاملے میں سودے بازی کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں حتیٰ کہ ان کی شادی بھی ان کے لئے غیر معمولی فائدے کا ہی سبب بن جاتی ہے ان کو اپنی شادی ۳ اور ۴ عدد والے سے کرنی چاہیئے وہ لوگ جن کے عدد ۵ یا ۸ ہوں ان کے اچھے دوست ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس عدد والے اس کام کو زیادہ پسند کرتے ہیں جس میں کہ زیادہ محنت پڑے۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے کاروبار کا آغاز

کسی بھی مہینہ کی پہلی، دس، انیس یا اٹھائیس تاریخ کو کریں۔ نیز ۲۱ جولائی سے ۲۸ اگست اور ۲۰ مارچ سے ۲۸ اپریل کے دوران اپنے دیگر ضروری کام سرانجام دیں۔ آپ کے لئے اتوار اور پیر کا دن بہت ہی بہتر ہے۔ ان کی خوش قسمتی کا رنگ بھورا ہے۔ یا وہ تمام رنگ اچھے ہیں جن میں سنہری یا پیلے رنگ کی جھلک پڑتی ہو۔

(۲) نمبر — اس عدد کے حامل عجیب وغریب شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی سب سے اہم عادت خلوت پسندی ہے۔ یہ لوگوں سے بہت ملتے ہیں جس محفل یا مجلس میں ان کا ذکر خیر ہو وہاں سے فرار ہی میں انہیں اپنی نجات نظر آتی ہے لیکن انہیں یہ بات بھی پسند نہیں کہ لوگ انہیں بالکل ہی نظر انداز کردیں۔ اگر میں یہ لکھوں کہ عدد ہذا والے اپنے اندر مردانہ جذبات کم اور زنانہ زیادہ پاتے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں میں صبر وضبط کا مادہ بھی کچھ زیادہ ہی ہوا کرتا ہے لیکن بعض اوقات غیر متوقع طور پر اس عدد والے جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اس عدد والے میں انتقامی جذبات کی کمی ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی ان کے خلاف کچھ کہے تو یہ ناراض نہیں ہوتے البتہ اُس محفل سے کنارا کر لیتے ہیں۔ جہاں کہ ان کی مخالفت ہو رہی ہو۔ اس عدد والے ہمیشہ پُرامید رہتے ہیں۔ خواہ انہیں اُمید کی ایک معمولی سی شعاع نظر آتی ہو۔ کیونکہ ان لوگوں کو شروع سے یہ خیال ہو جاتا ہے کہ وہ جس کام کو کر رہے ہیں اس کا انجام منشاء کے مطابق ہی نکلے گا۔ بعض ان کے کارنامے محیر العقول ہوا کرتے ہیں۔ اس عدد والی عورت چاہے بیاہی ہو یا کنواری اپنی راحت وسکون کی بڑی قدر کرتی ہے۔ ان کے گھروں میں عموماً آرام دینے والا سامان موجود رہتا ہے۔ اس عدد والی خود بھی آرام طلب ہو اور دوسروں کے آرام کا بھی اسے خیال رہتا ہے۔ اگر اس عدد والی عورت کو ایک پیار کرنے والا شریک حیات مل جائے تو پھر اس کی خوش نصیبی میں کسے شک ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ اس کی شادی غلط جگہ ہو جائے تو پھر تمام زندگی مایوسی کا تسلط رہے گا۔ انہیں خانگی انتظام سے بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ اگر ان کا خاوند ان کا ساتھ دے تو پھر یقین کیجئے کہ ان کا گھر نمونۂ جنت ہوگا۔ اس عدد والی عورت خاوند کو والہانہ طور پر چاہتی ہے۔ اپنے عزیز واقارب سے بھی اس کا برتاؤ ہمیشہ ہمدردانہ ہی ہوا کرتا ہے۔ وقتاً فوقتاً مستحق لوگوں کی جائز امداد کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے۔ اس عدد والے روحانیت کے بہت زیادہ قائل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا زیادہ تر تعلق فقیروں سے رہا کرے گا۔ کیونکہ انہیں یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ ان کی نجات کا راستہ صرف درویش وغیرہ ہی بتا سکتے ہیں۔ اس عدد والوں کی صحت بھی کبھی ایک جیسی نہیں رہے گی کبھی تو یہ انتہائی بیمار اور کبھی انتہائی تندرست نظر آئیں گے۔ ان لوگوں کو عموماً بدہضمی کی شکایت رہے گی ان کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت خود کو مضبوط رکھیں تاکہ وہ وقت ضرورت ہر قسم کا حادثہ برداشت کرسکیں۔ حالات کے خلاف جنگ نہ کریں بلکہ خود کو حالات ہی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ اس عدد والے مہمان نواز زیادہ ہوتے ہیں۔ اس عدد والے گھریلو انتظام میں اس قدر ماہر ہوتے ہیں کہ دوسرا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتا چنانچہ اس حقیقت کے پیش نظر یہ کہنا بے جا نہیں کہ اس عدد والی عورتیں اگر نرسنگ لائن اختیار کرلیں تو کامیاب رہیں گی۔ اس عدد والا انسان آسانی سے متاثر ہو سکتا ہے۔ وہ ہمیشہ اس کے لئے تیار رہتا ہے کہ نئی بات کو اختیار کرلے۔ اُس کی پالیسی ہمیشہ صلح کن رہتی ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ دلوں کو صرف نرمی سے ہی جیتا جا سکتا ہے سختی سے نہیں! اس عدد والے کو ۴، ۲، ۶ عدد والے سے شادی کرنا سود مند ہے اگر ۷ عدد والے سے شادی ہوگی تو پھر یقین کرلیں کہ بربادیاں کبھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ اس عدد والوں کی زندگی پر سیارہ قمر کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح قمر گھٹتا اور بڑھتا ہے۔ اسی طرح اس عدد والے بھی پستی وبلندی میں جاتے رہیں گے۔ ان کی زندگی کے واقعات میں یکسانیت نہ ہوسکے گی اگر اس عدد والے کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا آغاز کسی بھی ماہ ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ تاریخوں میں کریں۔ ۲۱ جون تا ۲۰ جولائی تک کا حصہ ان لوگوں کے لئے ایسا ہوتا ہے جس میں کچھ بنانے کا موقع ہاتھ لگے۔ خوش قسمتی کے رنگ زرد، پیلے، نیلے اور سبز ہیں۔ اس رنگ کے نگینے استعمال کرنا ان کے لئے نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔

(۳) نمبر — اس عدد والے کی سب سے پسندیدہ صفت اُمید ویقین کا

وہ جذبہ ہے جس کا یہ اظہار کرتا ہے۔ اس عدد والے کو ہمیشہ یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ ہوگا اچھا ہوگا وہ پردۂ غیب سے ہمیشہ بہتری کی توقع کرتا ہے برائی کی نہیں۔ خوش مزاجی اس کا اثاثہ ہے اگرچہ بعض اوقات یہ اسے گمراہ کر دیتی ہے۔ اس عدد والے مہمانی یا مہمان نوازی کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں۔ دوسروں کے رنج و غم بھی بھلا دیا کرتے ہیں کیونکہ ان کا رجحان طبعی طور پر زندگی کے روشن پہلو کی طرف ہوتا ہے۔ لطیفہ گوئی میں یہ طرۂ امتیاز حاصل کرتے ہیں۔ اس عدد والے نمائش کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اعتدال سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں۔ یہ لوگ اعتماد شکنی کا ارتکاب بھی کر سکتے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنی فضول ہے کہ یہ کسی کے راز کو پوشیدہ رکھ سکیں۔ اس عدد والے کو جتنی آسانی سے روپیہ حاصل ہوگا اسی کشادہ دلی سے یہ روپیہ خرچ بھی کر دیا کریں گے۔ اس عدد والوں کو اپنی قوت بازو پر غیر معمولی بھروسہ ہوا کرتا ہے: چنانچہ اسی سبب یہ اپنے کاموں میں کسی دوسرے شخص کی مدد لینا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اگر نتائج انکی توقع کے خلاف بھی برآمد ہوں تو یہ رنجیدہ نہیں ہوتے بلکہ اپنی ناکامی کو ذلیل کی کسوٹی پر پرکھنے کا مادہ رکھتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ خوفناک حد تک بے عمل بھی ہو سکتے ہیں۔ ذمہ داری اور فرض شناسی سے کوتاہی کر سکتے ہیں۔ راہ چلتے وقت معمولی سے کھیل تماشے کیطرف متوجہ ہو کر یہ لوگ اپنے ضروری کام کا نقصان کر لینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اس عدد والوں میں ایک اعلیٰ صفت ہوتی ہے اور وہ ہے ہر بات میں سیاست! ان کا کوئی مخالف انکے سامنے ہی انکی برائی کرے ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ کوشش کریں گے کہ مخالف وقتی طور پر اپنے برے ارادے سے باز آجائے۔ چنانچہ ذرا سی خوش اخلاقی کا مظاہرہ مخالف کو رام کر دے گا۔ اور جب انہیں یہ احساس ہو جائے گا۔ کہ مخالف بے دست و پا ہو چکا ہے تو پھر اسوقت یہ انتقام لینے سے باز نہ رہ سکیں گے۔ اس عدد والی عورت بھی قریب قریب اس عدد سے منسوب مرد کے مشابہ ہے۔ اپنی کمزوریوں کے باوجود ذوق سلیم اور پاکیزگی کا مجسمہ ہوتی ہے۔ اس کا گھر چاہے مہمان خانہ ہی کیوں نہ ہو وہ مکمل مجلسی زندگی بسر کرتی ہے اور لاتعداد خانگی مصروفیتوں کے باوجود انجمنوں وغیرہ سے اس کا تعلق رہتا ہے۔ ان کی سہیلیوں کا حلقہ بہت وسیع ہوا کرتا ہے جو کہ وقت ضرورت انکی مدد کیا کرتی ہیں۔ اس قسم کے لوگ علم الاعداد سے سبق حاصل کریں کہ اپنے آپ پر اعتماد رکھو۔ اپنی خوش مزاجی کا نظریہ قائم رکھو تاکہ کامیابی اور شہرت ہمیشہ تمہارا قدم چوم سکے یاد رکھو سنجیدہ بن کر رہنا نقصان دہ ہوگا۔ آپکی شبانہ روز مجلسی مصروفیات آپ کے قریب رنج و غم کو پھٹکنے بھی نہیں دیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ماہر علم الاعداد بہتر سے بہتر ملنے جو آپ کو دے سکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو کبھی دھوکے میں مت رکھو: اس عدد والے ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶ عدد والوں کے ساتھ نباہ کر سکتے ہیں: ۷ عدد والے انکے لئے کوئی خاص بہتر نہیں ہوا کرتے۔ اس عدد والے عدد ۱ والوں کی طرح حوصلہ مند ہوتے ہیں اور کسی کی ماتحتی میں رہ کر خوش نہیں ہوتے ان کا مقصد دوسروں پر حکومت کرنا ہوتا ہے۔ انہیں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ یہ دوسروں سے اپنا حکم منوا سکیں۔ انہیں کسی سے جھگڑا کرنا اتنا پسند نہیں جتنی کہ صلح کن پالیسی۔ انکے لئے سرکاری ملازمت انتہائی بہتر رہ سکتی ہے۔ ان کے لئے جمعرات، جمعہ اور منگل کے دن اچھے نہیں ہوتے اس عدد والے نگینہ یاقوت اپنے پاس رکھیں تو نتیجہ بہتر برآمد ہو سکتا ہے۔ ارغوانی رنگ خوش قسمتی کا ہے۔ نیلگوں اور گلابی رنگ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شادی متذکرہ بالا اعداد رکھنے والے سے کی جا سکتی ہے جو کہ کامیاب اور مسرت بخش ہوگی۔

(۴) :- اس عدد والے متحمل مزاج اور مضبوط ارادوں کے مالک ہوا کرتے ہیں۔ یہ خصائل کا بانی ہوتا ہے۔ ظاہر اطوار پر مستقل مزاج نہ ڈگمگانے والا، طرز عمل میں مستحکم اور بے لاگ۔ اس کی حرف گیری کرنیوالے بھی یہی کہیں گے کہ وہ نہایت ہی مستقل مزاج، مستحکم اور ضابطے کا پابند ہے۔ اس عدد والے کو سخت قسم کا ضدی انسان کہا جا سکتا ہے۔ اگر انکا مقابلہ کسی مستقل مزاج انسان سے ہو جائے تو یہ آپے سے باہر ہو جایا کرتے ہیں۔ اس کی ذات میں ایک ایسی نمایاں موثر علامت ہے۔ جس سے کوئی ذی فہم انکار نہیں کر سکتا۔ وہ کافی قابل اعتبار اور ایک عملی انسان ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ وہ اتنا سرد مہر واقع ہوا

ہے کہ کسی بھی خبط کا نہایت آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔ سرگرم موقع پر بہت لوگ اس کے متعلق یہ کہنے سے گریز نہیں کرتے کہ وہ اس قدر رجعت پسند ہے کہ روشن خیالی کا چراغ بجھانے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے لیکن وقت گذر جانے کے بعد اس کی قدر کرتے ہیں۔ اس عدد والے صداقت پسند ہوتے ہیں۔ دیگر اشخاص کسی بھی امر میں ان کا مشورہ لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس عدد والے کسی بُرے کام کا نتیجہ بُرا بتاتے ہوئے کبھی نہیں ہچکچاتے لیکن اس قسم کی صاف گوئی ہر شخص پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ اسی وجہ کو مدنظر رکھ کر بعض لوگ ان پر جھگڑالو اور ناشائستہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسے نہیں۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عدد والے کو بیوقوف نہیں بنایا جا سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خالق نے مستقل مزاجی اور صبر و تحمل کا مجسمہ صرف انہیں ہی بنایا ہے۔ جائز معاوضے کے بغیر طویل عرصے تک محنت کئے جانا ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ غیر مستحق لوگ زندگی کی جدوجہد میں ناجائز طور پر فیضیاب ہو رہے ہیں وہ مشتعل نہیں ہوتے۔

اس عدد والے کو اگر ہم کسی عمارت کا ضروری پتھر کہہ دیں تو بے جا نہیں کیونکہ ہر معاملے میں انکی پوزیشن اس قدر اہم ہوتی ہے کہ جب اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو تمام ڈھانچہ تباہ ہوتا ہے تب دوسروں کو ان کی اہم شخصیت کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والی عورت بھی ایک مستقل ارادے کی مالک ہوتی ہے۔ زندگی کے ناہموار راستوں کو دیکھ کر مایوس نہیں ہوا کرتی بلکہ اپنی کوششوں سے راستے میں آئے ہوئے ہر پتھر کو ہٹا کر اپنی زندگی بہتر بسر کرنا جانتی ہے۔ اس عدد والی عورت اپنے سرگردان اور آوارہ مزاج شریکِ حیات کی قدرتی ساتھی ہے۔ وہ اسے اپنی عقلمندانہ پالیسی کے تحت ہر حادثے سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اور اس پر بُری طرح اثر انداز ہوا کرتی ہے۔ وہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھتی ہے کہ تعصب یا سرکشی کے زیر اثر کسی ترقی پسند اقدام کی مخالفت نہ کرے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والی عورت حقیقتاً اپنے شوہر کی پرستار ہوا کرتی ہے چنانچہ اسی ایک سبب سے اس کی زندگی خوشگوار ماحول میں بسر ہوتی ہے۔ اس عدد والوں کو اپنی شادی ۱، ۳، ۸، ۹ عدد والوں سے کرنی چاہئے۔ اس عدد والوں کا یہ طریقہ خوب ہے کہ وہ دوسروں کو جلد ہی اپنا ہمنوا بنا لیتا ہے۔ اس عدد والے اپنی دولت ایسے طریقہ سے خرچ کریں گے کہ دنیا حیرت زدہ ہو جایا کرے گی۔ گو کہ ان کی طبیعت جھگڑالو پسند نہیں اس پر بھی انکے مخالفین کی تعداد کم نہیں ہوا کرتی۔ جو کہ تمام زندگی مقابلہ پر کمر بستہ رہیں گے۔ ان لوگوں کو اپنے کام ۴، ۱۳، ۲۲، ۳۱، تاریخ کو انجام دینے چاہئیں۔ جمعرات، اتوار اور پیر کے دن انکے لئے سعد ہوا کرتے ہیں۔ سبز، بھورے اور نیلگوں رنگ کا لباس پہننا مفید ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر آپ پسند کریں تو زمرد یا نیلم انگوٹھی میں جڑا کر پہن لیں کامیابیاں قدم چومیں گی۔

(۵) - یہ عدد علم الاعداد کے نقشے میں جملہ اعداد کے وسط میں ہے اس سے وابستہ شخص کے بارے میں یہ کہنا بے جا نہیں کہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا کوئی ان سے سیکھے۔ انہیں ہر ایک بات کے بارے میں تھوڑا تھوڑا علم ہوتا ہے انکو کسی کام کی تکمیل یا حد تک پہنچنے کی خواہش بہت کم ہوتی ہے۔ یہ لوگ انتہائی تیز فہم ہونے کی وجہ سے جلد ہی دوسروں کی پوشیدہ باتوں کا پتہ چلا لیتے ہیں۔ موقعہ شناس غضب کے ہوتے ہیں۔ اور کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس میں کہ انھیں فائدہ نظر آ جائے۔ جتنے روشن دماغ ہیں، اتنے ہی باہمت اور چست و چالاک ہیں لیکن ایک خاص نقص بھی انمیں موجود ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ان میں ثابت قدمی اور استقلال کا فقدان ہے۔ بعض اوقات کسی کام کی ابتدائی مشکلات سے دل برداشتہ ہو کر ہی اس کی تکمیل کا خیال چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان سے کم لیاقت رکھنے والے لوگ ان پر سبقت لے جاتے ہیں۔ انکی بے استقلالی انکے حق میں لعنت ثابت ہوتی ہے کسی نئی تحریک کو دیکھ کر انکے پاؤں میں لغزش آ جاتی ہے۔ اور دیا کسی طرف پھیل جاتے ہیں۔ اگر اس عدد والا اپنی اس کمزوری پر کسی طرح غالب آ جائے تو پھر کسی بھی کام میں کامیابی حاصل کر لینا اس کے لئے مشکل بات نہیں ہے۔ اس عدد والے نئی نئی چیزوں اور باتوں کی ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ اس عدد والے کا ذہن عجیب و غریب ہوا کرتا ہے آپ یہ دیکھیں گے کہ اس عدد والے کا جو دشمن تھا اس کا دوست بن گیا! کیا یہ بات کم حیران کن ہے؟ آج اگر اس عدد کا حامل بحافظِ قانون

نظر آنے لوگوں کو وہ مجرم بھی نظر آسکتا ہے۔ اس عدد والا کئی روپ اختیار کرنے کا عادی ہوا کرتا ہے۔ اس عدد والے کا دل و دماغ ہمیشہ ہی آزاد رہتا ہے۔ اس لئے وہ کم از کم ایک چیز سے خاص طور پر وابستہ رہتے ہیں۔ اور وہ چیز ہے ان کی آزادی۔ یہ لوگ سیر و سیاحت کے اسقدر شیدائی ہوتے ہیں۔ کہ عمر کا قیمتی حصہ اسی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ نئے نئے آدمیوں سے واقفیت پیدا کر لینا انکے لئے ایک معمولی سا کھیل ہے۔ تحریر و تقریر کے فن سے واقف ہونے کے سبب نت نئی باتوں کی اختراع کرتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے وہ خاص احتیاط سے بھی کام نہیں لیتے۔ خواہ ان کی باتوں سے دوسروں کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ اس عدد والے کسی کے راز کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتے۔ وفاداری اس نمبر کا خاصہ ہے بمصداق از دیدہ دور از دل دور۔ آپ یہ فرض کر سکتے ہیں۔ کہ اگر آپ اس کی نگاہ کے سامنے نہیں ہیں تو اس کے دماغ میں آپ کا خیال بھی نہیں۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والے جذباتی نہیں ہوتے حقائق و دلائل کو وہ پسند کرتے ہیں انسان کی اچھی صفات یعنی عبادت اور جذبہ رحم وغیرہ کو وہ اکثر اوقات انسانی فطرت کی کمزوری پر محمول کرتے ہیں ان امور سے یہ فرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس عدد سے وابستہ مرد یا عورتوں کے دل میں بیوفائی کا مادہ ہوگا۔ لیکن یہ درست نہیں ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ اپنی باہمی محبت کی نمائش نہیں کرتے اور ہر وقت ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن اندرونی طور پر وہ اپنے اس طرزِ عمل پر شرمندہ بھی رہتے ہیں۔ اس عدد والوں کی آمدنی کا ذریعہ تجارت ہی ہو سکتا ہے۔ ملازمت یہ لوگ نہیں کر سکتے۔ ان کا دماغ جرائم کی طرف بھی اکثر راغب رہتا ہے۔ اگر انہیں قانون کا تھوڑا سا خوف نہ ہو تو یہ بڑے سے بڑا جرم کرنے سے بھی گریز نہ کریں۔ اس عدد والوں کو بہتر کاموں کے لئے کسی بھی ماہ کی ۵، ۱۴، ۲۳ تاریخ مناسب ہے۔ ماسوائے بدھ جمعرات کے باقی دن سعد ثابت ہونگے باقی دن سعد ثابت ہونگے۔ اس عدد والوں کو پکھراج یا ہیرا پہننا چاہئے اگر یہ کوشش کریں۔ اور اپنی کمزوریوں پر غالب آسکیں۔ تو ان کے جہاز رانی، قانون دانی یا پھر ڈاکٹری بہتر پیشے ہیں۔

(۶) :- اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ خوب صورت اشیا اور قدرتی مناظر کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ملنسار، فنونِ لطیفہ کے مشتاق اور سفر کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ راگ و رنگ کے شائق، حساس طبیعت اور ریاضی کے ماہر ہوا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اگر بنک کا خزانچی بنایا جائے تو نتائج بہتر برآمد ہوں گے انہیں اگر ہسپتال کی ملازمت مل جائے تو موزوں ثابت ہوں گے۔ سخی ہونے کی وجہ سے اس عدد کے حامل کم ہی دولتمند بنتے ہیں۔ لیکن اپنے اخراجات کی تکمیل بہ آسانی کر لیتے ہیں۔ کسی کی محتاجی انکو قطعی پسند نہیں ہوتی۔ انکی شادی اگر ۱۔ ۳۔ ۴۔ ۸ عدد والے سے ہو۔ تو نتیجہ حسبِ منشا برآمد ہوگا۔ اس عدد والوں کو علمی مسائل سے بہت زیادہ دلچسپی رہتی ہے۔ یہ اپنی محبت فیاضی اور رحمدلی کے سبب دوسروں پر جلد حاوی ہو جاتے ہیں۔ بے قاعدگی کو ناپسند کرتے ہیں ممکن ہے کہ اپنی خوبیوں کی موجودگی انہیں خود غرضی کا جذبہ بھی پیدا کر دے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو پھر انکے لئے ترقی کے راستے محدود ہو جائیں گے۔ اور لوگ ان کی مدد کرنے سے گریز کریں گے۔ اس عدد والے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے وطن سے دور غیر ممالک کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا میں موجودہ قدرتی مناظر سے حقیقی معنوں میں لطف اندوز ہو سکیں۔ انکی صحت اچھی اور جسم طاقتور ہوتا ہے۔ لوگ زمانے کے ساتھ بوڑھے ہوتے ہیں۔ لیکن انکی صحت بڑی عمر تک بہت اچھی رہے گی۔ اس عدد والے بنیا صفت ہوتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی شخص انہیں روپے کے معاملے میں دھوکا دے سکے۔ ان لوگوں کو روپیہ جمع کرنے کا بیحد شوق ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات وہ اسی دھن میں غیر قانونی کام کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والی عورتوں کا زیادہ تر خیال اپنے بناؤ سنگار میں لگا رہتا ہے۔ نت نئے فیشن اختیار کرنا کوئی ان سے سیکھے۔ اس عدد والے اگر اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ تو ایک کامیاب زندگی بسر ہوگی۔ دوسروں کے نقائص کی تلاش اور اپنے نقائص سے چشم پوشی کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔ کیا آپ اپنی اس بری عادت کو ترک نہیں کر سکتے۔ یاد رکھئے۔ جب تک آپ صاف گوئی سے کام نہ لیں۔ زندگی یونہی بدمزہ ہی گذرے گی۔ اس عدد والے کو نشیلی اشیاء

سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس معاملے میں بے اعتدالی خطرناک امراض
کا باعث بن جائے گی۔ آپ دوسروں پر اس قدر جلد اعتبار نہ کیا کریں۔
ورنہ آپ کو اس قدر دھوکا ہوگا۔ اس عدد والوں کو اپنا ذاتی کاروبار
کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس میں چمکنے کے روشن امکانات ہیں۔
اور اگر ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر ایسی ملازمت اختیار کریں جسمیں
آپ ذمہ داری اور ایمانداری کا اظہار کھلم کھلا کر سکیں۔ اس عدد سے
تعلق رکھنے والے خواہ مرد ہوں یا عورت انکا رجحان عشق و محبت کی
طرف زیادہ رہے گا۔ آپ کی یہ عادت اچھی نہیں کہ ہر خوبصورت چیز کیطرف
مائل ہو گئے یاد رکھئے ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہو سکتی اس عدد سے
تعلق رکھنے والی عورت اپنی اولاد سے بہت پیار کرتی ہے۔ اس کی
ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی خوشگوار ماحول میں بسر
کرے اس عدد والوں کو اپنے کام میں ۱۵۔ ۲۴۔ تاریخوں میں شروع
کرنے نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔ اصلی نیلا یا گلابی رنگ پہننا بہت مفید
ہے۔ نیلم کی انگوٹھی مبارک ہوتی ہے۔

(۷)۔ اس عدد والے درویشانہ طبیعت کے مالک ہوں گے۔
ان لوگوں میں بڑے آدمیوں کی سی باتیں ہوں گی۔ اہم اور دقیق مسائل
کا حل یہ منٹوں میں ہی تلاش کر سکتے ہیں۔ جب کہ دوسرے اشخاص
گھنٹوں کی عرق ریزی کے بعد بھی متعلقہ مسئلہ حل نہ کر سکتے ہوں۔ اس
خداداد صلاحیت کو پیش نظر رکھ کر دوسرے لوگ انہیں بعض اوقات
کسی ولی کا بھی درجہ دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس عدد والوں کو
چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے باطنی خیالات پر عمل کرتے رہیں یہ احتیاط زندگی بھر
آپ کو کامیابیوں سے دوچار رکھے گی اگر آپ نے دوسروں سے
تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کوئی کام کیا تو پھر نتیجہ مسلسل ناکامی ہی ہو
سکتا ہے اس عدد والا جلد کسی سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ انہیں اپنا وقار
بے انتہا عزیز ہوتا ہے۔ جسے کہ یہ تمام زندگی بحال رکھتے ہیں یہ لوگ
ضدی بھی ہوا کرتے ہیں لیکن انکی ضد میں بھی ایمانداری مضمر ہوتی ہے۔
اس عدد والے انتہائی چالاک عقلمند اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ یہ غیر ضروری
تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے کسی بھی امر کی تہہ تک پہنچنے کی قابلیت
انہیں زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والا آدمی جلد
ہی کاروباری زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور خانگی معاملات میں
بھی پختہ ماہر اور تجربہ کار بن جاتا ہے۔ بچوں کیساتھ رہنے سے اسے
خاص مسرت ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑی حیران کن بات یہ ہے کہ
جس جگہ بیماری ہو۔ وہاں اسے اطمینان محسوس ہوتا ہے
یہی وجہ ہے کہ اس عدد والے ڈاکٹر یا نرس بن کر خدمت خلق بہت
زیادہ کر سکتے ہیں۔ اس عدد والے کو آزادی سے بے انتہا پیار ہوا کرتا
ہے۔ جس بنا پر اکثر لوگ اس پر آوارہ گردی کا الزام بھی عاید کریں گے
لیکن عام لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ ان لوگوں کو آزادی ہی روحانیت سے
سرفراز کرتی ہے یہ لوگ مراقبہ پسند مطالعہ کے دلدادہ منطقی پارسا اور
خیالات کی دنیا میں کھوئے رہنے والے ہوتے ہیں یہ لوگ ہمیشہ کچھ
نہ کچھ جمع کرتے ہی رہتے ہیں۔ چاہے خیالات ہوں یا مال و زر ان کی
زندگی کے ہر موڑ پر ایک نیا انقلاب واقع ہوتا ہے۔ ان کی کامیابی کا دارومدار
اچھے اور مخلص دوستوں پر ہوا کرتا ہے۔ اور اگر انہوں نے کسی غلط
دوست کا انتخاب کر لیا۔ تو پھر ماسوائے پریشانی کے اور کچھ حاصل نہ ہو
گا۔ اس عدد والوں کو چاہیئے کہ اپنی شادی یا دوستی کے لئے ۳۔ ۴۔
۹ عدد والے منتخب کریں۔ اور اگر عدد ۷ والوں سے آپ نے اشتراک
کر لیا تو پھر آپ یقیناً بدقسمت ہوں گے۔ اس عدد والے مصور، شاعر،
انجینئر، پروڈیوسر، ایکٹر بننا چاہیں تو کامیاب رہیں گے۔ اس عدد سے
تعلق رکھنے والی عورتوں کی شادی عموماً اونچے گھرانے میں ہوتی ہے
جہاں کہ انہیں خوشحال زندگی بسر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس عدد
والوں کو اپنا کاروبار کسی بھی ماہ کی ۷، ۱۶، ۲۵۔ تاریخ کو شروع کرنا
چاہیئے۔ سبز یا سفید پوشاک پہننا انکے لئے مفید ہے سنگ سلیمانی
اور نیلم کا استعمال بہتر نتائج کا سبب ہوا کرتا ہے۔

(۸)۔ اس عدد والے تمام زندگی عموماً قسمت کے رحم و کرم
پر رہتے ہیں۔ علم الاعداد کے ماہرین کا یہ خیال ہے کہ اس عدد والا
کوئی مضبوط پوزیشن حاصل نہیں کرتا۔ یوں سمجھ لیں کہ یہ شخص محض دنیا
کی خدمت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ
بعض بادشاہ اس عدد کے زیر اثر تمام زندگی رہے۔ لیکن وہ رائے
عامہ اور حقیقی پوزیشن حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اس عدد سے

تعلق رکھنے والے لوگ زیادہ تر وہمی ہوتے ہیں۔ انہیں ہر وقت یہ اندیشہ رہتا ہے کہ شاید ابھی کوئی حادثہ پیش آجائے۔ بعض اوقات اس کا تصور ہی اسے کسی سنگین حادثے کے مقابل کھڑا کر دیتا ہے۔ اگر آپ اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو پھر آپ کو ہمارا مشورہ ہے کہ آپ تقدیر پر اتنا بھروسہ نہ کیا کریں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس وقت کیجئے۔ جب کہ آپ کو کامیابی کا مکمل یقین ہو۔ صرف موقع دیکھ کر کام کرنے سے آپ ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ گو کہ آپ تغیر پسند نہیں۔ پھر بھی آپ محتاط رہیئے۔ کیونکہ معمولی سا تغیر آپ کو ناکام کر دے گا۔ دراصل تغیر پسندی سے پرہیز ہی آپ کی وہ سپر ہے۔ جو کہ آپ کو مقدر کے پریشان کن اور خطرناک حملوں سے ہر طرح اور ہمیشہ محفوظ رکھے گی۔ آپ کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے ضمیر کے کہنے پر چلیں۔ محتاط ہونے کی وجہ سے بعض لوگ آپ پر نکتہ چینیاں کریں گے۔ لیکن آپ انکی پرواہ نہ کریں۔ اور اپنے کارواں کو صرف ضمیر کے کہنے پر چلاتے جائیں۔ انشاء اللہ آپ مایوس نہیں ہوں گے۔ متذکرہ بالا بیان سے شاید آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ عدد منحوس ہے۔ میرے ذاتی خیال میں ایسا نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس عدد والے کو کامیابی محض عقلمندی اور زور بازو سے ہی حاصل ہو سکتی ہے یعنی تقدیر سے زیادہ اسے تدبیر پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس عدد والوں کو انکی محنت کا بہت اچھا صلہ ملا کرتا ہے۔ محنت ہی اسے معزز اور قابل تعظیم بنا سکتی ہے اور یہی اس کی قسمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ عدد بمقابلہ دیگر اعداد کے زیادہ مرتبۂ انسانیت کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے۔ اس عدد سے منسوبہ عورت شاندار باوقار شفیق ماں اور نیک پیار کرنے والی بیوی بنتی ہے۔ گھر میں مکمل اختیار اسے پسند ہوتا ہے اسکی موجودگی میں کوئی اور اس کے گھر میں اپنا حکم نہیں چلا سکتا۔ اس عدد والوں کو عدد ۲، ۴ والوں سے شادی مفید رہتی ہے۔ عدد ۸ والوں سے بھی انکی شادی مبارک ہو سکتی ہے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ بڑی تیز طبیعت کے ہوتے ہیں۔ زندگی کی اسٹیج پر اکثر غیر معمولی پارٹ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسروں کو راہ سے ہٹا کر اعلیٰ مدارج حاصل کرنا انکا پسندیدہ فعل ہوا کرتا ہے۔ انکی دنیاوی سرگرمیاں بعض اوقات دیوانہ پن کی حد تک پہنچ جایا کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے مخالفین کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی۔ یہ لوگ یا تو انتہائی کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔ یا پھر تمام زندگی مایوسیاں ان کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے ہر کام کی ابتداء کسی بھی ماہ کی ۱۷، ۱۸، اور ۲۶ تاریخ کو کریں ہفتہ اتوار اور پیر کا دن اچھا ہے۔ سیاہ موتی اگر مل جائے۔ تو انکی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔ بھورے رنگ کے کپڑے بہتر رہتے ہیں۔ مختصراً کہ اس عدد سے تعلق رکھنے والے مرنے کے بعد عالمگیر شہرت حاصل کیا کرتے ہیں۔

۹:۔ اس عدد والوں کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ زندگی میں کامیابیاں زیادہ اور ناکامیاں بہت کم ہوا کرتی ہیں۔ انکے دوستوں کی تعداد کافی ہوا کرتی ہے۔ اور یہ دوسروں پر جلد بھروسہ کر کے انکی امداد کیا کرتے ہیں۔ لیکن انکے اس خلوص کی قدر زیادہ نہیں ہوا کرتی۔ ان لوگوں میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کافی ہوتی ہے۔ کامیاب وکیل، انشاپرداز، سنگتراش، منیجر، سیکرٹری اس عدد والے زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنی شادی کے لئے ۱۔ ۳۔ ۴ والوں کا انتخاب کرنا چاہیئے عدد ۶ سے تعلق رکھنے والا شخص انہیں کافی مدد دے سکتا ہے۔ اگر یہ ۹ عدد رکھنے والے سے شادی کریں تو یہ انکی بدبختی ہے۔ اس عدد والے اچانک ہی کوئی کام شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اسی کام کو چھوڑنے میں بھی دیر نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اکثر غیر معمولی نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ گرمی سے سخت گھبراتے ہیں۔ عموماً انکی کوشش یہی ہوتی ہے کہ سرد مقامات پر رہیں۔ انکی زندگی میں غیر متوقع اور اچانک حادثے بھی کافی آیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں جذبۂ ہمدردی کیساتھ ساتھ غصہ بھی بہت ہوا کرتا ہے۔ کسی کی غلط باتوں کو سننا کبھی گوارہ نہیں کرتے اس عدد والے خواہ عورت ہو یا مرد، جذبۂ محبت سے پُر ہوتے ہیں۔ وفاشعار اس قدر کہ بڑے سے بڑا نقصان بھی وعدے کو پورا کرنے کی غرض سے برداشت کر لیتے ہیں۔ اس عدد والوں کی عادتیں دوسروں کے لئے پسندیدہ ہوتی ہیں۔ البتہ انہیں ایک نمایاں نقص ضرور ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے آوارہ گردی۔ چنانچہ یہ لوگ ایک جگہ جم کر نہیں رہا کرتے

یہ لوگ لاف زنی بھی کرتے ہیں۔ اور دوسروں پر غیر ضروری سوالات کی بوچھاڑ کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والی عورتیں صاف دل، سادہ مزاج اور محبت کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ اکثر بے چین و بے قرار رہتی ہیں۔ سفر کی بے انتہا شائق اور معمولی سی تکلیف کے سبب جلد گھبرانے کی عادی ہوتی ہیں۔ اس عدد والوں کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ فضول خرچی سے روپیہ اسقدر اُڑانے والے غریب تو کم ہوتے ہیں۔ لیکن بدمعاش زیادہ، رشتہ داروں اور دوستوں کی خوشنودی کے لئے انہیں اپنے آپ پر بھروسہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ یہ لوگ اپنی ذات، اپنی صحت، اپنی جائداد کیطرف سے لاپرواہ رہتے ہیں۔ یہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ اگر یہ لاپرواہی برتنا چھوڑ کر استقلال و صبر سے کام لیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ یہ اپنے معاملات میں ناکام ہوں۔ دوست عموماً انہیں ریاکار ہی ملتے ہیں۔ جن کے سبب انہیں بلندی سے پستی کیطرف آنا پڑتا ہے۔ ان لوگوں کو منطقی اور دلیل بازی کی قابلیت پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ امور احتیاط کے قابل ہیں۔ اور کسی غلطی یا کمزوری کے لئے اپنے آپ کو پریشانی میں مبتلا کرنا مفید نہیں۔ اور نہ ہی انکے لئے آوارہ گردی بہتر ہے۔ جب تک کوئی عمارت مکمل نہ ہو جائے اس کے اندر نہیں جانا چاہیئے۔ یہ لوگ اپنی قسمت کو بہتر بنانے کے لئے سخت جدّوجہد کرنے کے علاوہ مشکلات کا مقابلہ پوری طاقت سے کرتے ہیں۔ اور آخر کامیاب ہوتے ہیں۔ خودمختار طبیعت ہونے کیوجہ سے جلد بازی انہیں آجاتی ہے۔ انہیں ہر روز کسی جھگڑے سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ اپنے گھر افسرانہ حالت کو پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے پولیس اور فوج کی ملازمت بے حد اچھی رہتی ہے۔ ان لوگوں کو اپنے ہر کام کی ابتدا کسی بھی ماہ کی ۹، ۱۸، ۲۷ تاریخوں میں کرنی چاہیئے۔ منگل، جمعرات، جمعہ نیک دن ہیں۔ ان لوگوں کیلئے بھی سرخ یا گلابی رنگ اہم حیثیت رکھتا ہے۔ سرخ عقیق یا یاقوت کا استعمال خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

"ماہنامہ فلکیات ہر ماہ آپ کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے"

(بقیہ: کشکول) الحکیم

الرحمٰن الرحیم الّذی یَفتح بہٖ الاطباقُ وَ استنارتْ بنُورہٖ الآفاق و فتحتْ بہٖ الاقاسیَ اُفتح ھٰذا لقُفل اَو ھٰذا الغُلَّ۔

دعوت کے تین طریقے حل شدہ

(۱)

حروف		صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبر کبائر	زکات
۴	حکیم	۷۸	۳۵۲	۱۴۰۸	۵۶۳۲	۲۲۵۲۸	۹۰۱۱۲

(۲)

زکات	نصاب	عشر	دور مدور	قفل	بذل	ختم
۹۰۱۱۲۰	۴۵۵۶۰	۲۲۷۸۰	۱۱۳۹۰	۵۶۹۵	۲۸۴۷	۱۴۲۴

(۳)

صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	حظ	کفو	خاتم
۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۷۷	۱۵۵	۱۲۰۹۰

بقیہ: اسرارالحروف

خونی امراض پیدا کرنا مقصود ہو تو مطلوب کا استعمال شدہ کپڑا یا کاغذ غرض کہ جو بھی چیز دستیاب ہوسکے اس پر جب قمر ہبوط میں ہو یا قران شمس و قمر یا تربیع قمر و زحل ہو تو نیل اور سرکے کی روشنائی بنالیں اور ببول کے کانٹے کی نوک توڑ کر اس پر حروف نحس ۴۴ مرتبہ تحریر کردیں آخر میں دشمن کا نام معہ والدہ لکھیں اور نیچے لکھ دیں کہ فلاں بیماری ہو۔ بخور سرخ مرچ و سنگ کا جلا دیں۔ ابتری و تباہی کے لئے کسی شہید کی قبر میں پاؤں کی طرف کردیں اور خونی امراض کے لئے آگ میں دفن کردیں۔ قمر گردش کرتا ہوا اسی جگہ پر بھی نہیں پہنچے گا کہ دشمن اپنی صحت و حیثیت کھو بیٹھے گا۔ یہ عمل کسی کے لئے بھی ناجائز طور پر نہ کریں ورنہ آپ کا اپنا نقصان ہوگا۔

سعد و نحس نظرات سیارگاں

برائے ماہ اگست ۲۰۰۷ء

نظر مقابلہ: انتہائی نحس ____ نظر تربیع: درمیانہ نحس
نظر تثلیث: انتہائی سعد ____ نظر تسدیس: درمیانہ سعد
قران، سیارگان کی ذاتی قوت کے مطابق سعد و نحس اثرات ہوں گے۔

تاریخ	سیارہ	نظر	کس سے	وقت
یکم	مریخ	تربیع	زحل	۵ بجکر ۱ منٹ
یکم	قمر	تربیع	مشتری	۳ بجکر ۴۷ منٹ شام
۲	قمر	تثلیث	عطارد	۶ بجکر ۴۹ منٹ شام
۲	قمر	تثلیث	عطارد	۶ بجکر ۴۹ منٹ شام
۲	شمس	تثلیث	مشتری	۸ بجکر ۱۳ منٹ رات
۲	قمر	تسدیس	مریخ	۸ بجکر ۳۸ منٹ رات
۳	عطارد	تسدیس	مریخ	۲ بجکر ۴۵ منٹ بعد دوپہر
۳	قمر	تثلیث	مشتری	۶ بجکر ۳۱ منٹ شام
۳	شمس	تثلیث	قمر	۸ بجکر ۸ منٹ رات
۴	قمر	تثلیث	زحل	۱۰ بجکر ۸ منٹ رات
۵	قمر	تربیع	عطارد	۵ بجکر ۱۴ منٹ صبح
۵	قمر	تثلیث	زہرہ	۶ بجکر ۷ منٹ صبح
۵	شمس	تربیع	قمر	۲ بجکر ۲۱ منٹ بعد نصف شب
۶	قمر	تربیع	زحل	۱ بجکر ۱۷ منٹ بعد نصف شب
۷	قمر	قران	مریخ	۶ بجکر ۱۵ منٹ صبح
۷	قمر	تربیع	زہرہ	۸ بجکر ۲۷ منٹ دن
۷	قمر	تسدیس	عطارد	۴ بجکر ۲۴ منٹ شام
۷	قمر	مقابلہ	مشتری	۱۲ بجے رات
۸	زہرہ	تربیع	مریخ	۴ بجکر ۳ منٹ صبح
۸	شمس	تسدیس	قمر	۹ بجکر ۸ منٹ دن
۹	قمر	تسدیس	زحل	۵ بجکر ۱۲ منٹ صبح
۹	قمر	تسدیس	زہرہ	۱۰ بجکر ۲۸ منٹ دن
۹	عطارد	تثلیث	مشتری	۸ بجکر ۳۷ منٹ رات
۱۱	قمر	تسدیس	مریخ	۸ بجکر ۵۲ منٹ رات
۱۲	قمر	تثلیث	مشتری	۹ بجکر ۵۰ منٹ دن
۱۲	قمر	قران	عطارد	۹ بجکر ۱۴ منٹ رات
۱۳	شمس	قران	قمر	۴ بجکر ۴ منٹ صبح
۱۳	قمر	قران	زحل	۶ بجکر ۱۶ منٹ شام
۱۳	قمر	قران	زہرہ	۶ بجکر ۳۵ منٹ شام
۱۳	زہرہ	قران	زحل	۱۲ بجکر ۱۷ منٹ رات
۱۴	قمر	تربیع	مریخ	۷ بجکر ۲۵ منٹ صبح

تاریخ	سیارہ	نظر	کس سے	وقت
۱۴	قمر	تربیع	مشتری	۶ بجکر ۸ منٹ شام
۱۵	شمس	قران	عطارد	۱۲ بجکر ۵۷ منٹ رات
۱۶	قمر	تثلیث	مریخ	۹ بجکر ۲ منٹ رات
۱۷	قمر	تسدیس	مشتری	۵ بجکر ۷ منٹ صبح
۱۷	عطارد	قران	زہرہ	۱۰ بجکر ۲۸ منٹ صبح
۱۸	شمس	قران	زہرہ	۸ بجکر ۴۲ منٹ دن
۱۸	قمر	تسدیس	زہرہ	۱۰ بجکر ۴۳ دن
۱۸	شمس	تسدیس	قمر	۱۱ بجے دن
۱۸	قمر	تسدیس	عطارد	۵ بجکر ۷ منٹ شام
۱۸	قمر	تسدیس	زحل	۵ بجکر ۲۲ منٹ شام
۱۸	عطارد	قران	زحل	۶ بجکر ۴۵ منٹ شام
۲۰	قمر	تربیع	زہرہ	۸ بجکر ۲۱ منٹ رات
۲۱	شمس	تربیع	قمر	۴ بجکر ۵۵ منٹ صبح
۲۱	قمر	تربیع	زحل	۶ بجکر ۳۵ منٹ صبح
۲۱	قمر	تربیع	عطارد	۵ بجکر ۲۱ منٹ شام
۲۲	قمر	مقابلہ	مریخ	۴ بجکر ۱۵ منٹ صبح
۲۲	شمس	قران	زحل	۴ بجکر ۳۰ منٹ صبح
۲۲	قمر	قران	مشتری	۶ بجکر ۸ منٹ صبح
۲۳	قمر	تثلیث	زہرہ	۴ بجکر ۵۰ منٹ صبح
۲۳	قمر	تثلیث	زحل	۵ بجکر ۵۵ منٹ شام
۲۳	شمس	تثلیث	قمر	۸ بجکر ۳۷ منٹ رات
۲۳	مریخ	مقابلہ	مشتری	۹ بجکر ۴ منٹ رات
۲۴	قمر	تثلیث	عطارد	۱ بجکر ۳۶ منٹ بعد دوپہر
۲۵	عطارد	تربیع	مشتری	۶ بجکر ۴ منٹ صبح
۲۵	عطارد	تربیع	مریخ	۹ بجے رات
۲۶	قمر	تسدیس	مشتری	۱۰ بجکر ۹ رات
۲۶	قمر	تثلیث	مریخ	۱ بجکر ۱۲ منٹ بعد نصف شب
۲۷	قمر	مقابلہ	زہرہ	۱ بجکر ۱۵ منٹ بعد دوپہر
۲۸	قمر	مقابلہ	زحل	۶ بجکر ۲۵ منٹ صبح
۲۸	شمس	مقابلہ	قمر	۳ بجکر ۳۶ منٹ شام
۲۸	قمر	تربیع	مشتری	۱ بجکر ۲۷ منٹ بعد نصف شب

۲۹۔ قمر۔ تربیع۔ مریخ ۶ بجکر ۲۰ منٹ صبح۔ ۲۹۔ قمر۔ عطارد۔ مقابلہ۔ ۱ بجکر ۴۵ منٹ بعد دوپہر
۳۰۔ قمر۔ تثلیث۔ مشتری۔ ۳ بجکر ۷ منٹ بعد نصف شب۔ ۳۱۔ قمر۔ تسدیس۔ مریخ۔ ۹ بجکر ۴۵ منٹ دن

خالد اسحٰق راٹھور
(لاہور)

نجوم اور تشخیصِ امراض

قارئین فلکیات عنوان بالا پر شائع ہونے والے سلسلہ وار مضامین میں آپ بالترتیب شمس، قمر، عطارد، مریخ، زہرہ اور مشتری کے مختلف بروج میں قابض ہونے سے جو امراض ہو سکتے ہیں، کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ مضمون ہذا میں حسب وعدہ زحل کے مختلف بروج میں قابض ہونے سے جو امراض ہو سکتے ہیں، کو بیان کیا جائے گا۔

زحل در حمل : زحل کی برج حمل میں موجودگی حامل کے سر کے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ برج حمل کا تعلق بنیادی طور پر سر سے ہے اور یہاں زحل کی موجودگی سر میں دوران خون کی سستی کا باعث ہوتی ہے جس کے باعث سر اور دماغ سے متعلقہ اعضاء کمی خون کا شکار رہتے ہیں۔ کیونکہ دماغ کو انسانی جسم میں مرکزی اہمیت حاصل ہے اس لئے اس کا مکمل طور پر کام نہ کرنا حامل کو عصبی لاغری، سستی اور خوف کا شکار رکھتا ہے اس کے علاوہ زحل کی برج حمل میں موجودگی حامل کے کانوں کے مختلف امراض سے بھی متاثر ہونے کی علامت ہے۔ حامل کو کان میں درد، کان میں ریشے اور بہرے پن سے واسطہ پڑ سکتا ہے

زحل در ثور : زحل کی برج ثور میں موجودگی حلق کے مختلف امراض کی نشاندہی کرتی ہے۔ گلے میں خارش، خشک کھانسی گلے کا بیٹھ جانا اور گلے پڑنے وغیرہ زحل در ثور کے چند اہم امراض ہیں۔ برج ثور کا تعلق گلے کے غدود سے ہے اور زحل کی یہاں موجودگی ان غدود کے نظام کو مکمل طور پر کام نہیں کرنے دیتی جس کے نتیجے میں یہ غدود شدید طور پر متاثر ہوتے ہیں اور انسان کے اعصابی نظام میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔

زحل در جوزا : زحل کی برج جوزا میں موجودگی بنیادی طور پر بازوؤں، کندھوں اور پھیپھڑوں کے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ حامل کے بازو، کندھے اور ہاتھ کسی نہ کسی طور تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ ان کا درد کرنا، ان کے پٹھے کھنچ جانا، ان اعضاء کے جوڑوں کا متاثر ہونا اور درد کرنا ممکن ہے۔ برج جوزا میں زحل کی موجودگی حامل کے پھیپھڑوں کی مختلف امراض کا شکار ہونے کی بھی علامت ہے۔ حامل کو ابتدا میں پھیپھڑوں میں ورم اور ریشے کی شکایت ہو سکتی ہے جو بالآخر ٹی بی کا باعث بنتی ہے۔

زحل در سرطان : زحل کی برج سرطان میں موجودگی حامل کے نظام ہضم میں فساد کی علامت ہے۔ خوراک کا دیر سے ہضم ہونا، درست طریقے سے جزو بدن نہ بننا، بھوک نہ لگنا وغیرہ ممکن ہے۔ برج سرطان میں زحل کی موجودگی کے باعث حامل سینے اور پھیپھڑوں کے مختلف امراض کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔

زحل در اسد : زحل کی برج اسد میں موجودگی دل اور نظام خون کے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ زحل کی یہاں موجودگی دل کی طرف خون لے جانے والی بڑی شریانوں کے سکڑاؤ اور سختی کا باعث ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایک تو دل کو خون مکمل طور پر نہیں ملتا دوسرا کمی خون کے باعث دل مختلف امراض کا شکار ہو جاتا ہے علاوہ ازیں دل پر کام کا بوجھ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ زحل کی برج اسد میں موجودگی ریڑھ کے مختلف امراض کی بھی علامت ہے۔ اس کا درد کرنا، اس کا کمزور ہو جانا یا اس میں کوئی نقص ہونا ممکن ہے۔

زحل در سنبلہ : زحل کی برج سنبلہ میں موجودگی حامل کے

نظام اخراج سے متعلق مختلف امراض کا پتہ دیتی ہے۔ بڑی آنت کا بند ہونا، تشنج سا محسوس ہونا قبض کی شکایت ہونا وغیرہ ممکن ہے۔

زحل در میزان = زحل کی برج میزان میں موجودگی گردوں کے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ گردوں کا درد کرنا، پتھری پیدا ہونا، خون کو درست طریقے سے صاف نہ کر سکنا، کمزوری کا شکار ہونا وغیرہ ممکن ہے۔ گردوں کے فعل میں خرابی فساد خون کا باعث بھی ہوتی۔ اسی وجہ سے مزید خرابیوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ زحل در میزان کے باعث بعض اوقات کمر اور ٹانگوں وغیرہ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے درحقیقت یہ گردوں کا درد ہوتا ہے جو پھیل کر تمام جسم کو متاثر کرتا ہے۔

زحل در عقرب = زحل کی برج عقرب میں موجودگی عورتوں کے لئے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ عورتوں کو نظام پیدائش کی مختلف بیماریوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ برج عقرب میں زحل کی موجودگی عقرب سے منسوب اعضاء کے پھوڑے پھنسیوں سے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ حامل کو بواسیر کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔ زحل در عقرب امراض مثانہ کی بھی علامت ہے۔ مثانے کا درد کرنا، پیپ پڑنا، پیشاب کا تکلیف سے آنا، پیپ وغیرہ آنا ممکن ہے۔

زحل در قوس = زحل کی برج قوس میں موجودگی حامل کے برج قوس سے منسوب اعضاء کی کمزوری، ان کے درد کرنے، جوڑوں کے درد کی علامت ہے۔ منسوبی اعضاء میں ایک عجیب بے آرامی کا احساس رہتا ہے۔ جو مسلسل علاج سے بھی دور نہیں ہوتا۔

زحل در جدی = زحل کی برج جدی میں موجودگی گھٹنے کے متاثر ہونے کی علامت ہے۔ گھٹنے کے جوڑ کا درد کرنا، درست طریقے سے کام نہ کرنا، اٹھتے بیٹھتے ہوئے جوڑوں میں سے آوازیں آنا اور گھٹیا کی شکایت ہونا ممکن ہے۔ زحل کی برج جدی میں موجودگی نظام ہضم میں فساد کی بھی علامت ہے۔ اس سلسلے میں خصوصی علاج اور پرہیز سے کام لینے ہی سے صحت ہو سکتی ہے۔ ورنہ مستقل طور پر بیماری کا شکار رہے گا۔

زحل در دلو : زحل کی برج دلو میں موجودگی حامل کی ٹانگوں و پنڈلیوں وغیرہ کے درد کرنے، ان کی کمزوری ان کے پٹھوں کے کھنچے جانے وغیرہ کو ظاہر کرتی ہے۔ زحل میں در دلو عمدہ خون کی کمی کی علامت بھی ہے اسی کی وجہ سے حامل کو سر درد، جسم میں تھکاوٹ، کمزوری اور نقاہت سے بھی واسطہ پڑ سکتا ہے۔

زحل در حوت = زحل کی برج حوت میں موجودگی پاؤں کے مختلف امراض کی علامت ہے۔ حامل کو پاؤں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے کیونکہ جہاں زحل در حوت پاؤں کی ساختی امراض کی نشاندہی کرتا ہے وہاں یہ پاؤں کی جلدی امراض کا بھی واضح اظہار کرتا ہے۔ گندگی کی وجہ سے پاؤں کی جلد مختلف امراض کا شکار ہو سکتی ہے۔ برج حوت میں زحل کی موجودگی حامل کے خوگر سے بھی متاثر ہونے کی علامت ہے۔

قارئین! زحل کے مختلف بروج میں قابض ہونے سے جو امراض ہو سکتے ہیں۔ ان کو اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ ذیل میں زحل سے متعلق چند دیگر معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

زحل جسے ہندی میں سنیچر اور انگریزی میں SATURN کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ التوار، زمین، نجاست، رکاوٹوں وغیرہ سے منسوب ہے۔ اپنی انفرادی خصوصیات کے باعث پاسبانِ فلک کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

زحل سے منسوب امراض و اعضاء جسمانی کا ذکر سردار عالم جنتری 1989ء میں کیا جا چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ اس موضوع کو بیان نہیں کیا جا رہا ہے۔ زائچے میں زحل کی نحوست دور کرنے کے لئے چند اشیاء جن میں نمک سیاہ، ماش سیاہ، کپڑا سیاہ، گائے یا بھینس سیاہ اور نیلم وغیرہ شامل ہیں، میں سے کسی ایک یا زیادہ کا بطور صدقہ دینا ردّ بلا ہو سکتا ہے۔ صدقہ و خیرات بہت سی بیماریوں اور مصائب کا لاجواب علاج ہے۔ صدقہ کے لئے اشیاء کی تعداد، وزن و قسم حسب توفیق دینا نہایت ہی مناسب ہے۔

"فلکیات" حیدرآباد میں =
"مہران نیوز ایجنسی"
یوسف چیمبر اسٹیشن روڈ،

فریدالحق ایڈووکیٹ
(کراچی)

قیمتی پتھر اور آپ

یاقوت

اس پتھر کو انگریزی میں "روبی" RUBY ۔ ہندی میں "مانک" پنجابی میں "لال" اور سنسکرت میں "پدم راگ" کہتے ہیں۔ اس کا عربی نام "لعل" ہے اس کا شمار اعلیٰ درجے کے قیمتی پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ پتھر چمکدار اور بلوری لال رنگ کا ہوتا ہے جو اندھیری رات میں بھی چمکتا ہے۔ قدیم زمانے کے شعراء اس کی سرخی کو محبوب کے ہونٹوں سے تشبیہہ دیتے تھے۔ اس کا استعمال زیورات کی زیبائش کو دوبالا کرتا ہے جو کہ زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ خصوصی طور پہ منگنی کی انگوٹھی میں بطور نگینہ اس پتھر کو استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو خوش بختی اور ازدواجی زندگی کی خوشگواری سے منسوب کیا جاتا ہے۔ عروسی کے جوڑے اور یاقوت کی رنگت کی یکسانیت بھی یاقوت کے حسین رنگ کی مرہون منت ہے۔

رنگت : یہ پتھر لال رنگ کے مختلف درجوں میں پایا جاتا ہے۔ جن کی تعداد چار ہے۔

۱۔ "سُرخ حمری" جو کہ گہرے لال رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ "سُرخ اودی" جو کہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔

۳۔ "سُرخ نارنجی" جو کہ گہرے لال رنگ میں پیلے رنگ کی تھوڑی سی ملاوٹ سے بنتا ہے۔

۴۔ "سرخ لیموی" جو کہ پختہ لیمو سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی زردی مائل سُرخ۔

ان متذکرہ بالا رنگوں کی وجہ کرومیم کی آمیزش کی کمی یا زیادتی ہے۔

ماہرین جواہرات کا خیال ہے کہ جس یاقوت کا رنگ کبوتر کے تازہ خون سے ملتا ہو وہ رنگت کے لحاظ سے بہترین شمار کیا جاتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات : اس پتھر میں ۹۸ فیصد ایلومونا ۔ ۱½ فیصد چونا اور بہت معمولی مقدار میں کرومیم کی آمیزش ہوتی ہے۔

اقسام : یہ بہت سی اقسام میں پایا جاتا ہے جن میں چار بہت مشہور ہیں۔ (۱) مشرقی یاقوت۔ (۲) مغربی یاقوت۔ (۳) ستائل یاقوت۔ (۴) چلیس یاقوت۔ یہ تمام اقسام سختی، رنگ اور مخصوص وزن کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جوہری حضرات اس کی تشریح مندرجہ ذیل طریقہ میں کرتے ہیں۔

۱۔ "چولادن" اس کا رنگ گاڑھا سُرخ ہوتا ہے۔

۲۔ "بنوسی" ۔ یہ رنگ قدرے سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

۳۔ "کھیرا" ۔ یہ رنگت میں سرخ کتھئی ہوتا ہے۔

۴۔ "گلگوں" ۔ جس کا رنگ زردی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

۵۔ "اطلسی" ۔ یہ گہرا سُرخ مگر تربوزی رنگ کا ہوتا ہے۔

ساخت : مندرجہ ذیل پہ مبنی ہے۔

۱۔ وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۴،۱ درجے

۲۔ سختی HARDNESS ۹،۰۰ "

۳۔ عکس REFRACTIVE INDEX ۱،۷۷ "

۴۔ پگھلنے کا درجہ MELTING POINT ۳۶۸۹ Fo "

شناخت : اس پتھر کی سختی ۹ درجے ہوتی ہے اور یہ صرف الماس ہی سے کٹتا ہے۔ اگر اس کو کوئی کم قیمت کا پتھر کاٹ دے تو وہ اصلی یاقوت نہیں ہے۔ یہ پتھر بہت ہلکا ہوتا ہے۔ (حجم کے لحاظ سے)۔ اس کا پرکھ Chelsea Color Filter سے باآسانی ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر فلٹر سے اس کی روشنی کی شعاعیں پار ہو جائیں تو وہ نقلی ہے اور اگر نہ گزریں تو اصلی ہے۔ یہ فلٹر عینک والوں کی دوکانوں سے مل سکتا ہے۔

عیب : یہ پتھر قیمتی ہونے کے باوجود کچھ عیب بھی رکھتا ہے جس سے اس کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ جوہری حضرات اس کے مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

۱۔ "چیرا" جب اس کے اندر شگاف آ جاتا ہے اسے چیرا کہتے ہیں۔

۲۔ "دودھیا" جب اس کی رنگت دودھیا ہو جائے۔

۳۔ "ابرک" جب اس کے اندر ابرک کے آثار نمایاں ہوں۔

۴۔ "بنوسی" جب سیاہی مائل سرخ ہو تو یہ رنگ عیب والا سمجھا جاتا ہے۔

۵۔ "جوتلا" زردی مائل رنگت کا بھی عیب میں شمار ہوتا ہے۔

۶۔ "ماوا" سیاہی مائل ہونے کے علاوہ مندرجہ بالا کوئی عیب ہو۔

۷۔ "ڈھایا" پتھر کا بے آب اور بے رونق ہونا۔

تاریخی وابستگی : زمانہ قدیم سے یاقوت کا تذکرہ ملتا ہے۔ مگر مختصراً چند تاریخی وابستگیاں حسب ذیل ہیں :

۱۔ روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ، جو انگوٹھیاں پہنتے تھے ان میں یاقوت کے نگینہ کی انگوٹھی بھی ہوتی۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یاقوت فقیری زائل کرتا ہے۔

۳۔ شیخ محمد بابویہ علیہ الرحمۃ کی کتاب ثواب الاعمال میں درج ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننا ثواب ہے۔

۴۔ حضرت مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ رضا نے ارشاد فرمایا کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننا بہترین ہے۔

۵۔ تحفۂ عالم شاہی میں تحریر ہے کہ یاقوت رکھنے سے قدر و منزلت اور عزت بڑھتی ہے۔

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یاقوت کا نگینہ پہننا فخر اور کارِ ثواب ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے مرض ام الصبیان نہیں ہوتا۔ حاملہ عورت اگر اس کو بازو پر باندھے تو اسقاطِ حمل کا ڈر نہیں رہتا۔ ورم کے لئے مفید ہے۔

۷۔ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی محتاجگی سے بچاتی ہے۔

۸۔ ارسطو نے یاقوت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ یہ دشمن کو زیر کرتا ہے اس کے پہننے سے قوت ارادی اور حوصلہ بلند ہوتا ہے۔ انسان بڑے بڑے کام بغیر کسی جھجک کے کر گزرتا ہے۔

۹۔ ایک اعلیٰ قسم کا یاقوت محمود غزنوی کو سومناتھ کے مندر سے ملا تھا۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وزن میں ۱۴۵ کیرٹ تھا۔ محمود غزنوی نے تاحیات اسے اپنے پاس رکھا مگر اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں۔

دنیا کے مشہور یاقوت : مشہور عالم یاقوت "برما سٹار روبی" BURMA STAR RUBY امریکہ کے نیچرل ہسٹری کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اس کا وزن ۱۰۰ کیرٹ ہے۔ یہ ایک نایاب یاقوت شمار کیا جاتا ہے۔

۲۔ روس کے عجائب گھر میں (ماسکو) زارِ روس کے تاج کا ایک نگینہ موجود ہے جو اس نے ۱۸۷۷ء میں حاصل کیا تھا۔ جس کا حجم چھوٹے انڈے کے برابر ہے اور وزن ۱۱۰ کیرٹ ہے یہ بھی مشہور عالم یاقوت ہے۔

۳۔ ملکہ وکٹوریہ کے تاج CROWN OF STATE میں ایک یاقوت جڑا ہوا ہے جو خوبصورتی کے لحاظ سے یکتا ہے۔ یہ ۱۳۵۷ء میں شاہی خاندان کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔

۴۔ شہنشاہ ایران کے پاس بھی ایک قیمتی یاقوت ہے جس کا وزن ۷۲ کیرٹ ہے۔ یہ قاچار بادشاہوں کے تاج میں جڑا ہوا ہے۔

طبی خواص : مفرح قلب و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ خون کو متحرک رکھتا ہے۔ تھرمباسز THROMBOSIS کے لئے مفید ہے۔ نبض کی رفتار کو اصل حالت میں رکھتا ہے۔ حزن صاف کرتا ہے۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے امراضِ قلب کے لئے مفید ہے۔ مرگی، جنون، طاعون اور گنٹھیا کو شفا دیتا ہے رطوبت خشک کرتا ہے۔ جگر کو طاقت بخشتا ہے۔ وحشت کو دور کرتا ہے۔ جریان کو روکتا ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت دور کرتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کی بصیرت کو تیز کرتا ہے۔ دافع زہر ہے۔ نقاہت کو دور کرتا ہے۔

سحری خواص : فراخ دلی اور محبت بڑھاتا ہے۔ ازدواجی زندگی میں مفید اور خوشگوار ہے۔ اس کا رنگ مزاج میں تیزی اور پھرتی پیدا کرتا ہے۔ روزگار میں ترقی پیدا کرتا ہے۔ اس کو برابر دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ ہمت پیدا کرتا ہے

دل میں وسوسہ پیدا نہیں ہونے دیتا اور انسان میں آخری دم تک مقابلہ کی صورت میں جرأت پیدا کرتا ہے۔ خود اعتمادی اور ہوشیاری پیدا کرتا ہے۔ بڑے لوگوں سے تعلقات بڑھانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اصول پرست بناتا ہے۔ وفادار کا رفاقت اور دوستی کا معاون ہے جو حضرات سٹے سے متعلق ہوں ان کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔

موافق نگینہ : اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے۔ اگر وہ لوگ جو اس ستارے سے متعلق ہوں اسے پہنیں تو یہ ان کو راس آئے گا۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو تو وہ اس کے پہننے سے مفید اثرات لے سکتے ہیں۔ جب مریخ ستارہ رجعت میں ہو تو اس کے پہننے سے اس کے منحوس اثرات زائل ہوتے ہیں اور اس کے پہننے والا کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ یہ پتھر عطارد اور دیگر کواکب کے مریخ پر نحس اثرات کا مقابلہ کرتا ہے اور ان کو تسخیر کرنے میں مدد کرتا ہے۔

برج حمل اور عقرب سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن حضرات کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو اور ان کے نام جُ۔ چ۔ ج۔ ل۔ ع۔ آ۔ ا۔ نا ن۔ یا۔ ی سے شروع ہوتے ہوں ان کو راس آئے گا۔ اگر اس کو مریخ والی انگلی میں چاندی میں مڑھا کر پہنے تو گنٹھیا جیسے موذی مرض سے نجات حاصل ہوگی۔

یونانی حساب سے جو حضرات جولائی کی پیدائش ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ کیونکہ ایسے حضرات اپنی شرافت اور نیکی کے سبب ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ نگینہ ان کو حالات پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوگا۔

علم الاعداد کے مطابق جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۹ ہوں ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ یاقوت اپنی بے پناہ برکات اور خواص کی وجہ سے بھی پہنا جاتا ہے۔

برما میں موگوکہ MOGOKH میں زمانہ قدیم سے یاقوت کی کان کنی ہوتی ہے۔ یہاں پر سے دنیا کے سب سے زیادہ یاقوت نکالے گئے۔ آج کل یہاں پر کان کنی کا کام بہت کم ہو رہا ہے۔

برازیل میں بہت اعلیٰ قسم کا یاقوت نکالا جاتا ہے جو اپنے رنگ کی وجہ سے مشہور ہے لیکن وزن کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔

روس میں سائبریا کے مقام پر کافی تعداد میں یاقوت نکالا جا رہا ہے۔

لیکن اس کی قسم اچھی نہیں ہے۔

سیام میں یاقوت بہت اچھی قسم کا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ برما کے یاقوت سے کافی گہرا ہوتا ہے۔

افغانستان میں بدخشاں اور جگدلک کے مقام پر بہت اعلیٰ قسم کا یاقوت پایا جاتا ہے جس کو بہت کم مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے بہت ذخائر ہیں لیکن ان کو نکالنے کے لئے حکومت نے کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے۔ سب سے اچھی قسم چترال کی ہے۔ ریاست امب کی پہاڑی میں اچھی ذخائر ہیں۔ ہنزہ کا یاقوت لوگ چوری چھپے آج کل بھی نکالتے ہیں۔ علاقہ قبائل میں میران شاہ کے جنوب میں تیس میل پر یاقوت کے بہت بڑے ذخائر ہیں۔

زمرّد

اس پتھر کو انگریزی میں ایمرلڈ EMERAND عربی میں حجر الحیا، ہندی میں مرکت۔ پنجابی میں پنّہ اور سنسکرت میں اشم گربھ کہتے ہیں۔ یہ سبز رنگ کا اعلیٰ اور قیمتی پتھر ہے۔ یہ بلور کی طرح صاف، شفاف اور چمکدار ہوتا ہے۔ اس کی چمک اور رنگت اس کی خصوصیات ہیں۔ لوگ اس کو خوبصورتی اور شان و شوکت کے لئے پہنتے ہیں۔ اس کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آیا ہے اور اسے زیورات میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ سکندر اعظم سے پہلے مصر میں اس کی کان کنی شروع ہوئی۔ یہ پتھر خصوصی طور پر قیمتی پتھروں میں شمار ہوتا ہے اور باوجودیکہ یہ پتھر اپنی چمک دمک میں بھی بے مثال ہے تاہم اس کو دیکھنے سے نظر کو فرحت پہنچتی ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات : طوطے کے پروں سے مطابقت یا تازہ سبز گھاس سے مشابہت رکھنا اس کے رنگ کی خصوصیات ہیں۔ کروم کی وجہ سے اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ اس کے کیمیاوی مرکبات یہ ہیں۔

بیریلیم	BERYLLIUM	۱۴٫۱ فیصد
ایلمونیا	ALUMUNIA	۱۹٫۰ //
سلیکا	SILICA	۶۶٫۹ //
کروم	CHROME	بہت معمولی مقدار میں

ساخت :

سختی HARDNESS ۷٫۵ درجے

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۲٫۶ 〃

عکس REFRACTIVE INDEX ۱٫۸۵ 〃

اقسام : اس پتھر کی بہت قسمیں ہوتی ہیں مگر مشہور ترین حسب ذیل ہیں۔

۱ ۔ ریحانی ۔ گل ریحان کی طرح سبز رنگ والا ۔

۲ ۔ زنجاری ۔ ہری مرچ کی طرح سبز ۔

۳ ۔ صابونی ۔ سفیدی مائل سبز رنگ ۔

۴ ۔ کاہی ۔ سیاہی مائل سبز رنگ ۔

۵ ۔ دھانی ۔ زردی مائل سبز رنگ ۔

۶ ۔ سعیدی ۔ یہ مصر میں پورٹ سعید کے پاس پایا جاتا ہے ۔ اسی لئے سعیدی مشہور ہے ۔

۷ ۔ ذہبی ۔ سنہری مائل سبز رنگ ۔

جوہری اس کی اقسام چھ بتلاتے ہیں ۔

(۱) پیانا ۔ (۲) مرگجا ۔ (۳) توڑلیکا ۔ (۴) پیالیکا ۔ (۵) نیا ۔ (۶) مہاجی ۔

عیب : قیمتی پتھر ہونے کی وجہ سے خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں دھبہ ، داغ اور شگاف نہ ہو ۔ جوہری اس کے مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں ۔

(۱) چیرا (شگاف) ۔ (۲) ریکھا (لکیریں) ۔ (۳) ابر (دھند) ۔ (۴) گانجا (بے رونق) ۔ (۵) جالا ۔ (۶) بدرنگ ۔ (۷) پھیکا ۔

اس کی قیمت کا تعین اس کے عیوب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے ۔

شناخت : آدمی اور پتھر کی شناخت کے متعلق روایت ہے کہ یہ مشکل ترین کام ہے ۔ بہرحال زمرد کی شناخت اس کی سختی ، وزن مخصوص ، عکس اور اس کی بناوٹ کی رو سے کی جاتی ہے ۔ اس کا وزن اس کے حجم کے لحاظ سے ہلکا ہوتا ہے ۔ رات اور دن میں دیکھنے میں یکساں رہتا ہے ۔ اس پر کسی تیزاب کا اثر نہیں ہوتا ۔ اگر اس کو ULTRA VIOLER RAYS کے لیمپ میں دیکھا جائے تو اصلی زمرد کا رنگ نہیں بدلے گا اور بصورتِ دیگر یہ لال رنگ کا نظر آنے لگے گا ۔ اس کی دیگر شناخت یہ ہے کہ اگر اس کو فلٹر GALATINE میں دیکھا جائے تو اصل پتھر اپنا رنگ نہیں بدلے گا ۔ اس فلٹر کی مدد سے ضروری ہے کہ زمرد کو قدرتی روشنی (دھوپ) میں دیکھا جائے ۔

تاریخی وابستگی : حضرت احمد بن محمد ابن ابو نصر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ ابن جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمرد ہر مشکل آسان کر دیتا ہے ۔

مشہور کتاب تحفۂ عالم میں حضرت علیؑ کا قول منسوب ہے کہ زمرد کی انگشتری برے خواب سے محفوظ رکھتی ہے اور دشمن کو زیر کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے ۔

جارج سوئم کی تاجپوشی کے وقت جب اس کے سر پر تاج رکھا گیا تو تاج کا بڑا زمرد گر گیا ۔ یہ منحوس شگن تھا ۔ دولتِ برطانیہ کے ہاتھ سے امریکہ نکل گیا ۔

دنیا کے مشہور زمرد : دنیا کا سب سے بڑا زمرد ڈیوک آف ونڈسر کی ملکیت میں تھا ۔ انہوں نے یہ پتھر برازیل کے ڈان پیڈرو سے حاصل کیا تھا ۔ اس کا وزن ۱۳٫۴۳ قیراط ہے ۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا زمرد ہے ۔

روس کے آخری بادشاہ زار کے جواہرات میں جواب قومی عجائب گھر (ماسکو) کی زینت بن گئے ہیں ۔ بہت ہی خوبصورت اور بہترین تراشے ہوئے نگینے موجود ہیں ۔ ان کا وزن ۳۰ قیراط سے ۱۵۰ قیراط تک ہے ۔ یہ نگینے اپنی تراشش کی وجہ سے نایاب شمار ہوتے ہیں ۔

ملکہ فرح پہلوی نے شہنشاہ ایران کی تاجپوشی کے موقع پر جو تاج پہنا تھا اس میں ۲۶ بڑے نایاب اور قیمتی زمرد لگے ہوئے تھے ۔

لندن کے البرٹ عجائب گھر میں ایک زمرد کا نایاب پیالہ رکھا ہوا ہے اس کا قطر ۷ انچ ہے ۔ اس کا دستہ بہت خوبصورت اور نازک ہے ۔ اس کے اندر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں ۔ اس کے اندر لکھی ہوئی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پیالہ ۱۶۵۷ء میں مغل بادشاہ شاہجہاں کے پاس تھا ۔ یہ فن تراشی کا نادر نمونہ ہے ۔

طبّی خواص : یہ پتھر مفرح ہے اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ مرگی اور عورتوں کے مرضِ رحم کو شفا دیتا ہے۔ اس کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ مرض سل کو دُور کرتا ہے۔ معدہ کو تقویت بخشتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اس کے کشتہ کو ناسور پہ ملا جاوے تو صحت بخشتا ہے۔ اس پتھر کو سر پہ باندھنے سے دردِ سر دُور ہو جاتا ہے۔ جسم کے ریشے کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا مختلف مرکبات جذام، اجزائے خون، شدتِ پیاس اور جگر کے امراض کے لئے مفید ہیں۔ خاص طور پر اس کا کشتہ یا خمیرہ گردوں کی ساخت کو مضبوط کرتا ہے۔ ذیابیطس کا سدباب کرتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو اعتدال میں لاتا ہے اور مثانے کو قوی کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس کو عورت کی ران پہ باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص زہر کھانے سے یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے تکلیف میں ہو تو زخم میں زہر سرایت کرنے سے پیشتر بقدر دس چاول وزن کے اس کی خوراک دی جائے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص : غم و غصہ دُور کرتا ہے۔ مزاج میں خوشی، محبت اور وفاداری پیدا کرتا ہے۔ اس کو ہر روز دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے۔ دشمنوں کے دلوں پر رعب پڑتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے اور اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔

اگر عاشق اور معشوق زمرد کا آپس میں تبادلہ کر کے پہنیں اور جب ان کی محبت میں فرق آنے لگے تو زمرد کا رنگ پھیکا ہو جائے گا اور چمک بے آب ہو جائے گی۔ یہ عفت اور عصمت کا نشان بھی سمجھا جاتا ہے اور اگر اس کا پہننے والا اپنی پاکدامنی ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس میں شگاف آ جاتا ہے۔ اگر زمرد کسی بیماری یا مصائب کو دُور نہ کر سکے تو یہ پتھر انگشتری میں کانپنے لگتا ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ یقین تھا کہ کوئی شخص عہد شکنی کرے تو زمرد اس کے ہاتھ میں اپنا رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ اگر زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر دیا جائے تو فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ شخص زہر والے کھانے کو جب چھوتا ہے تو اس کے چہرے پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ مختصراً یہ پتھر شہرت اور نام بخشتا ہے۔ مزاج میں خوشی اور نشاط پیدا کرتا ہے۔

انتخابِ نگینہ : اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ ہو یا ان کا یہ ستارہ زائچے میں کمزور ہو تو ان کو یہ نگینہ سود مند ثابت ہوگا۔ اس کے پہننے والے حضرات کو مالی فائدے ہوتے ہیں اور وہ خوش قسمتی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ جن حضرات کا برج قوس اور حوت ہو ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنی اس کا علم نہ ہو اور اس کا نام د۔ دی۔ دو۔ دا۔ اور یو۔ ف۔ فی۔ پے پا سے شروع ہوتا ہو تو اس کے لئے اس کا نگینہ مفید ہے۔ جن حضرات پر راس اور ذنب کے بُرے اثرات کا غلبہ ہو تو یہ نگینہ نحس اثرات کو دُور کرنے میں ان کا معاون ثابت ہوگا۔

یونانی حساب سے جو اشخاص مئی میں پیدا ہوئے ہوں تو یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات کو عقلمندی پر مبنی فیصلے کرنے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔ جس کا یہ سدباب کرتا ہے۔ علم جفر کی رو سے اس پر نقوش کندہ کروا کر پہننے سے مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۳ ہوں ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔

اس نگینے کو اس کے سحری اور طبّی خواص کی وجہ سے بھی اکثر پہنا جاتا ہے۔ یہ پتھر کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ دنیا میں سب سے اعلیٰ اور خوبصورت ترین زمرد پاکستان میں سوات کے نزدیک نکالا جاتا ہے۔ مصر میں پورٹ سعید کے نزدیک اس کے ذخائر ہیں۔ اگر یہاں کے زمرد پہ نگاہ ڈالیں تو اس میں انسان کا عکس نظر آتا ہے۔ روس میں یورال کے مقام پر بھی یہ پتھر پایا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کی کان کنی ۱۹۳۰ء سے جاری ہے۔ یہاں کے پتھر کا حجم اور وزن چھوٹا ہوتا ہے۔ برازیل میں بہت تھوڑی مقدار میں زمرد نکالا جاتا ہے۔ کولمبیا میں اس کے کافی ذخائر موجود ہیں مگر رنگ پھیکا ہونے کی وجہ سے کم قیمت ہوتا ہے۔

گلزار نیوز ایجنسی لاہور
اخبار مارکیٹ ہسپتال روڈ
ہر ماہ ہاکر حضرات "ماہنامہ فلکیات"
اور دیگر تمام رسائل معقول کمیشن پر
حاصل کریں

مشتاق احمد بی کام

کشکول

اَلحَکِیمُ

بڑی حکمت والا۔ حقائق اشیاء کا جاننے والا۔

حکیم مشتق ہے حکمت سے اور حکمت کہتے ہیں کمال علم۔ عمدہ افعال، حسن عمل، ایقان۔ افضل علوم کے ذریعے بہترین اشیاء کو پہچاننا۔ ہر شے کے رموز و اسرار سے واقف ہونا۔ بعض کہتے ہیں کہ حکیم مبالغہ کا صیغہ ہے حاکم کا اور حکیم وہ ہے جو حقائق اشیاء کا عالم ہو اور صناعات کے حقائق کو خوب جانتا ہو۔

اور جب یہ شے معلوم و متعین ہو چکی کہ علم خداوندی ہر شے کو محیط اور وسیع ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اور جو اپنے علم میں واسع ہو تو ہر شے کے اسرار و رموز سے وہی واقف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے علم کو زوال نہیں۔ اور نہ اس سے کوئی شے مخفی رہ سکتی ہے۔

اس نام کا اثر پیدا کرنے کے لئے دین کا ہر ایک کام دانائی سے انجام دے اور ہر ایک کام نہایت تدبر اور ہوشیاری سے پورا کرے۔ کوئی کام ایسا نہ ہونے پائے جس سے خدا راضی نہ رہے۔

"اور (اے پیغمبرؐ!) اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کی رحمت تجھ پر نہ ہوتی تو ان میں کا ایک گروہ (یعنی طعمہ کی قوم کے لوگ) تجھے بہکا دینے پر مستعد ہو ہی گیا تھا اور (درحقیقت) وہ اپنے تئیں بہکا رہے ہیں اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اتاری (قرآن شریف) اور حدیث (شریف) اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھ کو سکھایا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا فضل ہے۔" (النساء)

"لوگو! یہ پیغمبر (یعنی محمدؐ) تمہارے مالک کی طرف سے سچی بات لے کر آیا ہے اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر نہ مانو تو (اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا ہے۔" (النساءؑ)

خدا تعالیٰ نے سات آسمان اور سات زمین، سات خلفاء، سات شیاطین، سات سیارے، سات مقرب فرشتے، سات اسمائے ذات و صفات واقعاً اور سات جنتیں پیدا کی ہیں۔

عارف بھی سات ہیں جن سے ساتوں سفلیات گردش میں ہیں جن پر انوار علویات چھوتی ہے۔ ہر ایک دوسرے کے عرش کی مدد کرتا ہے سوائے غوث کے جو عرش مطلق سے مدد لے کر دوسروں کو فیض پہنچاتا ہے۔ اسی سبب سے خلفاء اور غوث مدد لیتے اور سب کو مدد پہنچاتے ہیں اور ان سب کو کرسی کا فیض ہے جو انسان کی صورت میں اسماء اور صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی معلومات اپنی مخلوق کے سپرد کی ہیں اور اپنے مقربین کو ان سے مطلع فرمایا ہے اور آدمؑ کو تمام اسماء تعلیم کئے اور اعداد کلی کے بعد ان پر حروف نازل کئے اور ان حروف سے اسماء کی ترکیب ہوئی ہے۔ ان حروف میں سے ہر ایک حرف میں ۹۸۲۹ علوم ہیں اور ہر علم میں ۲۸ علم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب آدمؑ کو سکھائے۔ اور ان کے خلفاء اور اولوالعزم کو عنایت فرمائے اور اہل ولایت پیدا کئے۔ ولی کا معمولی درجہ کہ عرش سے لے کر فرش تک سب کچھ اس پر منکشف ہے۔ جنت، دوزخ اور لوح محفوظ سب کچھ اس کے سامنے پلک جھپکائے مع ماہیت موجود ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سات خلفاء کو سات اقلیموں میں مقرر کیا ہے۔ جو عالم سفلی ہیں باہمی امداد کرتے ہیں۔ مگر غوث عرش مطلق سے نسبتی مدد لیتا ہے۔ جس کا فیض علوی ہے اور یہی صاحب توقیع شمالی ہے۔ اسی باعث دنیاوی امداد اس کا کام ہے۔ واضح بعد غوث چار اشخاص کو مدد دیتے ہیں اور یہ چار سات کو اور یہ سات چالیس کو اور یہ چالیس ستر کو اور یہ ستر تین سو ساٹھ کو ہر آن اللہ کی مدد پہنچاتے ہیں۔ جو شخص مضرعات یا علم کی باریکیوں سے واقف ہو اسے بھی حکیم کہا جاتا

لیکن حکمت انسانی کسی خاص علم یا کسی خاص حد تک محدود ہے اور خدا کی رحمت کا محتاج ہے۔ اور حکمت خداوندی محتاج نہیں وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ تعالیٰ وسعت والے اور خوب جاننے والے ہیں جسے چاہیں حکمت عطا کریں اور جسے حکمت دی گئی اسے ایک بہت بڑی بھلائی عطا کی گئی۔ اور بجز اہل عقل کے کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔" (البقرہ)

یہ اسم جلالی ہے اور عنصر آتشی عدد اس کے ۷۸ ہیں۔ اس کے مؤکل کا نام دردیائیل ہے جس کے تحت چار افسر تنکفیل۔ حرموزائیل۔ سراکتیائیل۔ دردیائیل ہیں۔ ہر ایک ۷۸ صف کا سردار ہے۔ اور ہر صف میں ۷۸ فرشتے ہیں۔

اسلام میں اسم اعظم کا بھی ایک حرف ہے۔

جو شخص اسم حکیم کا بکثرت ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ حکمت کا علم اور حقائق علوم و غرائب معانی اور لطائف اشارات الہام کرتا ہے۔

جو کوئی اس اسم پاک کو اپنے نفس پر حاکم اور خود مختار بننے کے لئے پڑھے اس کی آرزو پوری ہو۔

"اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے، مگر وحی کے ذریعے سے، پردے کی آڑ سے یا وہ ایک پیغام پہنچانے والا (فرشتہ) بھیجتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو اس کو منظور ہے پہنچا دیتا ہے۔ بیشک وہ (سب سے) اوپر ہے (اپنے عرش پر) حکمت والا ہے۔" (الشوریٰ)

"یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں جانچ لی گئی ہیں پھر کھول کر بیان کی گئی ہیں حکمت والے خبردار کی طرف سے (اتری ہے)"۔ "اور اے پیغمبرؐ! تجھے تو قرآن اس کے پاس سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے۔"

"بے شک جن لوگوں نے قرآن کو نہ مانا جب ان کے پاس پہنچا اور بے شک قرآن عزت والی کتاب ہے جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے تعریف کے لائق (خدا) نے اتاری ہوئی ہے۔"

"اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا۔"

"(مسلمانو) پوری مسلمانی میں آجاؤ (یا اب مسلمان مسلمان مل کر ایک ہو جاؤ) اور شیطان کی راہوں پر مت چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اگر کھلی نشانیاں آنے کے بعد بھی تم پھسل جاؤ (اور شیطان کے پھندے میں پھنس جاؤ) تو یہ سمجھ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ہے۔"

اگر کوئی ۷۸ مرتبہ اس کا وظیفہ پڑھے اور بلاناغہ پڑھتا رہے اس کی کوئی حاجت رکی ہوئی نہ رہے اور ظاہر و باطن کی تمام پریشانیاں جاتی رہیں۔

۷۸۶

۹	۱۲	۳۸	۱۹
۳۷	ک	ح	۱۳
۲۱	م	ی	۷
۱۱	۶	۲۲	۳۹

شرف عطارد میں بدھ کی پہلی ساعت میں موافق چیز پر لکھ کر رکھے اور اس اسم کا ذکر کرے تو اخلاق حکماء سے آراستہ ہو۔ علوم حکمیہ اور فیض الٰہی سے مستفید ہو۔ لوگ اس کی دانائی سے فائدہ اٹھائیں۔ فیض الٰہی اور حکمت کے دریا اس سے جاری ہوں۔ عمل کے لئے تزکیہ نفس شرط ہے۔ کثرت ذکر سے حقائق، اسرار معانی سمجھ میں آتے ہیں۔

اگر کوئی ۷۸۰۰ مرتبہ روزانہ اس کا وظیفہ پڑھے صاحب حکمت بن جائے۔ کسی شخص کا کوئی کام پورا نہ ہوتا ہو اس اسم کو بکثرت پڑھے بحکم خدا وہ کام جلد پورا ہو اور پریشانیاں راحت سے بدل جائیں۔

۷۸۶

۱۵	۲۵	۲۶	۱۲
۲۰	۱۸	۱۷	۲۳
۱۶	۲۲	۲۱	۱۹
۲۷	۱۳	۱۴	۲۴

اس اسم میں صفات ہائے عجیب و غریب ہیں۔ کوئی مہم پیش آئے، قید و مجبوری، قرض و غربت، تنگی معیشت و درویشی یا مثل اس کے تو اس کا ورد کرے۔

"لوگوں کو حکمت (اور تدبیر) اور اچھی نصیحت سے (جس میں سختی نہ ہو ملائمت سے سمجھا کر) اپنے مالک کی راہ کی طرف بلا اور ان سے بحث کر تو اس طور سے جو پسندیدہ ہو بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے۔"

"اور ہم نے (تجھ سے پہلے) لقمان کو حکمت دے چکے ہیں اور ہم نے (اس سے فرمایا) اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لئے شکر کرے گا اور جو کوئی ناشکری کرے تو اللہ تعالیٰ بے پرواہ خوبیوں والا ہے۔"

اس اسم کا عامل جس مشورے میں شریک ہو بہتر اور مفید رائے دے اور اس کی رائے علم و حکمت، فہم و دانش پر مبنی ہو جس مشکل کا حل بڑے بڑے

مفکر اور اہلِ دانش نہ نکال سکے ہوں اس کا حل اس کا عامل تلاش کرے گا۔

اس لئے حکیم و ڈاکٹر اور وکیلوں کے لئے اس اسم اعظم کی تلاوت مفید ہے۔

بعض بزرگ فرماتے ہیں جو شخص حکمت الہٰیہ حاصل کرنا چاہے اسے اسم علیم کا بکثرت ذکر کرنا چاہیئے۔ بعض اسم علام الغیوب کا ذکر اور بعض اسم حکیم کا مشورہ دیتے ہیں۔ ”یا علیم اور یا حکیم“ جو شخص اس طرح بکثرت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ غیب سے کسی حکیم کو اس کے پاس بھیج دے گا اس کو یہ صنعت (علم کیمیا) سکھادے گا۔ یا خضرؑ اس کو یہ صنعت سکھادیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے ”حکمت اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے“۔

جو شخص اس اسم کی کثرت سے تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مصائب سے نجات عطا فرمائے گا اور اس پر علم و حکمت کے دروازے کشادہ کردے گا۔

تمام مخلوق خداوندی میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑے حکیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ آپ سب سے افضل اور سب سے زیادہ عالم ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ وہ ان پر آیات خداوندی تلاوت کرتا، انہیں پاک صاف کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا۔“ (آل عمران)

حکمت خداوندی کو اختیار کرنا انسان کا فریضہ ہونا چاہیئے اور کوئی کام خلاف منشائے الہٰی نہیں کرنا چاہیئے۔

زیبق معقود کی تختی پر شرف عطارد میں جو کوئی یہ نقش کندہ کرکے اپنے پاس رکھے تو علوم حکمت تک آسانی ہوگی۔ حکماء کے لئے اس کا ذکر مفید ہے۔

۷۸۶

ح	ک	ی	م
۱۱	۳۹	۹	۱۹
۳۸	۸	۲۲	۱۰
۲۱	۱۱	۳۷	۹

جس کو اللہ تعالیٰ نور نہ دے اس کے لئے کوئی نور نہیں ہے۔ جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر عنایت ہوا۔ اور اہلِ عقل ہی ہدایت قبول کرتا ہے جاننا چاہیئے ہر ذکر اپنے ذاکر کو قوت دیتا ہے۔ جو کہ اس حقیقت سے واقف ہو۔ زمانہ حال میں اس طرح کے لوگ بہت کم ہوگئے ہیں۔

”اسم الحکیم الرؤف“ یہ دونوں اسم قبول توبہ اور معافی کے لئے بہت مفید ہیں۔ گنہگار ان اسماء کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور مزید گناہوں سے باز رکھے گا۔ اس اسم کے ساتھ اسم عفو کے نقش کو بھی لکھ کر اپنے پاس رکھنے والے کی برائیاں بھی لوگوں کو اچھائیاں معلوم ہوں گی۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں ”اللہ نے اپنی ذات کی گواہی دی ہے کہ وہی معبود ہے اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ فرشتوں نے بھی یہی گواہی دی ہے اور اہلِ علم نبیوں اور مومنوں نے بھی یہی کہا ہے۔ جو قائم بالعدل ہیں۔ اور عدل کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو اس کی اصلی جگہ میں رکھنا اور یہ عمل صرف علم ہی سے ہوتا ہے اور نعمت علم ان کو دی جاتی ہے جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور حکیم وہ ہے جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ اور وہ غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے حضرت موسیٰؑ کی ماں کا نام پوچھا۔ آپ نے فرمایا مختلف قول ہیں۔ مگر صحیح یہ ہے کہ سات دن روزہ رکھو اور کسی سے بات نہ کرو اور روزانہ سات مسکینوں کو صدقہ دو اور صبح شام لبان ذکر کی دھونی دو اور پنج وقتہ نماز کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ جب تم کسی قفل یا زنجیر کھولنے کی نیت سے اس دعا کو دل میں پڑھو گے تو اسی لمحہ وہ قفل یا زنجیر کھل جائے گی۔

دعا یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ربِّ ھلیا بنت رغبا المؤمنۃ الصدیقۃ اُمّ موسیٰؑ علیہ السلام ویا اللہ العزیز الحکیم الکبیر المتکبر المھیمن العظیم

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

فقیر غلام الرسول میمن نااستاد
لاڑکانہ (سندھ)

اسرار الحروف

(قسط دوم)

(بیان حروف شمسی و قمری)

قسم اوّل : حروف شمسی - ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

تشریح : قواعد عربیہ کے مطابق وہ الفاظ جن میں الف لام شامل ہوتا ہے مگر لام نہیں پڑھا جاتا وہ حروف شمسی و نہاری ہیں۔ اور یہ حروف ایک طرح سے مشدد ہیں۔ جن میں لام ساکن ہے۔ جیسے کہ التاء، الثاء، الدّال۔ الذّال، الرّاء، الزّا، السّین۔ الشّین۔ الصّاد، الضّاد، الطّاء، الظّاء، اللّام، النّون۔ ان حروف میں سے دس حروف سعد ہیں۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ط۔ ل

اور چار حروف نحس ہیں۔ ت۔ ص۔ ظ۔ ن۔

علیحدہ علیحدہ سعدیت و نحوست کے لحاظ سے اور جملہ حروف سے بھی تعمیری اور تخریبی ہر دو کام لیے جاتے ہیں۔

۱۔ اتوار کے دن سعد حروف شمس کی ساعت میں ۲۲ مرتبہ اضلاع بنا کر درمیان میں سرخ کاغذ پر لکھیں۔ بخور شمس کا جلا کر۔ بازو (داہنے) میں سرخ کپڑے میں سی کر باندھ دیں۔ اور اس نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھ دیں۔ بفضل خدا روزگار کی راہیں کھل جائیں گی۔

۲۔ اگر کسی دشمن کا روزگار بند کرنا ہو یا کسی بھی حرام کا کاروبار کرنے والے بندے کا یا اس کاروبار کو جس سے لوگوں کو ناحق تکلیف پہنچتی ہو تو کوڑے کرکٹ سے ایک سرخ رنگ کا کپڑا اٹھا کر لائیں۔ اس پر حروف نحس ۴۳ مرتبہ لکھ کر نیچے دشمن کا نام معہ والدہ یا والد یا پھر جس نام سے مشہور ہے لکھ کر نیچے لکھ دیں کہ فلاں کا کاروبار بند ہو جائے اور ان حروف کو یا مئوکل ۴۳ مرتبہ یا مئوکل دم کر کے مقصد بھی فی دفعہ بیان کرتے جائیں بخور مرچ سیاہ و ہینگ کو جلا دیں اور دلوانہ دکان دشمن میں گاڑ دیں چند ہی روز میں اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ ناحق کسی کو پریشان مت کریں۔ کیونکہ یہ اعمال جتنے سادہ ہیں اتنے ہی شدید اثرات کے حامل ہیں جو کہ ناحق استعمال ہونے پر رجعت کرتے دیر نہیں کرتے۔

۳۔ شفائے امراض دموی و عوارضات قلبی کے لئے سعد حروف کو چینی کی پلیٹوں پر عرق پودینہ و زعفران سے لکھ کر پینے کے لئے دیں تاکہ نہار منہ پیئے۔ یاد رہے کہ چینی کی پلیٹوں پر یہ حروف ۴۷ مرتبہ لکھنا ہیں بلا کمی و بیشی کے۔ پہلے پلیٹوں کے درمیان آیتہ مبارک فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ لکھ دیں باقی حروف دائرے میں لکھے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز ہفتہ عشرہ میں افاقہ ہو جائے گا۔

۴۔ دشمن کو عوارضات قلبی میں مبتلا کرنا ہو تو ان نحس حروف کو دشمن کے نام میں اس طرح امتزاج دیں۔ کشتہ کردم قلب فلاں بن فلانہ۔ ان حروف کو مئوکل کے قاعدہ امتزاج کے مطابق نحس حروف سے امتزاج دیں۔ نحس حروف ختم ہو جائیں تو پھر سے دہرا دیں۔ اب ایک سرخ کاغذ پر کسی بھی نحس ساعت زحل یا مریخ یا شمس میں بدبودار بخور جلائیں۔ ایک خالی انڈے کے چھلکے میں ہمراہ نمک بند کر کے سورہ

فتیل مع مقصد متذکرۃ الصدر ۹۵ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور آگ میں دفن کر دیں کہ حرارت برابر پہنچتی رہے ۔ دشمن کا دل اتنا کمزور ہو جائے گا کہ دشمنی کا نام تک بھول جائے گا ۔

یاد رہے کہ دشمن بھی آخر ہم جیسا ہی انسان ہے وہ کسی دوسرے گروہ کی مخلوق نہیں یا ہم سے کوئی جداگانہ حیثیت نہیں رکھتا ۔ اگر آپ دشمنی کا ہدف بن گئے ہیں تو مسلمان ہونے کی صورت میں پہلے پہل تو عفو و درگزر سے کام لیں ۔ اگر معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے تو بہت بہتر اور اگر پانی سر سے گزرنے لگے تو بحالت مجبوری آپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں ۔ ہمارا مقصد چونکہ حروف کے اسرار کی عقدہ کشائی کرنا ہے اس لئے ہم خلوص دل سے حقیقت پیش کر رہے ہیں ۔ بار بار اس تاکید کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلق خدا کو تھوڑی تھوڑی بات پر پریشان کرنے کی کوشش مت کریں ۔ آئندہ میں تاکید نہیں کروں گا ۔ مجھے آگاہ کر دینا تھا سو کر دیا ۔ میں بری الذمہ ہوں ۔ اگر غلط کریں گے تو آپ کی گردن پر ہوگا ۔

۵ ۔ کوئی عورت شوہر سے خفا خفا رہتی ہو یا اسے خاطر میں نہ لاتی ہو یا راہ سے بھٹکی ہوئی ہو یا کوئی مرد بازاری عورتوں کے چکر میں ہو یا خواہ مخواہ کا سودائے خام دماغ میں سمائے ہوئے ہو تو اتوار کے روز جب کہ برج اسد طلوع ہو ۔ اور ساعت شمس ہو تو بہت بہتر ورنہ ساعت مشتری میں ان سعد حروف کو ۱۸ مرتبہ زعفران میں بھگوئے ہوئے کاغذ پر لکھ کر نیچے لکھ دیں فلاں بن فلاں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بخور شمس کا جلائیں ۔ بخور بالفرض کسی وقت موجود نہ ہو یا دستیاب نہ ہو سکے تو خالی اگر بتی سے ہی کام چلا لیں کافی ہے ۔ ایک تعویذ اس مرد، عورت کے سونے کی جگہ دفن کر دیں یا سرہانے کو اُدھیڑ کر اس میں چھپا دیں اور ایسے ہی تین تعویذ پلانے کے لئے دیں انشاء اللہ باشرم و باحیا ہو جائیں گے ۔

۶ ۔ اگر کسی قسم کا کوئی مقابلہ ہو تو ان حروف کو ۲۲ مرتبہ لکھ کر مسائل کو باندھنے کے لئے دیں اور فریق ثانی (سرگردہ) کے نام اور حروف زحل میں نحس حروف کو امتزاج دے کر فریق ثانی کی طرف زمین کھود کر دبا دیں یا پھر وزن تلے رکھ دیں ۔ بفضل خدا کامیابی قدم چومے گی ہمارے شب و روز کے مستعمل عملیات میں سے مجرب عمل ہے ۔

۷ ۔ شمس جب شرف یا اوج کے درجات میں ہو تو ان حروف کو سونے کی انگشتری پر نقش کر دیں ۔ ہم عصروں و حکام بالا میں بے حد مقبول رہیں گے اور ان سے جو بھی حاجت وابستہ ہوگی وہ ضرور روا کر دیں ۔ یاد رہے کہ سونا تانبے کی ہو ۔ لکھنے والا بھی عامل ہو ۔ وقت نصف النہار ہو اور ساعت بھی سعد ہو ۔ وہ اثرات ہوں گے کہ بس جی خوش ہو جائے گا ۔

قسم دوم : حروف قمری " لیلی "

اب ج ح خ ع غ ف ک ق م و ہ ی ۔

تشریح : عربی قواعد کے مطابق وہ حروف جن میں اگر الف لام شامل ہو تو پڑھا جاتا ہے ۔ جیسے کہ الالف ۔ الباء ۔ الجیم ۔ الحاء ۔ الخاء العین ۔ الغین ۔ الفاء ۔ القاف ۔ الکاف ۔ المیم ۔ الواو الھاء ۔ الیاء ۔

یہ حروف بھی سعد و نحس ہر دو حصوں میں تقسیم ہیں ۔ حروف قمریہ میں چھ حروف سعد ہیں ۔ ا ج ح ع غ ک اور آٹھ حروف نحس ہیں ۔ ب خ ف ق م و ہ ی ۔

اب ان حروف کے چیدہ چیدہ عملیات پیش خدمت ہیں ۔

۱ ۔ اگر کوئی بہت ہی سخت دل ہو یا غرور و تکبر میں مخمور ہو ۔ بے جا سخت سست کہتا ہو ۔ اپنی ہر جائز و ناجائز بات منوانے والا ہو ۔ تو رات کے بارہ بجے ان حروف کو سبز یا نیلے کاغذ پر لکھ دیں اور اطراف میں سورہ لہب لکھ لیں ۔ زیادہ سے زیادہ تین تعویذ پلانے سے وہ شخص سرکشی سے باز آ جائے گا ۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے پلانا محال ہو تو اس کے بستر پر چھڑک دو ۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دروازے پر چھڑک دو ۔ اگر اتنی بھی پہنچ نہ ہو ۔ تو پھر مطلوبہ شخص کا تصور کرتے ہوئے اگر عورت ہے تو مادہ خرگوش اور مرد ہو تو نر خرگوش کو پلا دیں ۔

ساتھ ہی ساتھ میں یہ عمل بھی پڑھتے جائیں۔

ڈونگہ ہیٹھ مانگر کائی ہیٹھ کلال

یا کبیر انت ذوالجلال انت ذوالجلال

مذکورہ تعویذ پی تو جانور جائے گا مگر حشمت و اعتماد و قوت دل اس مطلوب بندے کا ہوا ہو جائے گا۔

قارئین! ہر عمل کے نیچے مجرب ہے مجرب المجرب ہے کی رٹ میں نہیں لگا رہا۔ یوں سمجھیں کہ یہ اعمال بڑی حد تک تجربہ شدہ اور مستند ثابت ہوئے ہیں۔ جو تجربے میں نہیں آئے تو ان کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بے اثر ہیں یا مجھے ان میں شک ہے۔ بس اگر بالفرض کوئی عمل ویسے ہی مقصد حل ہو جانے کی صورت نہیں کیا تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ہزاروں اعمال ہیں۔ فرداً فرداً سبھی کو ہم بیک وقت تو استعمال کرنے سے رہے۔ سو اگر کسی بھی عمل کے نیچے یہ نہ لکھا ہو کہ سینکڑوں مرتبہ کا تجربہ شدہ ہے تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں۔ آپ پسند کے اعمال منتخب کر کے آزمائیں۔ امید واثق ہے کہ اعمال بے اثر کبھی نہیں جائیں گے۔

۲۔ فشار خون (بلڈ پریشر) کے لئے یہ حروف اسمار حائیہ مراتبیہ کے درمیان قمر کے برج شرف ثور میں ہونے کے دوران رات کے وقت میں بخور قمر جلا کر چاندی کی انگشتری پر کندہ کریں اور دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں رات کے وقت اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں دن کے وقت پہن لیا کریں۔ پاکیزگی از حد ضروری ہے ہو سکے تو ان اسمار کا ورد آئندہ شرف قمر تک معمول بنائے رکھیں۔

یا پھر ایسے ہی نقش بنا کر آئندہ شرف قمر تک پی لیا کریں امید ہے کہ فشار خون کم ہو جائے گا۔

اگر دباؤ خون کا زیادہ ہو جائے اور کنپٹیاں دکھنے لگیں اور دماغ سائیں سائیں کرنے لگے تو اسی انگشتری کو منہ میں زبان تلے رکھ لیں۔ پاک پروردگار کے حکم سے دباؤ کم ہو جائے گا۔

نقش انگشتری اور پینے والا یہ ہے۔

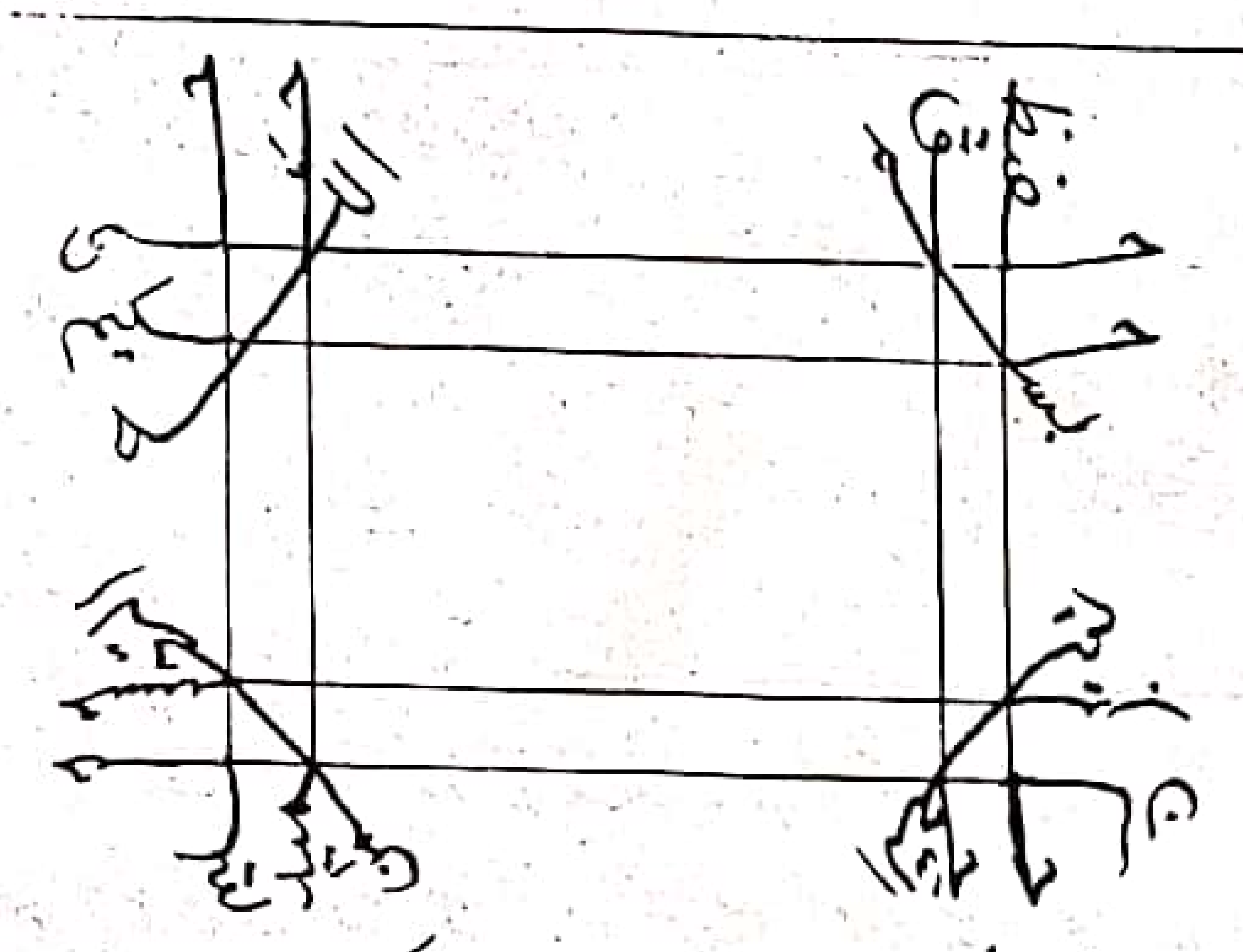

اس نقش کے درمیان حروف قمریہ لکھنے ہیں۔

۳۔ زراعت کے لئے۔

کھیتی میں برکت کے لئے یہ حروف معہ مؤکلات خوش خط لکھ کر دل ہی دل میں چار چار مرتبہ ہر لکھنے والے حرف کو پڑھتے جائیں۔ ایسے چار تعویذ لکھیں اور موم میں اچھی طرح سے بند کر کے کھیت کے چاروں کونوں میں رات کے وقت دبائے جائیں۔ بفضل خدا زمین و فصل نقصان سے محفوظ رہیں گے۔ ساتھ میں اس کھیتی میں برکت بھی ہوگی۔ نقش دباتے وقت یا رحمٰن یا رحیم بلا تعین تعداد پڑھتے رہیں۔

۴۔ حروف سعد کو بعد از نماز عشاء ۱۲۲ مرتبہ باوضو کا پڑھیں اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔ مقصد دل میں رکھنے کے ساتھ ساتھ فی مرتبہ حروف کے پڑھنے کے بعد خفیف آواز میں بیان بھی کر دیں۔ بہترین قسم کا استخارہ ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ امور بآسانی عالم نیند میں منکشف ہو جائیں گے، اور اگر مسلسل ورد رکھا جائے اور نیت دل میں کشف ہمہ خلق و زمان کی رکھیں اور خفیف آواز میں یہی مقصد دہرا بھی دیں۔ مبالغہ نہیں کہ عالم ہوش و حواس میں ہی ہر امر عیاں ہو جائے۔ یوں سمجھ لیں کہ کسی وائرلیس کی طرح خبریں دل پر اترا کریں گی۔

۵۔ اعمال شریں سے ایک ہی عمل پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگر کسی کو بیمار کرنا مقصود ہو۔ یا ذہنی ابتری کا شکار کرنا ہو۔ یا

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی
ادارۂ فیضان فیصل آباد

"وسعتِ رزق"

مجھے یہ عمل مکہ مکرمہ کے ایک غریب ہوٹل کے مالک سے ملا تھا۔ راقم الحروف ۱۹۵۰ء میں ایک انگلش کمپنی "اور ینٹ ایڈویز" کے جہاز کنوبیز میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے کے لئے جب مکہ مکرمہ پہنچا تو ایک ہی مختصر کمرہ کے ہوٹل میں کھانے کے لئے جایا کرتا تھا اس نیت سے کہ یہ ایک غریب آدمی معلوم ہوتا ہے جب بھی دیکھا یہاں دو چار آدمیوں سے زیادہ کھانے والے نہیں دیکھے میں نے ایک روز ہوٹل کے مالک سے جرأت کر کے پوچھ ہی لیا کہ آپ کی اتنے مختصر ہوٹل سے کیسے گزر بسر ہوتی ہوگی آخر آپ کی بیوی بچے بھی ہونگے اس شخص نے ہوٹل کی سامنے والی دیوار کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھئے اس پر کیا لکھا ہے۔ میں نے دیکھا تو حیران ہوا کہ سورۂ الطلاق کی آیت کا صرف ایک حصہ خوبصورت عربی الفاظ میں تحریر تھا۔ "سَيَجْعَلُ ... يُسْرًا۔" میرے مزید استفسار پر صاحب مطعم نے فرمایا کہ میں اس آیت کا عامل ہوں اور روزانہ میرا یہ معمول ہے۔ حج و زیارت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ مجھے اتنا عطا کرتا ہے کہ دو سالوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ میں نے ان سے کوئی بات نہ کی صرف عمل کرنے کی اجازت لے لی۔ لہٰذا جو شخص کاروبار میں نقصان اٹھا چکے ہیں اور تنگیٔ رزق کے شاکی ہیں یا جو لوگ بے روزگار ہیں انہیں محنت شاقہ کے بعد بھی روزگار نہیں ملتا اور حصول ملازمت کے لئے پریشان حال ہیں وہ اس عمل کو ضرور کریں اور موجودہ اقتصادی بحران سے نکل کر فارغ البالی اور آرام و راحت کی زندگی گزاریں۔ عمل یہ ہے:

محرم الحرام اور صفر المظفر کے علاوہ کسی بھی اسلامی ماہ کی نوچندی جمعرات کو نئے یا دُھلے ہوئے صاف کپڑے غسل کے بعد پہن کر روزانہ بعد نمازِ عشاء تنہائی میں قبلہ رُخ دوزانو بیٹھ کر پختہ نیت کے ساتھ ۳۱۲۵ مرتبہ اکتالیس روز بلا ناغہ پڑھیں۔ لہسن، پیاز، مولی، مچھلی اور بدبودار چیزوں سے پرہیز کریں کیونکہ ان سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور آیات کے رُوحانی موکلات عامل سے اُنس کی بجائے نفرت کرتے ہیں۔ یاد رکھئے مساجد میں بھی ایسی چیزیں کھا کر نہ جائیں جن سے بدبو آتی ہو اگرچہ وہ حلال و جائز کیوں نہ ہوں۔ عاملین حضرات نے جو جلالی اور جمالی پرہیز کا لکھا ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے بلکہ بعض اوقات زیادہ گرم اشیاء کھانے سے غسل کی حاجت بھی ہو جاتی ہے جس سے عمل باطل ہو جاتا ہے اور از سرِ نو عمل کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں ایسے کسی بھی عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتیں اس لئے کہ ان کو ہر ماہ شرعی عذر سے دوچار ہونا پڑتا ہے چونکہ نماز روزانہ کا پنجوقتہ فریضہ ہے اس لئے اتنے دن کی نماز معاف ہے چونکہ روزے سال بعد آتے ہیں ان کی قضا کا حکم ہے اسی طرح حج شریف کے دوران عورت تمام ارکان ادا کر سکتی ہے لیکن دورانِ شرعی عذر (حیض) مسجد الحرام میں نہیں داخل ہو سکتی اور نہ ہی طواف کر سکتی ہے چونکہ حج میں نیت کے ساتھ احرام باندھنا۔ وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت فرض ہیں لہٰذا وہ پاک و صاف ہونے کے بعد طوافِ زیارت کرے باقی مقامات منیٰ، عرفات یا مزدلفہ وغیرہ جانا منع نہیں ہے۔

فائدہ: اعمال اور وظائف اوراد و تلاوت قرآن وغیرہ میں کپڑوں کو خوشبو لگانا۔ عمل کی جگہ اگربتی یا حرمل۔ لوبان وغیرہ کی دھونی جلانا بیحد مفید اور عمل کی تاثیر میں اضافہ کا باعث ہے۔ دورانِ عمل اگر خیالات منتشر ہونے لگیں تو قوتِ ارادی سے ان کو ایک جگہ مجتمع رکھے اور ہر عمل

جناب جلال محمود صاحب چشتی ایم اے

حضرت رابعہ بصریؒ

عارفۂ کاملہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے فضائل محاسن میں ایک امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ وہ انتہائی ذہین، تیز طبیعت اور غیر معمولی دل و دماغ کی مالک تھیں۔ جامع شواہد میں لکھا ہے کہ جب حضرت رابعہ بصریؒ کی عمر چالیس سال کی تھی تو انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ میں آئندہ زندگی میں صرف کلام الٰہی سے بات چیت کروں گی حضرت رابعہ بصریؒ کو مضامینِ قرآن سے اس قدر واقفیت تھی کہ وہ ہر سوال کا جواب صرف قرآن حکیم کی آیات ہی سے دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ بیت اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ جارہی تھیں راستہ میں ایک شخص نے پوچھا۔ آپؒ کہاں جارہی ہیں! فرمایا سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا (پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا) سائل کو معلوم ہوگیا کہ حضرت رابعہ مکہ معظمہ سے آئی ہیں۔ اور بیت المقدس جارہی ہیں

سائل نے دریافت کیا۔ "اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کیا ہے؟" حضرت رابعہؒ نے اس کے جواب میں یہ آیت تلاوت کی لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا ط (اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر بڑا احسان یہ کیا ہے کہ ان میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔)

سائل نے عرض کیا۔ "کوئی نصیحت کیجئے۔" حضرت رابعہؒ نے جواب دیا۔ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی اچھا نمونہ ہے)

غرض حضرت رابعہؒ کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر سوال کا جواب قرآن حکیم کی آیات سے دیا کرتی تھیں۔ عہد شباب میں یہ کیفیت تھی کہ زیادہ کلام کرنا پسند نہ کرتی تھیں۔ ایک شخص نے کہا۔ "میں نے آج تک یہ نہیں سنا کہ آپؒ نے شیطان کو برا کہا ہو۔" حضرت رابعہؒ نے جواب دیا۔ "مجھے رحمان کو اچھا کہنے سے فرصت کہاں ملتی ہے؟"

ایک عالم دین نے کہا۔ "اس میں شک نہیں ہے کہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے، مردوں کو یہ عزت حاصل ہے کہ ان میں رسول پیدا ہوئے۔ عورت نبوت سے محروم ہے"

حضرت رابعہؒ نے کہا۔ "اور یہ عزت عورت کو حاصل ہے کہ اس کے پیٹ سے رسول پیدا ہوئے"، تو عالم دین نے کہا۔ "عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔" حضرت رابعہؒ نے فرمایا۔ "اگر یہ سچ ہے کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے تب بھی آج تک کسی عورت نے خدا ہونے کا دعویٰ تو نہیں کیا لیکن مردوں میں ایسے بیوقوف موجود ہیں جنہوں نے "انا ربکم الاعلیٰ"، کا نعرہ لگایا ہے"۔

کنز المعرفت میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ایک عالم دین چند شاگردوں کے ساتھ حضرت رابعہؒ کے مکان پر گئے وہاں بالکل اندھیرا تھا۔ عالم دین نے کہا۔ "مجھے روشنی کی ضرورت ہے" حضرت رابعہؒ نے اپنی انگلی پر پھونک مار کر کہا۔ "روشن ہوجا" انگلی روشن ہوگئی اور صبح تک چراغ کا کام دیتی رہی۔ عالم دین نے کہا "رابعہؒ! مجھے یہ قوت کیوں حاصل نہیں ہے؟" عارفہ کاملہ نے جواب دیا۔ "ابھی آپ کا دل روشن نہیں ہے"۔

ایک مرتبہ ایک درویش نے کہا۔ "مجھے کچھ تحفے دیجئے"، حضرت رابعہؒ نے ایک موم بتی اور ایک سوئی اس کے حوالہ کرکے ارشاد فرمایا۔ "موم بتی

Scanned with CamScanner

کی طرح خود جلو اور دوسروں کو روشنی پہنچاؤ۔ سوئی کی طرح خود برہنہ رہو اور دوسروں کو کپڑے پہناؤ۔"

حضرت قاضی ابوالمحاسن بصریؒ لکھتے ہیں "میں ایک مرتبہ عصر کی نماز کے بعد حضرت رابعہؒ کی خدمت میں گیا وہ اس وقت کھانا پکانا چاہتی تھیں، انہوں نے گوشت ہانڈی میں ڈال دیا تھا۔ میں نے چند مسائل دریافت کئے تو وہ گفتگو میں مشغول ہوگئیں اور ہانڈی کا خیال نہیں رہا مغرب کی نماز کے بعد محترمہ ایک خشک روٹی کا ٹکڑا اور پانی کا برتن لے کر بیٹھ گئیں، اس وقت ان کو ہانڈی کا خیال آیا دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نہایت لذیز گوشت پکا ہوا تھا۔ اسی وقت ایک غیبی آواز آئی۔ "رابعہ ہمارے کام میں مشغول تھی اور ہمارے فرشتے رابعہ کے کام میں مشغول تھے۔"

ایک روز حضرت رابعہؒ نہر فرات کے کنارے بیٹھی تھیں کہ شمال کی طرف سے ایک درویش آئے اور پانی پر مصلیٰ بچھا کر نوافل پڑھنے لگے اور حضرت رابعہؒ سے کہا تم بھی اسی طرح عبادت کرو۔"

حضرت رابعہؒ نے فرمایا۔ "کیا دنیا کے بازاروں میں معرفت حق کی نمائش کرنا چاہتے ہو؟" یہ کہہ کر آپ نے اپنی چادر بچھائی اور ہوا میں معلق ہو کر نوافل پڑھنے لگیں پھر دریا کے کنارہ آکر درویش سے کہا۔ "بازار دنیا میں معرفت کی نمائش نہ کیا کرو، جو کام آپؒ نے کیا وہ ایک مچھلی کر سکتی ہے اور جو کام میں نے کیا وہ ایک چڑیا کر سکتی ہے۔ معرفتِ حق کا مقام اس سے بلند تر ہے۔" اس ارشاد کو سن کر درویش نادم ہوا اور اس نے کہا "میں آئندہ ایسا نہ کروں گا۔"

حضرت یعقوب بن حارث بصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ سے کہا۔ "میں سراپا معصیت ہوں مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔" محترمہ نے فرمایا "حارث تم پرہیزگار ہو تمہیں میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو عورت ہوں، کمزور اور ناتواں ہوں مجھ سے ضرور غلطیاں ہوتی ہیں۔ اگر میرا رب مجھ سے ناراض ہوگیا تو میں کیا کروں گی؟" یہ کہہ کر وہ بہت روئیں ان کو اشکبار دیکھ کر میری آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اور میں نے دل میں کہا۔ "اللہ اکبر! جس خاتون کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے وقف ہے، جو حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماں، باپ، دوست، استاد و مرشد اور ساری دنیا سے زیادہ چاہتی ہے، جو زندگی کے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو سامنے رکھتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتیں، جن کی پیشانی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرنے کے لئے ہے جو دنیا کی تمام اطاعت گزاریوں، فرماں برداریوں اور بندشوں سے بے نیاز ہیں۔ جو تسلیم و رضا کی اعلیٰ ترین منزلوں میں ہیں، جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے تمام رشتوں کو منقطع کر چکی ہیں جو صرف اللہ کی رضامندی چاہتی ہیں جو کسی فانی جلال و جبروت کا اثر قبول نہیں کرتیں۔ جن کے دل میں عشق الٰہی کے شعلے بلند ہیں۔ جو سچائی پر شیفتہ اور راست بازی پر فریفتہ ہیں۔ جو دنیا کی لذتوں اور راحتوں سے بے فکر ہیں۔ جو آسمانی حکومت کی بہترین وفادار ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے نورانی پروں کو پھیلائے ہوئے رحمت الٰہی نازل کرتے ہیں۔ جن کی پاک زندگی رضائے الٰہی کے لئے قربانیوں سے معمور ہے جو احکام حق کی بہترین داعی ہیں جن کے پاک قدم غرض و ہوس کی بوجھل زنجیروں سے ناآشنا ہیں، جن کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و رأفت کے بادل چھائے ہوئے ہیں، جب وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس قدر ہراساں ہیں تو یعقوب کس شمار و قطار میں ہے اور کس بات پر ناز کر سکتا ہے۔"

ایک سالک نے حضرت رابعہؒ سے کہا۔ "آپؒ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتی ہیں، پھر آپ کیوں اس قدر اشکبار رہتی ہیں؟" حضرت رابعہؒ نے کہا "مجھے اپنی کوتاہیوں پر شرم آتی ہے کہ میں قیامت کے روز کس طرح شفیعؐ روز جزا کے سامنے جا سکوں گی۔" ایک سالک حضرت رابعہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ "میں چاہتا ہوں کہ ایک سال کے لئے غلہ اور ایک سال کیلئے کپڑا آپکے پاس بھیجوں" حضرت رابعہ بصری نے فرمایا۔ "اگر تم اس بات کی ذمہ داری لو کہ میں ایک سال تک زندہ رہوں گی تو شوق سے بھیجو" اور اتنا فرمانے کے بعد نوافل میں مشغول ہوگئیں۔ (ماخوذ)

Scanned with CamScanner

لیاقت منجم

نوروزِ عالم افروز

۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء
خواہشات کی تکمیل کیلئے
ایک اہم وقت اور یادگار دن

جہاں تک لفظ نوروز کا تعلق ہے اس کے متعلق اکثر علماء نے اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے، بعض کے نزدیک تو نوروز کسی بھی سال کے "یوم اول" کو قرار دیا جا سکتا ہے، یکم محرم کو بھی نوروز اسلام کہا جاتا ہے، اسی طرح یکم جنوری کو بھی "نوروز" کہتے ہیں، اہل ہنود ۱۳ اپریل کو بیساکھی کے روپ میں نوروز منا لیتے ہیں، یونانی روایات کے مطابق اس دن خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں، غیر مسلموں نے تو اپنے اپنے علم اور اندازے کے مطابق ۲۰ مارچ کو دن رات کی یکسانیت کے سبب باعث برکت قرار دیا، لیکن ہم مسلمان اس دن کو اس وجہ سے بھی اہم سمجھتے ہیں کہ اس مبارک روز امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تھے، ہمارے اچھے اور دوست ملک ایران میں نوروز کا دن انتہائی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے اور اسے "سنت امامین" مان کر "عید نوروز" قرار دیا جاتا ہے اور مسرتوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تاریخ ایران میں اس جشن کو "جشن جمشیدی" کا نام بھی دیا جاتا ہے، غیر مسلم ایرانی ہزاروں سال سے اسے "جشن بہاراں" سمجھ کر مناتے ہیں لیکن قبول اسلام اور خلافت امیر المومنین کے بعد اس کی نوعیت قطعی طور پر بدل چکی ہے اب اس جشن میں عوام کی آرزوئیں اور جذبات مسرت اور خوشیاں پنہاں ہوتی ہیں۔

از روئے علوم فلکیات یونانی حساب کے مطابق جب آفتاب عالم تاب دوازدہ بروج کا دور ختم کرکے برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو اسے "نوروز عالم افروز" کہا جاتا ہے، نوروز کی ساعت مختصر ہوتی ہے تاہم اسکے اچھے برے اثرات تمام عالم کی ہر چیز پر پڑتے ہیں۔ ہر متحرک چیز لمحہ بھر کے لئے ساکن ہو جاتی ہے، سمندروں کا مدوجزر رک جاتا ہے دریاؤں کی روانی بند ہو جاتی ہے، جمادات میں نرمی اور ملائمت پیدا ہو جاتی ہے، حیوانات بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے یہ ساعت مقبولیت دعا کے لئے اعلیٰ وارفع قرار دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہو جاتا ہے اور ہر کام میں آسانی کی راہیں نکل آتی ہیں۔

دعا و عبادت اور ریاضت بسلسلہ نوروز کا وقت برائے صوبہ پنجاب سرحد ۴ بجے تا ۵ بجے صبح صوبہ سندھ اور بلوچستان کے احباب عملیات و عبادت کا آغاز ساڑھے ۴ بجے تا ساڑھے ۵ بجے صبح کے دوران کر سکتے ہیں، اس سلسلے میں ایک خاص الخاص عمل اور نقش مبارک ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں، میں نے اسے ہر معاملے میں زود اثر پایا ہے تقریباً ۵۲ سال سے یہ نقش مختلف امور کے سلسلے میں تیار کرکے میں احباب کی نذر کرتا چلا آرہا ہوں، ہر شخص نے اس سے استفادہ کرکے میرے تجربے کی تعریف کی، خاص طور پر تسخیر خلائق، جائز محبت، میاں بیوی کے اچھے مراسم کاروباری عروج، اضافہ جاہ و حشمت، مخالفین کی شکست وغیرہ کے سلسلے میں اس سے بہتر میں نے کسی اور عمل کو نہیں پایا، ویسے تو یہ عمل ماہ رمضان میں بھی کیا جاتا ہے، لیکن بوقت نوروز اسکی خاصیت اثرات کے لحاظ سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے لیکن شرائط کی پابندی ضروری ہے اس عمل کا آغاز ۹ اور ۱۰ مارچ کی درمیانی شب یعنی ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے رات کے دوران کر دیا جائے، کر

پاک صاف ہو، اور وہاں دوران عمل کوئی ناپاک شخص نہ جاسکے، بخورات شمس مشک، عنبر، عود وغیرہ۔ کوئلوں پر جلائے جائیں اور پھر ۳۱۳ بار چہل کاف پڑھی جائے، اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل نقش مبارک ایک سو ایک بار لکھے جائیں، صبح ان نقوش کو دریا یا سمندر میں بہا دیا جائے۔ اسی طرح روزانہ گیارہ دنوں تک کیا جائے ۱۹ مارچ کی رات کو یہ عمل مکمل ہو جائیگا جبانچہ اگلے دن نوروز کے وقت سے کچھ پہلے تھوڑی سی میٹھی چیز پر فاتحہ بہ رجع حضرت دانیال علیہ السلام دے کر بچوں میں تقسیم کر دیجئے اور پھر اس کے بعد بوقت نوروز پورے اہتمام کے ساتھ خوشبو وغیرہ جلا کر اکیس عدد نقش مبارک زعفران کالی سیاہی میں ملا کر لکھئے نقش تحریر کرنے کے دوران منہ میں کوئی میٹھی چیز رکھیں، ۲۰ مارچ کی رات ۱۱ بجے سے قبل بیس نقش تو دریا یا سمندر میں بہا دیجئے اور ایک نقش موم جامہ کروا کر اپنے گلے یا سیدھے بازو پر باندھ لیجئے بفضل خدا تعالیٰ یہ ایک نعمت عظیم ہوگی، گویا یوں سمجھ لیجئے کہ کامیابی کا خزانہ آپکے ہاتھ آگیا، اس نقش اکسیر اعظم کی موجودگی میں آپ کسی کام میں بھی ناکام نہیں ہوں گے بفضل خدا آپ کا ہر نیک کام بڑی آسانی کے ساتھ انجام پائیگا، اس عمل میں کامل پرہیزگاری اور نیک نیت ہونا اشد ضروری ہے، خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے، میں اپنے تمام قارئین و کرم فرماؤں کو یہ عمل کرنے کی اجازت دیتا ہوں، بعد از کامیابی مجھ گنہگار کو بھی دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔ شکریہ! براہ کرم نقش بمطابق چال مکمل کیجئے۔

نقش مبارک یہ ہے:

۷۸۶

۱۵۵۶ (۸)	۱۵۵۹ (۱۱)	۱۵۶۲ (۱۴)	۱۵۴۹ (۱)
۱۵۶۱ (۱۳)	۱۵۵۰ (۲)	۱۵۵۵ (۷)	۱۵۶۰ (۱۲)
۱۵۵۱ (۳)	۱۵۶۴ (۱۶)	۱۵۵۷ (۹)	۱۵۵۴ (۶)
۱۵۵۸ (۱۰)	۱۵۵۳ (۵)	۱۵۵۲ (۴)	۱۵۶۳ (۱۵)

یا الٰہی بحرمت چہل کاف شیخ عبدالقادر جیلانی رح شیاً للہ المدد یا شافی یا کافی یا ودود یا وھاب یا لطیف العمل العمل العمل

نوٹ: اگر کوئی خصوصی مقصد ہو تو دورانِ عمل اپنے ذہن میں رکھ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اگر خاص طور پر پوری پابندی کے تحت عمل نہ ہوگا تو نقش مبارک فائدہ مند ثابت نہ ہوسکے گا اسلئے پوری توجہ کے ساتھ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ مایوسی نہ ہوگی۔

نقش اکسیر اعظم حل مشکلات

(برموقع نوروز عالم افروز)

گو کہ عمل نوروز بمعہ نقش اکسیر اعظم کی تیاری کے سلسلے میں جملہ ہدایات واضح طور پر درج کر دی گئی ہیں اور کوئی بات بھی مخفی نہیں رکھی گئی لیکن بعض احباب عمل کی شرائط پوری کرنے سے قاصر رہتے ہیں اس لئے ان کے تیار کردہ نقوش کا کوئی اثر نہیں ہوتا لہٰذا ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ادارۂ فلکیات نے ہر سال کی طرح فیصلہ کیا ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اجتماعی طور پر محدود تعداد میں نقش اکسیر اعظم جملہ شرائط کی پابندی کیساتھ تیار کئے جائیں، اس سلسلے میں اخراجات بھی بہت کم رکھے ہیں تاکہ ہر شخص بآسانی استفادہ کر سکے جو حضرات و خواتین نقش مبارک حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ہدیہ فی نقش ۵۰۰/- پانچسو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر خط کے ذریعہ اپنا نام بمعہ والدہ اور اپنی عمر اندازہ کے ساتھ ساتھ خصوصی مقصد بیان فرمائیں۔ جملہ نقوش لیاقت منجم کے زیر نگرانی تیار کئے جائیں گے، اپنے آرڈر بمعہ منی آرڈر ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء سے قبل ارسال فرمائیے۔ اس کے بعد تعمیل نہ ہوسکے گی۔

لیاقت منجم

سرپرست ادارۂ فلکیات

۱۳ سی ایریا لیاقت آباد کراچی ۲
عقب مختار الدین باورچی پکوان والے
فون نمبر ۴۹۱۸۳۲۹

شرفِ زہرہ کا خاص عمل

نقش مخمس برائے تسخیر و محبت

اہم تاریخیں
۱۸، ۱۹ر اپریل ۲۰۱۱ء
لیاقت منجم

قارئینِ فلکیات! جیسا کہ آپ بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ہر سال ایک بار شرف زہرہ کا مبارک وقت آتا ہے چنانچہ یہ موقع بروز جمعرات و جمعہ بہ ساعت زہرہ و مشتری آئے گا۔

گویا یہ وقت بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوگا۔ اس سعد ترین موقعہ پر آپ بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر برائے تسخیر و حُب موثر ترین نقش مخمس تیار کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوران عمل بخورات زہرہ آگ پر سلگانے کی بنا پر اخراجات تو ضرور ہوں گے لیکن نقش بڑا ہی باکمال تیار ہو جائے گا۔ آپ کسی ایک فرد یا بہت سارے افراد کو اپنی محبت میں مبتلا کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ نیت نیک اور مقصد جائز ہو ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی۔ میاں بیوی میں دائمی محبت رکھنے کے لئے یہ نقش ایک ضامن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو اس نقش کو تیار کرنے کے طریقے کئی ہیں اور مختلف کتابوں میں بھی تحریر پائے گئے لیکن میں ایک آزمودہ طریقہ عمل ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ نقش مخمس آپ چاندی یا تانبہ کی لوح پر کندہ کر سکتے ہیں۔ یا پھر اعلیٰ قسم کے کاغذ اور ہرن کی جھلی پر بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہرن کی جھلی عموماً چاندی کے ورق بنانے والوں سے مل جاتی ہے۔ یہ نقش مندرجہ ذیل طریقے سے آپ مقررہ وقت ہی میں لازمی مکمل کر لیں یعنی اوپر لکھے گئے اوقات کے مطابق اب ذرا غور سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے۔ طریقہ یہ ہے۔

نام طالب۔ والدہ طالب مطلوب۔ والدہ مطلوب۔ ان سب کے اعداد نکال کر جمع کریں (اعداد نکالنے کیلئے جدول اگلے صفحے پر دی گئی ہے) مجموعہ اعداد میں ۹۳۰ (ایک خصوصی آیت کے اعداد) بھی جمع کر دیں۔ اور پھر جملہ اعداد میں سے ۶۰ عدد تفریق کر کے بقایا کو پانچ پر تقسیم کر دیں حاصل تقسیم کو نقش مخمس کے پہلے خانے میں لکھیں اور اس کے بعد ترتیب وار لکھتے ہوئے نقش پورا کر دیں۔ بعد از تقسیم اگر ایک باقی بچے تو خانہ اکیس[۲۱]۔ ۲ بچیں تو خانہ سولہ[۱۶]۔ ۳ بچیں تو خانہ گیارہ ۴ بچیں تو خانہ ۶ میں ایک ہندسے کا اضافہ کریں۔

مثال فرضی: کبیر بن شہزادی (اعداد ۵۵۹) زہرہ بنت مشتری (اعداد ۱۱۶۷) (اعداد ۱۷۲۶) آیت کے اعداد (۹۳۰) مجموعہ اعداد (۲۶۵۶) نقش مخمس کے مقررہ اعداد ۶۰ اس میں سے نکال دیئے گئے تو (۲۵۹۶) باقی رہے انہیں ۵ سے تقسیم کیا گیا۔ حاصل تقسیم ۵۱۹۔ اور باقی ۱ بچا چنانچہ ہم نقش پُر کرتے ہوئے خانہ اکیس میں ایک ہندسے کا اضافہ کر دیں گے۔ ملاحظہ فرمالیں

خاکہ برائے رفتار

۱۵	۸	۱	۲۴	۱۷
۱۶	۱۴	۷	۵	۲۳
۲۲	۲۰	۱۳	۶	۴
۳	۲۱	۱۹	۱۲	۱۰
۹	۲	۲۵	۱۸	۱۱

دعنائیل ۷۸۶ دعنائیل

۵۳۳	۵۲۶	۵۱۹	۵۴۳	۵۳۵
۵۳۴	۵۳۲	۵۲۵	۵۲۳	۵۴۲
۵۴۱	۵۳۸	۵۳۱	۵۲۴	۵۲۲
۵۲۱	۵۴۰	۵۳۷	۵۳۰	۵۲۸
۵۲۷	۵۲۰	۵۴۴	۵۳۶	۵۲۹

کبیر بن شہزادی الحب زہرہ بنت مشتری

(اگلے صفحے بھی دیکھیں)

نقش پُر کرنے کے بعد موکلین کا استخراج بھی ضروری ہے چنانچہ چاروں کونوں کے اعداد علیحدہ علیحدہ لکھ لیں اور ہر ایک میں ۴۱ عدد کا اضافہ کر کے حروف بنالیں اور آئیل کا اضافہ کرنے کے بعد موکل کا نام ہر کونے پر لکھ دیں۔ مثلاً نقش شالی کے پہلے کونے کے اعداد ۵۳۵ ہیں۔ ۴۱ جمع کیے گئے تو ۵۷۶ ہوئے۔ اس کے حروف و۔ع۔ث کے ساتھ آئیل کا اضافہ کیا گیا تو عشائیل بنا۔ اسی طرح باقی تین کونوں کے موکل بنائے گئے ہیں۔ نقش تیار ہو جانے کے بعد اسے چاندی یا تانبے کے تعویز میں محفوظ کرالیں اور پھر بروز پیر دار یا جمعہ بساعت زہرہ اپنے گلے میں پہن لیں۔ سیدھے بازو پر بھی باندھا جا سکتا ہے

اعداد نکالنے کے لئے جدول

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نقشِ شرفِ زہرہ

کے سلسلے میں تمام ہدایات واضح طور پر تحریر کردی گئی ہیں۔ اگر کوئی صاحب یا صاحبہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجہ کی بناء پر یہ عظیم تحفہ خود تیار کرنے سے قاصر ہوں تو وہ اس نقش کے جائز اخراجات

مبلغ سات سو روپے

بذریعہ منی آڈر بھیجکر رجسٹری خط کے ذریعہ اپنا نام معہ نام والدہ، اپنی اندازاً عمر اگر کسی کو مسخر کرنا ہو تو اُس کا نام معہ والدہ اور اسکی عُمر سے آگاہ کردیں، اپنا جائز مقصد بھی لکھیں مثلاً افسر کو خوش رکھنا، شریک کار کا تعاون، من پسند لڑکے یا لڑکی کے ساتھ شادی میاں بیوی میں محبت، تسخیر خلائق، حصول دولت، بہ سلسلۂ ملازمت یا کاروبار وغیرہ آپ اس نقش کے ذریعہ کسی بھی فرد کو جائز طور پر اپنے تابع فرمان رکھ سکتے ہیں، ناجائز کام کے لئے یہ نقش بیکار ثابت ہوگا۔ پاکستان سے باہر رہنے والے حضرات ڈرافٹ بنام ماہنامہ فلکیات اکاؤنٹ نمبر 2654-74 حبیب بنک لمیٹڈ لیاقت آباد کراچی بنواکر بھیجیں

پتہ یہ ہے:

لیاقت منجم

فون: ۳۴۹۱۸۳۲۹

"ادارہ فلکیات" ۲/۱۳ سی ایریا لیاقت آباد کراچی

مشتاق احمد بی کام

(کشکول)

اَلخَافِضُ الرَّافِعُ

الخافض کے معنی ہیں پست کرنے والا (نافرمانوں کو)۔ بہ سبب شقاوت کے کفار کو پست کرنے والا۔ رافع کے معنی ہیں رفعت دینے والا۔ اپنے فرمانبرداروں کو بلند کرنے والا۔ خفض ضد ہے رفع کی۔ اللہ تعالیٰ کے رافع ہونے کا بظاہر مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے فرماں برداروں کو اپنا قرب عطا فرماتے ہیں اور اس کے ساتھ دولت عطا فرماتے ہیں اور اس کا رتبہ بلند کر دیتے ہیں اور نافرمانوں کو اپنی بارگاہ عالی سے پستی اور ذلت میں ڈال دیتے ہیں۔

الخافض اسم جلالی ہے اور عنصر آتشی ہے۔ اعداد اس کے ۱۴۸۱ ہیں۔ یہ اسم حضرت اسرافیلؑ سے متعلق ہے۔ اس کے مؤکل بھی حضرت اسرائیل کے ماتحت ہیں۔ اس کے ماتحت چار افسر ہیں۔ میکائیلؑ۔ اسرافیل۔ سرجاکیل عطکائیل ہر ایک ۱۴۸۱ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۱۴۸۱ فرشتے ہیں۔

الرافع اسم جمالی ہے اور عنصر خاکی ہے اعداد اس کے ۳۵۱ ہیں یہ اسم اس زمین میں خدا کی حکمت ہے۔ اس کے مؤکل کا نام مرقبائیل ہے جس کے تحت چار افسر ہیں۔ امواکیلؑ۔ اسرافیلؑ۔ سرجاکیلؑ۔ لومائیلؑ۔ ہر ایک ۳۵۱ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۳۵۱ فرشتے ہیں۔

یہ دونوں اسماء قرآن مجید میں موجود نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ان کا بیان فرمایا ہے۔ یہ دونوں فعل خداوندی کی صفت ہیں۔ جسے چاہے اپنے انعام و اکرام سے بلند فرمائے اور اپنے انتقام کے ذریعہ جس کا جی چاہے رتبہ گراتا ہے۔ اپنے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے اور دین کے مددگاروں کی امداد فرماتا ہے اور جو اس کے قرب کا متلاشی ہو اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما کر ملائکہ مقربین کے رتبہ تک پہنچاتا ہے۔ اور جو اس کے احکام سے غفلت برتتا ہے اور شہوات نفسانیہ پر کاربند ہوتا ہے خدا تعالیٰ اسے ذلیل کر کے اسفل السافلین میں پہنچا دیتا ہے۔

جو شخص ۵۰۰ بار الخافض کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ اور اس کی مشکلات دور ہوں گی۔

دشمن جتنا بھی قوی ہو تین دن پہلے روزہ رکھے اور چوتھے دن اکیلا ستر ہزار مرتبہ اسم "خافض" پڑھے تو دشمن پر فتح پائے۔ اور اگر چالیس دن تک روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر چالیس دن تک کھائے تو اسے بھوک کی تکلیف نہ ہو۔

اگر انگشتری پر کوئی شخص اس اسم کا نقش کندہ کر کے پہنے تو شر دشمن سے محفوظ رہے گا۔ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے یہ بہترین اسم ہے۔

خ	ا	ف	ض
۷۹	۸۰۱	۵۹۹	۲
۷۹۸	۷۸	۳	۶۰۲
۴	۶۰۱	۷۹۹	۷۷

جو شخص ہر نماز کے بعد ۱۴۸۱ مرتبہ پڑھے اور اس کے مؤکل عیکیائیل کو طلب کرے تو حاضر ہو کر حاجت روائی کرے۔

کسی ظالم پر بددعا کرنے کے لئے یہ اسم بہت کارآمد ہے اس اسم کے اعداد ۱۴۸۱ کو ظالم کے نام کے اعداد میں ضرب دے کر تعداد حاصل کرے اور اس کے موافق آدھی رات کو پڑھنا شروع کرے تو وہ جلد ہلاک ہوگا

شیخ بزرگ فرماتے ہیں جو شخص حیوانی خصائل سے اپنے نفس کو پاک کر کے اس اسم کو پڑھے اس پر اس کے اسرار منکشف ہو جائیں اور اس اسم کا عامل جس

حاکم و ظالم کے سامنے جائے حاکم اس اسم کی ہیبت سے ذلیل و ضعیف ہو۔

جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز اگر چودھویں شب ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اسم "رافع" ۰۰۰۰ ۷ مرتبہ پڑھے تو دشمن پر فتح ہو اور مخلوق میں برگزیدہ اور مالدار ہو۔

اگر اسم "یا خافض یا رافع" کے اعداد میں اپنے نام کے اعداد شامل کر کے نقش ریشمی کپڑے یا چاندی پر کندہ کرائے اور اپنی ٹوپی کے اندر سی لے تو ضعف و غم دور ہو۔ تحصیل علم میں آسانی ہو۔

اگر ہر ماہ کی چودھویں شب کو ۱۰۰ دفعہ "یا رافع" پڑھے تو اللہ تعالیٰ مخلوق میں سربلند کرے اور اپنے فضل و کرم سے تونگر کرے۔

جب ذاکر اس اسم کا ذکر کرتا ہے تو اس کا موکل حاضر ہو کر اس کے سامنے امور دنیا پیش کرتا ہے۔ پس اگر اس نے دنیا کو اختیار کیا تو دنیا اس کو مل جائے۔ مگر آخرت سے محروم رہ جائے گا اور اگر آخرت کو قبول کیا تو دونوں کام درست ہو جاتے ہیں۔ اس کے ذکر سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔

اس اسم کو جو کوئی اس کے عدد کے مطابق پڑھے تو خلائق میں اس کی قدر بلند ہو گی اور رفع اور خفض کے حالات و اسرار اس پر منکشف ہوں گے۔

اس میں اسم اعظم کے دو حروف ہیں۔

اگر کوئی اس اسم کو بلاناغہ روزانہ ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے بلند مرتبہ حاصل ہو اور مخلوق خدا سے بے نیاز ہو جائے۔ اور خدا اپنے فضل و کرم سے مالدار کرے۔

۷۸۶

ا	ف	ع	ر
ع	ر	ا	ف
ر	ع	ف	ا
ف	ا	ر	ع

جب انسان پر تنگی ہو تو اسم "رافع" کے نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور تلاوت کرتا رہے تو رزق اس پر آسان ہو گا اور کل عالم میں اس کی قدر و منزلت ہو گی بلکہ دنیا کے کسی امر میں بھی ترقی کی ضرورت ہو تو ایسا کرے۔

۷۸۶

۸۳	۹۳	۹۵	۸۰
۸۸	۸۷	۸۵	۹۱
۸۲	۹۰	۸۹	۸۶
۹۶	۸۱	۸۲	۹۲

روزانہ ۷ مرتبہ پڑھے تو دشمنوں اور ظالموں کے شر سے امن میں رہے۔

اگر کوئی اسم رافع کی دعوت بجا لائے تو دولت دن بدن زیادہ ہو۔

شیخ بونی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اسم کی تلاوت اہل جاہ کے لئے مناسب ہے۔ اگر اس اسم مبارک کو نو عدد تکسیر کے ساتھ تلاوت کرے۔ لوازم عزائم ریاضت کے ساتھ کرے تو وہ لوگ جن کے پاس اسباب معیشت نہ ہو یا حقیر و بے اعتبار ہو یا اہل دنیا اس کو ذلیل سمجھتے ہوں یا حاکم کی نگاہوں میں غیر معتبر ہو یا کسی قسم کی ترقی کا خواہاں ہو تو انشاء اللہ مقصود حاصل کرے۔ اعداد تکسیر معہ صدر موخر کے ۱۸۷۶ ہے اور ۹ عدد تکسیر ۱۶۸۹۴ ہوئی۔

جب زہرہ شرف میں ہو اور قمر زاید النور ہو۔ اس وقت ساعت سعید زہرہ میں ایک تانبہ کی تختی لے کر اس پر "لقد جاءکم ۔۔۔ تا ۔۔۔ رؤف الرحیم" اس طرح لکھے کہ چاروں طرف پورا آجائے۔ اور درمیان میں جگہ خالی رہے۔ پھر الفاظ ذیل کے اعداد۔ طالب اور اس کی ماں کے نام کے اعداد اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے اعداد نکال کر بطریق جفر تکسیر کر کے اعداد نکال کر دس نقش مربع پر کرے۔ ان میں سے تین کا فلیتہ بنائے۔ اور تختی کے خالی جگہ پر چراغ رکھ کر اس میں یہ فلیتہ جلائے۔ اور باقی ماندہ تعویذوں کو روزانہ ایک تعویذ جو کے آٹے میں ملا کر اگر مطلوب عورت ہو تو گدھی کو اور اگر مطلوب مرد ہو تو گدھے کو کھلائے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں مطلوب تابعدار ہو۔ الفاظ یہ ہیں:۔

یَا مستطیع النور شمعو تی یَا رَبَّاہُ یَا سَیّداہُ یَا صَلاکُہُ اِحبَاوُث اَھیَا یَا ھُوالحیُّ القیوم یا باقی العظمۃ اللّٰہِ السُّلطانُ للّٰہِ بِاللّٰہِ اِلٰھۃ الرفیع جَلَالَہٗ۔

یہ عمل بہت آسان ہے مگر پابندی کا ہے یعنی بعد نماز فجر "یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ الرَّفِیعُ جَلَالُہٗ یَا اِلٰہ" ۱۵ بار اول و آخر درود تسخیر ایک ایک بار پڑھے تو برکات بے شمار پائے اور اگر بے روزگار ہو اور کوئی سہارا ہو آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ ہو اور لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو تو پہلے ایک چلّہ کرے جس میں غذا کی پاکیزگی کا لحاظ ہو۔ یعنی بالکل حلال غذا کھانا ہے۔

اور بعد نماز عشاء ہر روز ۔۔۔ ۱۵ مرتبہ اول و آخر درود تسخیر ۷۔۷ مرتبہ پڑھیں۔ بعد ایک چلّہ کے اوپر کی ترکیب کے مطابق پڑھیں یعنی ۱۵ مرتبہ روزانہ۔ پھر تسخیر و دولت کی فراوانی دیکھیے۔ اس عمل میں شرط یہ ہے کہ کسی کو ہرگز نہ بتائے کہ میں یہ عمل کر رہا ہوں۔ خواہ کسی کو اجازت عمل ہی کیوں نہ دے رہا ہو۔

شیخ مغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اعداد تکسیر کے مطابق دعوت بجا لائے۔ اعداد تکسیر بلا صدر و مؤخر ۷۷۴۹ ہیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ۱۰۵۳ یا ۱۸۶۶ مرتبہ روزانہ تلاوت کرے۔ لیکن شرائط خلوت کو بہ اہتمام خاص بجا لائے۔ اور اس نقش مربع حرفی کو لوح طلا یا نقرہ پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے اور بوقت دعوت لوح کو سامنے رکھے اور تا ختم دعوت لوح پر نظر رکھے تاکہ عمل میں قوت پیدا ہو اور قبولیت کے آثار ظاہر ہوں۔ اگر ۲۱ روز کی دعوت بجا لائے تو ایسی منفعت حاصل ہو جس میں زوال نہ آئے۔ اگر کسی پر روزی کے دروازے بند ہو جائیں تو اسم رافع کا ذکر شروع کرے روزی کشادہ ہو۔

۷۸۶

ر	ا	ف	ع
۷۹	۷۱	۱۹۹	۲
۶۸	۷۸	۳	۲۰۲
۴	۲۰۱	۶۹	۷۷

اس نقش کو چاندی کی تختی پر شرف قمر میں تیار کر کے پاس رکھیں تو روزی لگی رہے گی۔ اس لوح کی برکت سے پروردگار قوت اور علم عطا فرمائے۔ چال بادی مربع ہے۔

دعوت کے تین طریقے حل شدہ

ع۱

	حروف	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبر کبائر	زکات
خافض	۴	۱۴۸۱	۵۹۲۴	۲۳۶۹۶	۹۴۷۸۴	۳۷۹۱۳۶	۱۵۱۶۵۴۴
رافع	۴	۳۵۱	۱۴۰۴	۵۶۱۶	۲۲۴۶۴	۸۹۸۵۶	۳۵۹۴۲۴

ع۲

زکات	نصاب	عشر	دور ملفوظ	قفل	بذل	ختم
۱۵۱۶۵۴۴	۷۵۸۲۷۲	۳۷۹۱۳۶	۱۸۹۵۶۸	۹۴۷۸۴	۴۷۳۹۲	۲۳۶۹۶
۳۵۹۴۲۴	۱۷۹۷۱۲	۸۹۸۵۶	۴۴۹۲۸	۲۲۴۶۴	۱۱۲۳۲	۵۶۱۶

ع۳

	صغیرہ	وسط	کبیر	نصاب	حظ	کفو	ختم
خافض	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۱۴۸۰	۲۹۶۱	۲۴۸۵۲۱۴
رافع	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۳۵۰	۷۰۱	۲۴۶۰۵۱

المؤمن :

اپنے وعدے میں سچا یا اپنے عذاب سے امن دینے والا۔ معنی اس کے مصدق یعنی ایمان کی تصدیق کرنے والا۔ وہ ذات جو ہر قسم کے خوف سے امن میں ہو۔ بعض علماء نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ وہ ذات جو مخلوقات کو امن دیتی ہو۔ اس معنی کے لحاظ سے تمام امن و امان ذات خداوندی کے ساتھ خاص ہے۔ بعض علماء نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ انبیاء کرام اور اپنے محبوبین کی معجزات و کرامات کے ساتھ تصدیق کرنے والا ایمان کی تائید میں دلائل ظاہر فرمانے والا یا اپنی ذات کی تصدیق کرنے والا یعنی وعدہ کا سچا کہ جس ذات کے لئے کذب اور نقض عہد کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا۔ ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور تجلیہ عنایات ربانی کا محل ہے۔ اسرار کا ایمان معرفت کے ساتھ ہے۔ عقول کا علم کے ساتھ۔ روح کا کشف کے ساتھ۔ نفوس کا تحقیق کے ساتھ۔ قلوب کا اخلاص کے ساتھ اجسام کا افعال کے ساتھ۔ نور ایمان کی نفوس پر جلوہ گری سے کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ نور ایمان اجسام پر جلوہ گر ہوتا ہے تو اس سے حقیقت خدمت کے ساتھ قیام پیدا ہوتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اسماء یعنی ناموں میں مشابہت ذات میں مشابہت لازم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا میں مومن ہوں اور میں نے دنیا میں تمہارا نام مومن رکھا تھا تو تم میرے حکم سے جنت میں جاؤ۔

امام ہشتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی روزانہ ۱۳۶ مرتبہ پڑھے تو قلب میں ایمان کی لہریں موجزن ہو جائیں۔ ہر قسم کے خوف سے محفوظ رہے اس کی جان و مال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اس اسم کی کثرت سے مخلوق خدا اس کی تابع فرمان ہوتی ہے۔

شیخ مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر ۱۲۳۱ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی بدگوئی اور امراض خبیثہ سے محفوظ رکھے۔ شیخ عبدالمجید مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شہوت نفس اور غضب سے خالی ہو کر خلوت میں باستقلال بہ زبان و قلب ذکر میں محو ہو کر عمل پڑھے بعد ۱۴ یوم کے دیوار پر ایک خاص نور ظاہر ہوگا جس کا اظہار زبان سے ناممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

ذاکر کا قلب ذکر میں محو ہو کر عمل پڑھنے کے بعد اسم یوم کے دلوا ریہ ایک خاص نور ظاہر ہوگا جس کا اظہار زبان سے ناممکن ہے ذاکر کا قلب انوار معرفت سے منور ہو جائے گا اور ذاکر خود اپنے کو بحر انوار میں جلوہ گر دیکھے گا۔ اس کے بعد اس ذاکر میں یہ صفت پیدا ہو جائے گی کہ اسے دیکھنے والا گناہوں سے تائب ہو کر باایمان ہو جائے گا۔ تعداد ۱۳۶X۱۳۶ ہے۔

اس اسم کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ طبع اس کی آتشی اور اسم جمالی ہے۔ اس کے مؤکل کا نام "ھفیائیل" ہے جس کے ماتحت چار مؤکل ہیں، رویائیل۔ دقتمائیل۔ رویائیل۔ حولائیل۔ ان میں سے ہر مؤکل ۱۳۶ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۱۳۶ مؤکل ہیں۔ جو شخص اس اسم کا ورد اس کے عدد کے مطابق کرے گا اس کے مؤکل اسرار غیب کو اس پر ظاہر کریں گے۔ بدبختی دور ہو گی۔ عزت ووقار میں اضافہ ہوگا اور عزت و مرتبہ خدا دیتا ہے۔

اگر اس اسم مبارک کے نقش مربع کو کاغذ پر لکھ کر ۲۱ روز تک متواتر کسی ظالم و جابر کو پلائے یا کسی ایسے شخص کو جو اہل و عیال کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہو اور متعلقین کے حقوق ادا نہ کرتا ہو تو یہ امور قبیحہ اس سے زائل ہو جائیں گے۔

۷۸۶

۲۶	۴۱	۴۰	۲۹
۳۸	۳۱	۳۲	۳۵
۳۳	۳۶	۳۷	۳۰
۳۹	۲۸	۲۷	۴۲

۱۰۰۰

ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا صبح کے وقت تمام آفات شیطانی اور دنیوی کو دور کرنے میں مؤثر ہے۔ اسی تعداد میں کسی شخص کی تسخیر کے لئے پڑھے تو چالیس دن تک قبلہ رو ہو کر صبح کی نماز کے بعد اسی نشست میں پڑھے اور درمیان میں ناغہ نہ کرے۔

اسم "المومن" کے اعداد ۱۶۷ ہیں۔ اس کا مربع شرف مشتری میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو خلقت میں مقبول ہو اور نعمتیں حاصل ہوں۔

اس اسم مبارک میں سلامتی ایمان کی خاص تاثیر ہے۔ ذاکر کو تمام دشمنوں پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔

۷۸۶

الم (۱)	د (۱۴)	م (۱۱)	ن (۸)
۴۱ (۱۲)	۴۹ (۷)	۷۲ (۲)	۵ (۱۳)
۴۸ (۶)	۳۸ (۹)	۸ (۱۶)	۷۳ (۳)
۷ (۱۵)	۷۴ (۴)	۴۷ (۵)	۳۹ (۱۰)

دفق ۱۶۷

اہل طریقت اس کو ۱۶۷ مرتبہ روزانہ پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں تاکہ ظلم و جبر اور شیطانی فسادات سے محفوظ رہے۔

اس کی دعوت کے لئے حل شدہ خاکہ درج ذیل ہے۔

۱

مومن	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبر کبائر	زکات
حروف ۴	۱۳۶	۵۴۴	۲۱۷۶	۸۷۰۴	۳۴۸۱۶	۱۳۹۲۶۴

۲

زکات	نصاب	عشر	دور مدور	قفل	بذل	ختم
۱۳۹۲۶۴	۶۹۶۳۲	۳۴۸۱۶	۱۷۴۰۸	۸۷۰۴	۴۳۵۲	۲۱۷۶

۳

مومن	صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	خطر	کفو	ختم
حروف ۴	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۱۳۵	۲۷۱	۳۶۸۵۶

کراچی میں ماہنامہ فلکیات
اور دیگر رسائل و کتب
رشید نیوز پیپر ایجنسی اخبار مارکیٹ
فریئر مارکیٹ سے نیوز ایجنٹ حضرات معقول کمیشن پر حاصل کر سکتے ہیں (ادارہ فلکیات کراچی)

خط کے ہمراہ جوابی لفافہ ارسال کریں
بصورت دیگر جواب نہیں دیا جائے گا۔ "ادارہ"

اظہر علی خان ایم اے
(کراچی)

پامسٹری اور قوتِ ارادی

شخصیت کی تعمیر میں ارادہ و عمل کا کیا مقام ہے؟ اس کا جواب ہمیں صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اُن ہاتھوں سے بھی ملتا ہے جو قدرت نے دیگر کاموں کے علاوہ علم فراست الید کے لئے مختص کر دیئے ہیں۔ ہاتھ ہماری شخصیت کا "ریکارڈ" ہیں جس پر ماضی، حال اور مستقبل کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے ہم کیا ہیں؟ اور کیا نہیں ہیں ان دونوں سوالات کے تشفی بخش جوابات کے لئے ہینڈ کی شارٹ ہینڈ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ایسے کمپیوٹرائزڈ علم کو جس سے ہماری شخصیت کے رموز اُجاگر ہوں اور زندگی کے حالات و واقعات کی بھرپور عکاسی ہو سکے ۔۔۔ ماہرین "پامسٹری" کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔

ایک آئیڈیل شخصیت سازی میں پامسٹری کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اس راز پر سے بھی پردہ اُٹھاتی ہے کہ ہم کس طرح ایک موزوں اور مثالی شخصیت بن کر معاشرہ کی خدمت کر سکتے ہیں۔ شخصیت کی تعمیر میں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہمیں از خود اپنے بارے میں آگاہ ہونا چاہیئے۔ درست شخصی آگاہی خدا کے وجود کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

(ترجمہ) "جس نے خود کو پہچانا، اُس نے اپنے رب کو پہچانا"

بندے اور رب کی پہچان کے لئے سب سے معتبر علم، علم دین ہے۔ لیکن سماجی، سائنسی اور مستند علوم میں پامسٹری کو یہ کمال حاصل ہے کہ یہ علم ایک طرف انسانی زندگی کے واقعات و حالات کا پردہ چاک کرتا ہے تو دوسری طرف خوبیوں اور نقائص کو اجاگر کر کے ہمیں یہ موقع عنایت کرتا ہے کہ ہم خود کو معاشرتی مشین کا ایک کارگر پرزہ ثابت کر سکیں۔ بائبل کے مطابق :۔

"خدا نے انسان کے ہاتھ میں نشانیاں بنا دیں تاکہ آدم کے بیٹے انہیں پڑھ سکیں۔"

سکندر اعظم کے نزدیک :۔

"یہ ایک علم ہے بہترین دماغوں کی بہترین توجہ کا مستحق۔"

ارادہ سے خود کو تبدیل کرنے کے لئے جس عزم راسخ اور ایمان کی ضرورت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پامسٹری میں "قوت ارادی" کے اظہار کے لئے تین علامتوں کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

(۱) طویل اور مضبوط انگوٹھا۔ (۲) طویل اور مستحکم دماغی لکیر۔ (۳) مشتری کا نمایاں اور موزوں ابھار ۔۔۔ اس علامتی تثلیث کی روشنی میں، ہم کوئی بھی شخصیت ہوں، اگر ترقی نہ کر پا رہے ہوں تو بھی ہم خود کو بہتر انداز میں تبدیل کر کے ایک ایسی شخصیت میں تبدیل کر سکتے ہیں جو زمانے سے نہ صرف یہ کہ اپنا وجود منوا سکے بلکہ زمانے پر اپنے گہرے اثرات بھی مرتب کر سکے۔ ایک اچھا ڈاکٹر، انجینئر، سیاستدان، بزنس مین ہونا بہت آسان ہے لیکن ایک اچھا انسان ہونا ہی شخصیت کا بہترین پہلو ہے۔ یہی نکتہ اس مضمون کا حاصل ہے۔

Scanned with CamScanner

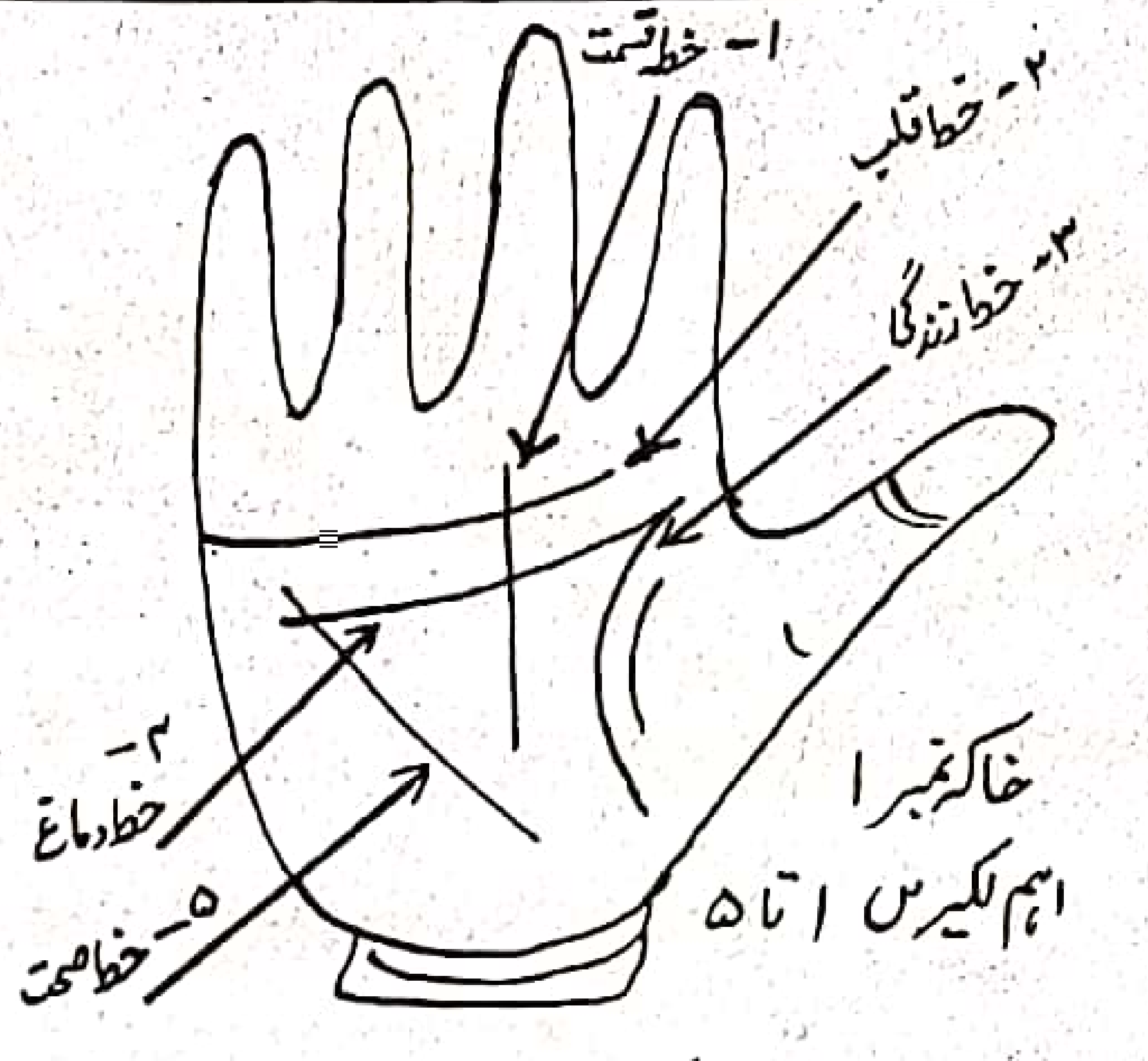

خاکہ نمبر ۱
اہم لکیریں ۱ تا ۵

عام حالات میں کسی بھی شخص کو قوتِ ارادی کے استعمال کا مشورہ اس کے احوال کی روشنی میں دیا تو جا سکتا ہے لیکن اس امر کی یقین دہانی ممکن نہیں وہ بالآخر اس میں کامیاب بھی ہوگا یا نہیں یا اگر کامیابی ملے گی تو کب اور کس انداز میں ؟ ان تمام سوالات کا حتمی جواب صرف پامسٹری سے ممکن ہے کیونکہ ہم مشورہ دیتے وقت اس کا جواب تصویری شکل میں ہاتھ کے اسکرین پر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ارادی قوت کے ذریعے شخصیت میں تبدیلی کس حد تک ممکن ہے ؟ اس سوال کے جواب کے لئے کوئی حتمی فارمولا تو مرتب نہیں کیا جا سکتا ، البتہ تحقیق و تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ تبدیلی ۵۰ تا ۶۰ فیصد ممکن ہے اور اس کی نشاندہی فرد کے دائیں ہاتھ پر ہوتی ہے کیونکہ ذہن اور شخصیت کے تغیراتی عوامل کا اصل ریکارڈ دائیں ہاتھ پر جبکہ موروثی صفات کا اظہار ہاتھ پر مکمل طریقے پر ہوتا ہے۔ اور یہ تبدیلیاں (۱) انگوٹھے (۲) دماغی لکیر (۳) مشتری کے ابھار کی مشترکہ صفات سے پیدا ہوتی ہیں۔

انگوٹھا انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ارادی قوت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ جانوروں میں انگوٹھا یا تو سرے سے موجود ہی نہیں ہوگا یا برائے نام طوالت رکھتا ہوگا جو ناقص قوتِ ارادی کا اظہار ہے۔ ہاتھ کی تمام انگلیاں بالعموم تین پوروں (۱) علم (۲) عمل (۳) جنسی و جسمانی صفات کو ظاہر کرتی ہیں لیکن انگوٹھے میں یہ قوت اس کے صرف ۲ پوروں میں منقسم ہے جو زائد قوتِ ارادی کی تعبیر ہے۔ انگوٹھے کا پہلا پور ارادی قوت اور خواہش کا سب سے بڑا اظہار ہے، اس قوت کو منطقی اور عملی شکل دینے کے لئے دوسرے پور کا برابر ہونا ضروری ہے جو کہ ہتھیلی سے جڑا ہوتا ہے۔ گویا فکر و عمل کی ہم آہنگی، ارادہ اور منطق میں اگر توازن نہ ہو تو شخصیت میں مکمل توازن نہ ہوگا۔ انگوٹھے کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر نپولین بونا پارٹ کے یہ الفاظ تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں :۔

" انگوٹھے کا مطالعہ مجھے خدا کے وجود کا قائل کر دیتا ہے "

اس اعتبار سے انگوٹھے کو ہاتھ کی سلطنت کا ایسا بادشاہ قرار دیا جا سکتا ہے جو مکمل طریقے پر اپنی رعایا کی خبر گیری رکھتا ہے۔ انگوٹھے میں اگرچہ تیسرا پور نہیں ہوتا لیکن صفاتی اور طبی نقطۂ نظر سے زہرہ کے ابھار، جو کہ انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے، کو تیسرا پور قرار دیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو انگوٹھے کی طاقت صرف انگوٹھے میں ہی نہیں بلکہ ہتھیلی کے زہرائی ابھار تک سرایت کئے ہوئے ہے۔ ایک مستحکم انگوٹھے میں مندرجہ ذیل اہم صفات ہوتی ہیں۔

(۱) انگوٹھے کی ساخت۔ (۲) انگوٹھے کی لچک ____

ساخت میں، انگوٹھے کی طوالت اور بناوٹ دونوں شامل ہیں، جبکہ لچک سے مراد انگوٹھے کا بیرونی جانب درمیان اور جڑ سے جھکاؤ۔ طویل انگوٹھا پہلی انگلی (انگشتِ شہادت) سے ملانے پر اس کے نچلے پور کے وسط سے اوپر تک جاتا ہے جبکہ درمیانہ اس سے نیچے ہتھیلی کے اوپری حصے تک اور مختصر انگوٹھا اس سے نیچے کا قرار دیا جاتا ہے۔ طویل انگوٹھا

مضبوط قوت ارادی اور مختصر انگوٹھا ، کمزور قوتِ ارادی کا مظہر ہیں ۔ بہ اعتبارِ ساخت اگر پہلا پور لمبا اور دوسرا چھوٹا تو فرد مذکورہ عجلت پسند ہوگا ، نتیجتاً اس سے حماقتیں سرزد ہوں گی جبکہ دوسری صورت یعنی پہلا پور چھوٹا اور دوسرا پور بڑا ہو تو ایسی شخصیت میں قوت ارادی کی بے حد کمی ہوگی ۔ نتیجتاً تمام معاملات میں فیصلے بعد از وقت کیئے جائیں گے ۔ لہٰذا بہترین انگوٹھا جس سے بہترین قوت ارادی کا اظہار ہو طویل اور متوازن انگوٹھا ہی ہے ۔

لچک : انگوٹھے کی لچک ، شخصیت کی لچک کا دوسرا نام ہے ۔ انگوٹھے میں لچک ۲ مقامات سے ممکن ہے (۱) درمیان ، یعنی پہلے اور دوسرے پور کے وسط سے اور (۲) انگوٹھے کی جڑ سے ۔ دونوں صورتوں میں ۲ مختلف شخصیات کا تعارف ہوتا ہے ــــ پہلی صورت میں ارادہ اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے شخصیت اپنے اندر ایسی لچک پیدا کرلیتی ہے جس سے معاملات اور مسائل سے اس طور سے نمٹا جاسکے کہ اس کی اپنی سوچ اور فکر میں تبدیلی نہ ہو جبکہ دوسری صورت میں فرد اپنی سوچ اور فکر کو پس پشت ڈال کر حالات سے اس طرح مصالحت کرلیتا ہے کہ اس کی اپنی فکر زائل ہوجاتی ہے ۔ نتیجتاً فرد کی انفرادیت کا خاتمہ ہوجاتا ہے ۔ اور وہ معاشرتی مشین کا ایک ایسا پرزہ بن جاتا ہے جس سے مشین تو چلتی رہتی ہے ۔ لیکن کسی بڑے کارنامے کی توقع عبث ہے ۔ جبکہ پہلی صورت میں فرد کی شعوری لچک اسے ممتاز مقام عطا کرتی ہے ۔

لچک کے حوالے سے یہ اصول بھی پیش نظر رہے کہ مناسب اور موزوں لچک کے حامل انگوٹھے والی شخصیات نفسیاتی اعتبار سے ذہین ہوتی ہیں جو خود کو اور دوسروں کو سمجھنے کی اہلیت سے مالا مال ہوتی ہیں جبکہ سخت انگوٹھے کے حامل افراد اپنی ذات کے خول میں بند ہوتے ہیں ، اگر مناسب وسائل دستیاب ہوں تو " انقلابی " ثابت ہوتے ہیں بصورت دیگر ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں ۔ عام حالات میں اس قسم کے انگوٹھے کے حامل افراد نروس ٹینشن (NERVOUS TENSION) کا شکار ہوجاتے ہیں جس سے مختلف اعصابی بیماریاں جنم لیتی ہیں ۔ لچک کے ضمن میں انگوٹھے کے اتصالی زاویئے کا مطالعہ بھی کیا جاتا ہے ۔ یہ زاویہ انگوٹھے کی جڑ اور ہتھیلی کے اتصال سے وجود میں آتا ہے ۔ جب انگوٹھے کو مکمل طریقے سے پھیلایا جائے تو اس کا زاویۂ اتصال ۶۰° ، ۹۰° یا ۹۰° سے زائد کا ہوگا ۔ بہترین زاویہ ۹۰° کا ہوتا ہے ۔ زاویہ کا مطالعہ خصوصیت سے طبیعت کی فراخی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے ۔ معاشی حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۶۰° تا ۸۰° کے زاویہ کے انگوٹھے کنجوس اور بخیل طبیعت کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ ۹۰° کے حامل انگوٹھے معاشی طور پر متوازن شخصیات کے ہوتے ہیں جبکہ اس سے زائد زاویئے کے حامل انگوٹھے فضول خرچ اور انتہائی فراخ دل شخصیات کو ظاہر کرتے ہیں ۔

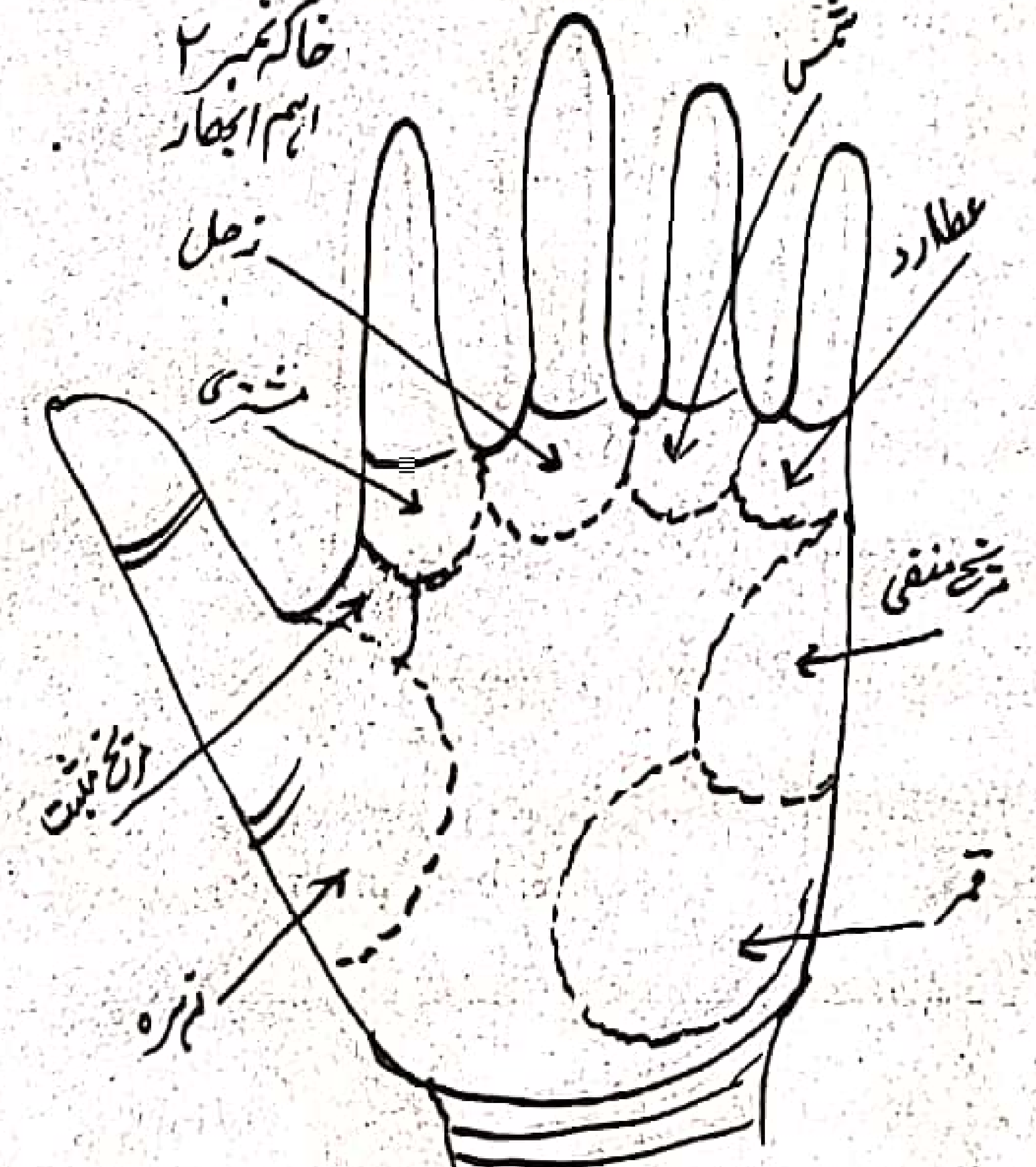

قوت ارادی کا دوسرا مظہر :-

انگوٹھے کے بعد ابھاروں میں ارادہ کا مستحکم سائن بورڈ مشتری کے ابھار کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ مشتری ہمارے نظام شمسی کے اہم ترین سیاروں میں سے ایک ایسا سیارہ ہے جس کے گرد بارہ ۱۲ چاند گردش کر رہے ہیں۔ چاند کے طوافی کرنوں سے اس میں جو قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کا نزدیک ترین سیارہ زحل ہے جو رنج والم، یاسیت کے صفات سے مرکب ہے — مشتری، پامسٹری میں شہادت کی انگلی کے نیچے والے ابھار (جو کہ ہتھیلی پہ موجود ہوتا ہے) کو کہتے ہیں۔ یہ ابھار ارادہ، اولوالعزمی، استحکام، جذبہ، طاقت، برتری اور جاہ و حشمت کے اوصاف سے مزین ہے۔ حاکمیت کی اعلیٰ صفات، حکمرانی اور برتری اس کی بنیادی خصوصیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمرانوں یا اقتدار یا اعلیٰ سماجی مرتبہ کے حامل افراد کے ہاتھوں میں اس کا ابھار بہت نمایاں ہوتا ہے۔ پامسٹری میں ابھاروں کے علم کو عموماً ثانوی حیثیت دی جاتی ہے لیکن سینٹ جرمن جرکیرو کے بعد اس علم پر اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے کے مکتب فکر کے مطابق ابھاروں کا علم پامسٹری کی اساس ہے کیونکہ مختلف ابھار مثلاً مشتری، زحل، شمس، عطارد، مریخ، قمر اور زہرہ مخصوص فلکیاتی قوتوں کے مظہر ہیں جو انسانی ہتھیلی پر ہمہ وقت موجود ہیں اور اسی قوت کے ذخیرہ کی موجودگی میں انسانی قوت اور بالخصوص ارادی قوت کا اظہار اس کے عملی کاموں میں ہوتا ہے۔ دوسرا اہم نکتہ اس ضمن میں یہ ہے کہ ابھاروں کی نمو میں بالعموم کوئی تغیر نہیں ہوتا جبکہ لکیروں میں ارادی قوت کے ذریعہ تبدیلی ممکن ہے۔ اس اعتبار سے اگر جائزہ لیا جائے تو ابھاروں کی اہمیت لکیروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ ہر لکیر کی ابتدا اور انتہا کسی نہ کسی ابھار سے شروع ہو کر کسی دوسرے ابھار پر ختم ہوتی ہے یعنی یہ لکیریں ایک ابھار کا پیغام دوسرے ابھار تک پہنچاتی ہیں تاکہ قوتوں کے تبادلے یا امتزاج سے انسان کے اندر مخصوص فکر و عمل پیدا ہو سکے اور یہی فکر و عمل کا امتزاج اس کی ارادی قوت کو بلند، مستحکم اور اٹل کرتی ہے۔

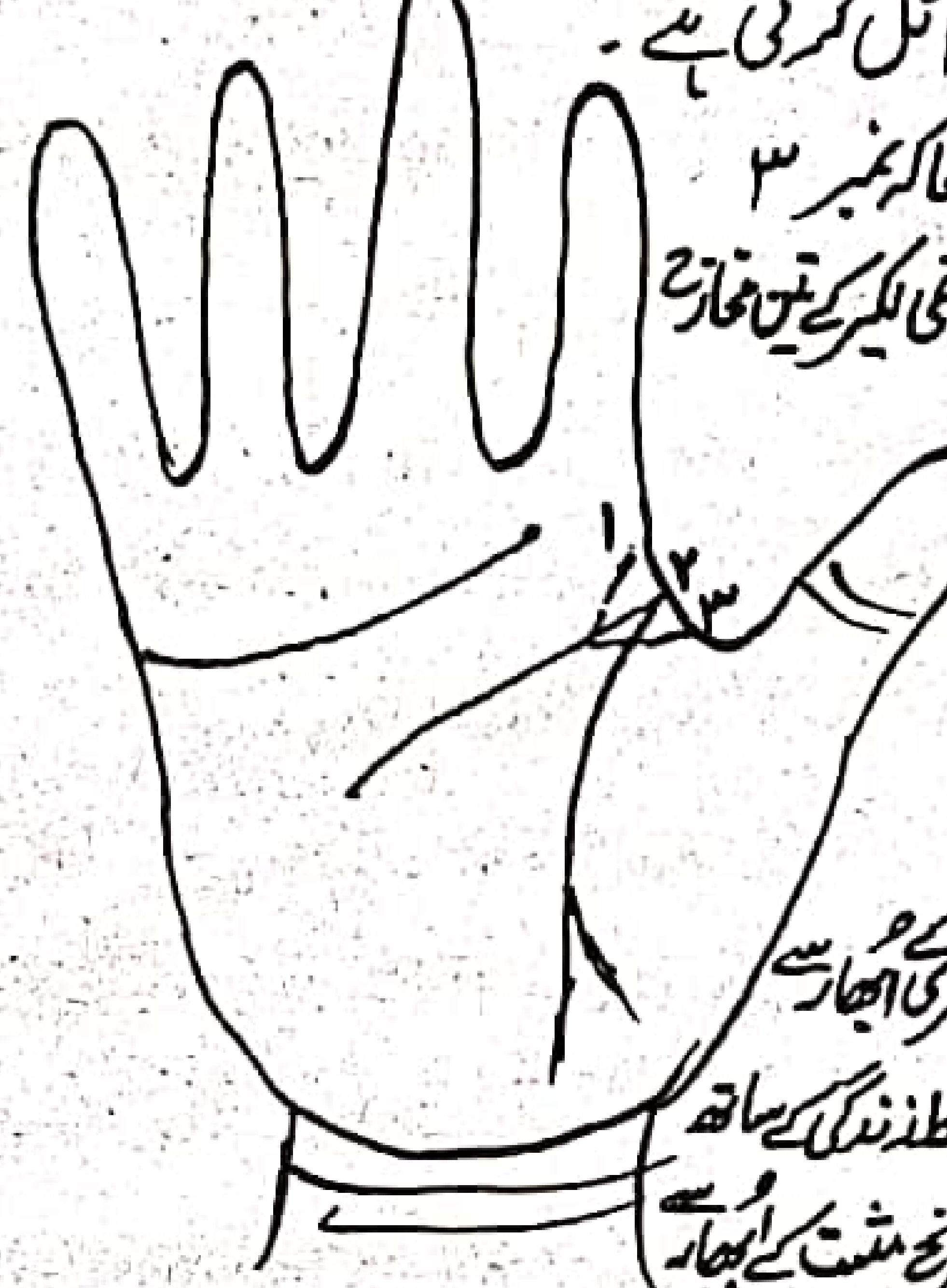

خاکہ نمبر ۳
دماغی لکیر کے تین مخارج
۱- مشتری کے ابھار سے
۲- خطِ زندگی کے ساتھ
۳- مریخ مثبت کے ابھار سے

قوت ارادی کا تیسرا مظہر :-

ارادی قوت کا تیسرا اظہار، دماغی لکیر کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ انسانی دماغ قدرت کی بہترین صناعی اور ایک آئیڈیل کمپیوٹر ہے۔ جس میں شعور، لاشعور اور تحت الشعور کے مختلف PHASES موجود ہیں جن کی اجتماعی کارکردگی سے انسان اعمال و افعال وجود میں آتے ہیں۔ دماغ کی شعوری کارکردگی سے دراصل انسانوں کو جانوروں سے ممیز کیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نکتہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ دماغ ہر انسان کے پاس ہوتا ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو دماغ کی شعوری کاوشوں سے کام لے کر سربلند مقام حاصل کرتے ہیں۔ ان شعوری کاوشوں کا دوسرا نام قوتِ ارادی ہے۔

دماغی لکیر بہ اعتبار ساخت تین مختلف مقامات سے اپنی ابتدا کو ظاہر کرتی ہے۔ جس سے تین مختلف شخصیات کا تعارف ہوتا ہے۔ خاکہ نمبر ۳۳ دیکھیں۔

۱۔ پہلا مخرج ـــــ جبکہ دماغی لکیر خط زندگی سے مل کر نکلتی ہو۔

۲۔ دوسرا مخرج ـــــ جبکہ دماغی لکیر، خط زندگی سے علیحدہ ہو کر مشتری کے ابھار سے نکلتی ہو۔

۳۔ تیسرا مخرج ـــــ جبکہ دماغی لکیر، خط زندگی کے اندر سے نکلتی ہو۔

پہلی صورت میں فرد اپنے تمام اعمال وافعال میں محتاط طرز عمل اختیار کرتا ہے اور متوازن زندگی اس کا طرہ امتیاز ہوتا ہے وہ جذبہ، خواہش اور حقیقت کے امتزاج سے اپنی زندگی کا لائحہ عمل مرتب کرتا ہے، چونکہ یہ لکیر مشتری اور مریخ مثبت کے ابھاروں کے مقام وسط سے نکلتی ہے لہذا یہ لکیر وسط سے دونوں کی مشترکہ صفات کو اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے اور ساتھ ہی زندگی کی لکیر سے مل کر نکلتی ہے لہذا زندگی کے ہر قدم پر اس کی محتاط روش دیکھی جا سکتی ہے بالفاظ دیگر اس کا حسن "دو انتہاؤں کا اوسط ہے"۔

دوسری صورت میں لکیر کی ابتداء زندگی کی لکیر سے علیحدہ طور پر مشتری کے ابھار سے ہوتی ہے۔ زندگی کی لکیر سے علیحدہ اور آزاد ہو کر نکلنا شخصیت میں آزادی، اعتماد، اور مہم جوئی کی صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ "محتاط روش" اس قسم کے فرد کی زندگی کا قرینہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا شخص انتہائی موڈی، جذباتی اور "آتش نمرود میں بے خطر کود پڑا عشق" کے مماثل جذبہ رکھتا ہے۔ جو چاہے تو بڑے سے بڑے معرکے سر انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بصورت دیگر "بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے" کی مجسم تصویر ہوتے ہیں۔ اس سوال کا جواب کہ دونوں باتیں بہ یک وقت کیسے ممکن ہیں، اس کا انحصار لکیر کے اختتامی مرکز پر ہے یعنی کہ لکیر کا جھکاؤ قمر کے ابھار کی طرف ہے یا مریخ منفی کی طرف یا پھر یہ کہ عطارد کے ابھار کی طرف، تینوں صورتوں میں عملی تعبیر بالکل مختلف ہوگی لیکن خود اعتمادی، جفاکشی اور مہم جوئی بہرحال موجود رہے گی جو کہ مشتری کی صفات کی وجہ سے ممکن ہے۔

تیسری صورت میں اس لکیر کی ابتدا زندگی کی لکیر کے اندر یعنی مریخ مثبت کے ابھار سے ہوتی ہے جو کہ انتہائی جذباتیت، ہیجان اور اشتعال کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا شخص بڑا پراسرار اور پیچیدہ شخصیت کا مالک ہوتا ہے اور اس کا ردعمل بڑا طوفانی ہوتا ہے یعنی وہ اشتعالی کیفیات میں 'ردعمل' کے طور پر کوئی بھی بڑے سے بڑا قدم اٹھا سکتا ہے۔ خودکشی کرنے والے اور انتقامی کارروائی کرنے والے افراد کے ہاتھوں پر زیادہ تر اسی قسم کی لکیر موجود ہوتی ہے۔

پامسٹری میں ارادی قوت کے اظہار اور فروغ کے لئے انگوٹھا، مشتری کا ابھار، اور دماغ کی لکیر مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ عملی زندگی میں۔ ارادہ اور نیت کی یکجائی سے "قوت ارادی" وجود میں آتی ہے۔ قرآن کریم کی رو سے "اللہ تعالیٰ کہتا ہو جا، اور بس وہ ہو جاتی ہے۔" (سورہ یٰسین) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اور اللہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔" گویا ارادہ اور عمل کی یکجائی سے نتیجہ وجود میں آتا ہے۔ اسی بنیاد پر بہتر نتائج کے حصول اور کامیابی کے لئے "قوت ارادی" (روح کی طاقت) کو پہلی سیڑھی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہیں سے تبدیلی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ جیسے ہم ہاتھ کے اسکرین پر پامسٹری کے ذریعے از خود مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

نام رکھنے کی فیس مبلغ 100 روپے ہے

حکیم غلام الرسول امین ناشاد
لاڑکانہ (سندھ)

ردِ سحر

جاننا چاہیئے کہ قرآنی اعمال میں بہت بڑی قوتیں پوشیدہ ہیں یہ اعمال صرف ردِ سحر ہی نہیں بلکہ رجعت عملیات میں بھی کام آتے ہیں۔ ساتھ ہی عام حالات میں بھی جبکہ مذکورہ صورت حال ہو میں نے انہیں بے حد مؤثر پایا ہے یہ اعمال آپ ہر جگہ آزمائیں بفضلِ خدا آپ کلام خداوندی کو بے حد مؤثر پائیں گے۔

اب ردِ سحر کے عملیات پیشِ خدمت ہیں۔ آپ انہیں تیار کر کے خلقِ خدا کی پریشانیوں کا ازالہ کریں۔

۱۔ دوکنے کے لئے :

کوئی عورت ماری ماری پھرتی رہے اور جہاں جہاں یہ شادی کرے وہاں سے اسے طلاق ملے اور اسے خود بھی کسی ایک جگہ سکون نہ آئے۔ یا کوئی ایسا شخص موجود نقل مکانی کرتا رہا ہو اور اسی تبدیلی مقامات میں اپنی عافیت سمجھتا ہو۔ یا حالات سے بے حد دل برداشتہ ہو یا کسی کی طبیعت میں سیمابی پن پیدا ہو، اور وہ خواہ مخواہ اِدھر اُدھر بلا کسی خاص وجہ گھومتا پھرتا رہے۔ تو اس عمل سے طبیعت میں ٹھہراؤ پن و سکوت پیدا ہو جائے گا۔

یہ لکھنے میں مجھے کوئی عار نہیں کہ میرا ابھی چند برس ہوئے اچانک کچھ ایسا ہی حال پیدا ہو گیا کہ کام کے مرحلے تو رہ جانے لگے ذہن میں ہر دم ایک تغیر سا برپا رہتا کہ بس جونہی کوئی خیال پیدا ہوتا فوراً اسی کے دھارے میں بہہ جاتا ہر دم تحرک میں رہنے سے روزانہ اوراد میں بھی فرق آنے لگا۔ تب میں نے اسی قرآنی عمل کا انتخاب کیا۔ اور یہ کلام خداوندی کا اعجاز ہی ہے کہ پھر پہلے جیسا ٹھہراؤ پیدا ہو گیا۔ یہ پہلا عمل ان مبتدیوں و عاملوں کی خدمت میں بھی ایک تحفہ ہے جن کے ساتھ خدانخواستہ ایسے حالات ہوں۔

وَضَلَّا كَلِمَةً ...... فِي السَّمَاءِ تک۔ (پارہ ۱۳ رکوع ۱۶، آیت ۲۴)

یہ آیہ مبارک جمعہ یا پیر کے دن سورہ اخلاص، سورہ قریش اور معوذتین کے ہمراہ لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر پیئے۔ ساتھ ہی انہی سورتوں کے نقوش ذوالکتابت زعفران سے لکھ کر بطریقہ تعویذ پہنیں اور ذیل کے نقوش لکھ کر ان سے غسل کر لیں۔

چال نقوش

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

۷۸۶

۲۰۳	۲۸۴۲	۲۲۴۳	۱۶۲۴
۲۴۳۶	۱۴۲۱	۴۰۶	۲۶۳۹
۱۲۱۸	۱۸۲۷	۳۲۴۸	۶۰۹
۳۰۴۵	۸۱۶	۱۰۱۵	۲۰۳۰

۷۸۶

۳۶۹	۴۴۶۶	۳۵۰۹	۲۵۵۲
۳۸۲۸	۲۲۳۳	۶۳۸	۴۱۴۷
۱۹۱۴	۲۸۷۱	۵۱۰۴	۹۵۷
۴۷۸۵	۱۲۷۶	۱۵۹۵	۳۱۹۰

۷۸۶

۱۰۸	۱۵۱۲	۱۱۸۸	۸۶۴
۱۲۹۶	۷۵۶	۲۱۶	۱۴۰۴
۶۴۸	۹۷۲	۱۲۲۸	۳۲۴
۱۶۲۰	۴۳۲	۵۴۰	۱۰۸۰

۲۔ نکاح کے لئے :

بعض عورتیں اگرچہ بہت خوبصورت اور سلیقہ مند بھی ہوتی ہیں پھر بھی انہیں کوئی نکاح میں لانے کا قصد نہیں کرتا۔ ایسی غرض مند

عورت کے لئے عامل کو چاہیئے کہ سورہ حشر لکھے اور جمعہ کے دن جبکہ امام مسجد منبر پہ ہو۔ تو وہ عورت غسل کرے اور یہ سورۃ دھو کر پیئے۔ ساتھ میں یہ حجاب گلے میں لٹکائے۔ اس عورت کے لئے پیغام آجائے گا۔ اور وہ عورت لوگوں کی آنکھوں میں دلہن کی طرح پیاری ہو جائے گی۔

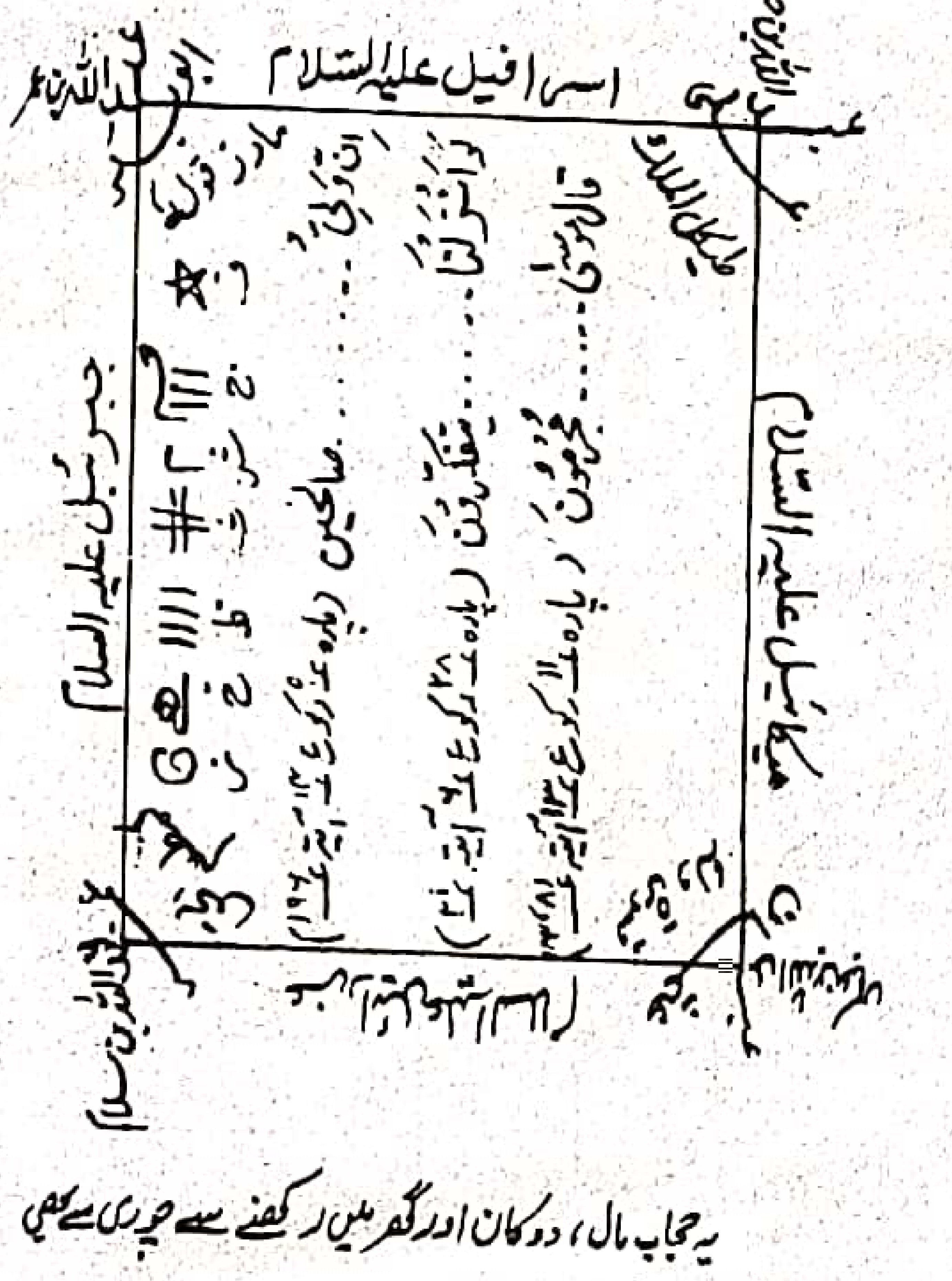

یہ حجاب مال، دوکان اور گھر میں رکھنے سے چوری سے بھی امان میں رکھتا ہے۔

۳۔ عقل سلب شدہ کے لئے:

اچھے بھلے آدمی کی عقل اچانک سلب ہو جاتی ہو۔ اور وہ آدمی ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ بات کرے تو میٹھی ہوئی اور پھٹی ہوئی آواز میں۔ ابھی پانی پینے احتیاط اور اصول بیان کرے تو اگلے ہی لمحے کائنات کے بنائے جانے پہ اعتراض کرنے لگے تو یہ بھی سحر کی ایک شدید نوعیت ہے۔

اسی سلسلے کے کیسوں میں عرصہ ہوا ایک افسر کی بیوی بھی لائی گئی جس میں مندرجہ بالا تمام علامات تھیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ میں نے جب اپنے طور پر چھان بین کی، تو مجھے اس کے گھر میں سے سحر کا کوہ ہمالیہ ملا۔ ایک لحظہ کے لیے میں خود بھی حیران ہو گیا کہ آیا خلق خدا کے پاس اتنا بھی ٹائم ہوتا ہے کہ وہ کسی اپنے ہی جیسے انسان کی بربادیوں کے سامان مہیا کریں۔ بعد میں میں نے یہی عمل اس عورت پہ کیا خدا کے فضل و کرم سے وہ عورت بالکل ٹھیک ہو گئی اور اس کا دماغ پھر سے سالم ہو گیا۔

میرا ان چند ایک واقعات کا تذکرہ کرنا اپنی عاملیت کا رعب جھاڑنا نہیں ہے، بلکہ مجھے اپنی کم علمی کا بہ زور الفاظ میں اعتراف ہے لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ یہ سب وہ اعمال ہیں جو عموماً خصوصاً میرے تجربات میں رہتے آئے ہیں۔ اور ان عملیات میں نام کا دخل نہیں بلکہ کام کا دخل ہے۔

عقل سلب کے مریض کے لئے یہ آیۃ مبارک پڑھی جائے۔

اَلَمْ تَرَ ..... سَآئِلُنَا (پارہ ۱۹، رکوع ۳، آیۃ ۴۵)

اس کے ساتھ اسماء قمر (لیاخیم، لیاغو، لیافوپہ، لیارش، لیاروغ، لیادوش، لیاثلش) اور اسماء روس اربعہ (مارنہ، کمطم، قسورۃ، طیکل) اس پہ بلا تعداد معینہ پڑھے جائیں۔ جب تک کہ وہ ہوش میں آجائے۔ پھر مندرجہ بالا آیۃ مبارک مع اسماء قمر و روس اربعہ او رسورۃ عادیات کے لکھ کر مریض کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈالا جائے۔ بعد میں سورہ رحمٰن چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی میں عرق لہسن و روغن کنجد ملا کر مریض کے سر میں مالش کرائی جائے۔ بحکم خدا تعالیٰ سات روز میں مکمل فائدہ ہو جائے گا۔ بعد میں اگر تھوڑی سی بھی علامات باقی رہیں تو اسی تیل کی مالش مسلسل جاری رکھنی چاہیئے۔ جب تک وہ حادثہ خود سے دور نہ ہو جائے اور عقل مکمل طور پہ واپس ہو جائے۔

۴۔ بیوی سے شوہر نفرت کرنے لگے:

Scanned with CamScanner

کسی عورت کو اتفاقاً یا بذریعہ سحر اپنے مرد سے جدا کر دیا گیا ہو۔ یا بعض فاحشہ عورتیں مرد کو قید کر لیتی ہیں اور مرد اپنی بیوی سے متنفر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے حالات میں ذیل کا عمل نہایت مفید پایا گیا ہے۔

یہ دو آیتیں قال موسیٰ ..... مُجۡرِمُوۡنَ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۳ آیتہ ۸۱) اور عسی اللّٰہ ..... رَّحِیۡمٌ (پارہ ۲۸ رکوع ۵ آیتہ ۷) مرد کو پینے کے لئے دی جائیں اور اس مربع کو لکھ کر اس کے گرد اسی طرح آیتیں لکھیں جس طرح درج ہیں پھر عود کا بخور دے کر عورت کو گلے میں پہننے کے لئے دیا جائے۔ انشاء اللّٰہ وہ عورت پھر شوہر کی نظروں میں محبوب ہو جائے گی۔

فَاَمَّا رَاَیۡنَہٗ ....

۷۰	۵۰	۱	۴۰
۱	۴۰	۷۰	۵۰
۴۰	۱	۵۰	۷۰
۵۰	۷۰	۴۰	۱

پارہ ۱۱ رکوع ۱۳ آیتہ ۸۱ ۸۲

پارہ ۲۸ رکوع ۵ آیتہ ۷

...... رحیم ۹۹

۵۔ شوہر سے بیوی نفرت کرنے لگے :

اسماء قمر جن کا عمل نمبر تین ۳ کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے۔ سات چھوہاروں یا سات عدد انجیروں پہ لکھ کر مرد کو کھلائے جائیں اور مرد کو سورہ یوسف عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر دی جائے تاکہ وہ اپنے گلے میں پہنے۔ اس عمل کے کرنے سے مرد میں ایک انتہائی کشش اور فطرتی وجاہت میں بے حد جاذبیت پیدا ہوگی جس سے عورت بے تحاشہ اپنے مرد کو پسند اور پیار کرنے لگے گی۔

۶۔ کسی کے بچے زندہ نہ رہیں :

سورہ واقعہ، چھ آیات شفا (آیات شفا عملیات کی کسی مبسوط کتاب میں مل جائیں گی) اور ننانوے ۹۹ اسماء الحسنیٰ کسی سفید کاغذ پہ زعفران سے لکھ کر عورت کے گلے میں (کاغذ کو حتی الامکان چھوٹا لپیٹ کر پہنائیں) وہ تعویذ باندھ دیں۔ اور ابطلان جادو کی آیتہ قال موسیٰ ...... مُجۡرِمُوۡنَ (پارہ ۱۱، رکوع ۱۳، آیتہ ۸۱ - ۸۲) سات چینی کی پلیٹوں میں لکھ کر دیں۔ ہر روز طلوع آفتاب سے قبل ایک پلیٹ وہ عورت سات دن تک نہار منہ پیئے اور یہی ابطلان جادو کی آیتہ ۷۰ مرتبہ اس عورت پر دم کی جائے۔

خدا کے فضل و کرم سے ہونے والی اولاد سالہا سال زندہ رہے گی۔ وہ عورتیں جن کے حمل اسقاط ہو جاتے ہوں یا ان کی اولاد مر جاتی ہو ان کے لئے ایک نعمت ہے۔ گو ان اعمال میں تکلیف تو ضرور محسوس ہوگی لیکن عظیم فائدے اور سالہا سال کی ممتا کی ویران گود کو مدنظر رکھ کر اگر کیے جائیں تو چند گھنٹوں کی تکلیف کوئی بڑا مسئلہ نہیں جو کسی کی جھولی گوہر مراد سے بھر جائے۔

۷۔ بیوی شوہر سے کھنچی کھنچی رہے۔ تو سورہ یوسف لکھو اور سات مرتبہ یہ آیتہ فَلَمَّا ...... کَرِیۡمٌ (پارہ ۱۲، رکوع ۱۴) لکھ کر اس عورت کے سر سے باندھو۔ عورت بالکل تابعدار ہو جائے گی۔ اور راغب ہوگی۔ ساتھ میں کسی شیرینی پہ آیتہ وَمِنۡ کُلِّ ...... تَذَکَّرُوۡنَ (پارہ ۲۷ رکوع ۲) دم کر کے کھلائی جائے۔ یقیناً اپنے شوہر کے سوا نہ رہ سکے گی۔

ہر قسم کے اعلیٰ ترین کھانے پکوائیے

شیخ مختارالدین

باورچی پکوان گھر

بالمقابل نایاب مسجد ڈاکخانہ چورنگی کا۔ ایریا لیاقت آباد۔ کراچی۔

فون نمبر: ۴۱۲۳۲۹۳۔۴۱۲۶۴۲۷

سید فضل حسین بخاری
جدہ (سعودی عربیہ)

عمل سورۃ یٰسٓ

۱ ۔ سب سے پہلے مندرجہ ذیل کلمات اسمائے مؤکلین کے ساتھ سورہ یٰسٓ کا پہلا رکوع کسی حافظ قرآن کی نگرانی میں حفظ کر لیا جائے۔ برائے سہولت طریقہ درج کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے ۔

یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ بحق یٰسٓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یٰسٓ۔

یٰسٓ ○ والقرآن الحکیم ○ انک لمن المرسلین علیٰ صراط المستقیم
تنزیل العزیز الرحیم ○ لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم
غافلون ○ لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لا یومنون ○ انا
جعلنا فی اعناقھم اغلالاً فھی الی الاذقان فھم مقمحون ○
وجعلنا من بین ایدیھم سداً ومن خلفھم سداً فاغشینٰھم
فھم لا یبصرون ○ وسواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ○ انما
تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب ج فبشرہ
بمغفرۃ واجر کریم ○ انا نحن نحی الموتیٰ ونکتب ما قدموا
واٰثارھم وکل شیءٍ احصینٰہ فی امام مبین ○ بحق
یا جبرائیلا یا میکائیلا ۔ یا ازرائیلا یا اسرافیلا ۔

یہ ہوا ایک مرتبہ ۔ اس طرح اکتالیس (۴۱) دن تک روزانہ ۴۰ مرتبہ مذکورہ کلمات کے ساتھ سورہ یٰسٓ کا یہ پہلا رکوع معہ مؤکلات پڑھنا ہے ۔ چالیس مرتبہ پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد حصار سے نکل آئے ۔

۲ ۔ ترک صوم وصلوٰۃ آج کل فیشن بن گیا ہے۔ ایسے حضرات جو تارک صوم صلوٰۃ ہوں اس متبرک اور مقدس عمل کو شروع کر کے اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا نہ کریں

۳ ۔ عمل نوچندی جمعرات (پنجشنبہ) کو بعد از نماز عشاء ساعت مشتری میں شروع کیا جائے یہ ایک کلیدی اور لازمی شرط ہے۔ اس شرط کو ترک کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا نقصان ضرور ہوگا۔

۴ ۔ اس عمل کے شروع کرنے سے جبکہ عامل کامل سے اجازت مرحمت ہوئی ہو عامل اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔ کوئی دنیاوی سرا سے نقصان یا تکلیف نہیں دیتا۔

۵ ۔ وقت کی پابندی نہایت لازمی امر ہے۔ ذرہ بھر کمی بیشی نہیں ہونی چاہیئے۔ بخورات عود لوبان یا اگربتی متعلقہ سیارہ مشتری ہر روز عمل شروع کرنے سے قبل جلائیے ۔ ناغہ بالکل نہ ہو۔ بصورت ناغہ عمل نئے سرے سے شروع کرنا ہوگا۔ ناغہ کرنا اور پھر شرائط کی پابندی نہ کرنا مقررہ وقت سے کمی بیشی کرنا ایسی باتیں مؤکلوں کو پسند نہیں۔ مؤکل مقررہ وقت پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ اگر عامل حاضر نہ ہو تو پھر مؤکل عامل کو پریشان کرنے لگتے ہیں ۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر نہایت جری دل اور فولادی دل و دماغ کا آدمی بھی متزلزل ہو جاتا ہے ۔

۶ ۔ عمل کسی پاک صاف اور مطہر کمرہ میں شروع کرے۔ جہاں اگر زیادہ نہیں تو عرصہ ۴۰ یوم اس کمرہ میں کسی اور کا گزر نہیں ہونا چاہیئے۔ کمرے کی پاکی کا یقین عامل کو خود کرنا چاہیئے ۔ کمرہ میں کوئی فضولیات نہیں ہونی چاہئیں۔ تصاویر اسلامی یا غیر اسلامی کیلنڈر وغیرہ ہٹانے چاہئیں ۔ کمرہ کے اندر اگر سفیدی ہوئی ہو تو اور زیادہ موزوں ہے۔ وہاں روشنی کا مناسب انتظام ہو۔ کمرے میں ایسی کوئی چیز جو عامل کی توجہ کا مرکز دوران وظیفہ بن سکتی ہو ہٹا دینی چاہیئے ۔

لوازمات عمل :

۱ ۔ نیا چاقو، نئی طشتری، نیا مصلے، بخورات متعلقہ سیارہ مشتری،

بخور جلانے کا برتن نیا ہونا چاہیئے۔ ایک عدد تسبیح جس پر چالیس تک نشان لگائے جائیں تاکہ غلطی کا خدشہ نہ رہے۔ لباس جو دوران عمل استعمال کرنا ہے وہ سفید رنگ کا ہونا چاہیئے۔ جیبوں میں کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے۔ شرط یہ ہے کہ جو لباس پہلے دن دوران وظیفہ استعمال ہوگا وہی لباس آخری دن تک استعمال میں لانا ہے۔ اس کا پاک اور صاف ہونا ضروری ہے۔ کوئی فضول چیز حصار کے اندر نہ رکھے اور جو چیزیں پہلے دن حصار کے اندر لے کر جائے وہ باقی سارے دنوں حصار کے اندر لے کر جایا کرے ان میں کوئی چیز تبدیل نہ ہو۔ مثلاً رومال یا ٹوپی۔ تسبیح۔ طشتری۔ چاقو۔ مصلے وغیرہ۔

۲۔ پہلے دن یعنی جمعرات کے دن بعد دوپہر دو غسل کرے۔ غسل صحبت اور غسل پاکی۔ جمعرات کا روزہ کسی بھی صورت نہ چھوڑے۔ نماز عشاء سے فراغت کے بعد اپنے مخصوص حجرہ یا کمرہ میں جائے۔ جہاں روشنی کا مناسب انتظام ہو۔ بخورات جلا کر ایک کونے میں رکھے۔ مصلے قبلہ رو بچھائے۔ پانی سے طشتری بھر کر مصلے کے اوپر دائیں کنارے رکھے۔ تسبیح ہاتھ میں رکھے۔ سر ڈھانپے۔ دوران وظیفہ سر کو ٹوپی یا رومال سے لازمی ڈھانپے کاغذ پر نقشہ قبر رسول اکرم ﷺ کا جس کے چاروں کونوں پر مؤکلوں کے نام لکھے ہوں مصلے پر اپنے سامنے رکھے۔

۳۔ اب تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور چاقو پر دم کرے۔ چاقو کی نوک زمین پر مصلے کے دائیں طرف رکھے اور مصلے کے اردگرد چاروں طرف لکیر کھینچتا ہوا اس مقام پر لے آئے جہاں سے لکیر شروع ہوئی تھی لکیر کا دوسرا سرا ملائے اور چاقو کو زمین سے اٹھائے بغیر زمین میں چاقو گاڑھ دے۔

۴۔ اب پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ پھر جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کلمات اور اسمائے مؤکلات کے ساتھ سورہ یٰسٓ چالیس مرتبہ پڑھنا ہے اور پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ ایک دن کی کارروائی مکمل ہوئی۔ دوسرے دن پھر اسی طرح علیٰ ہٰذا القیاس۔

۵۔ عمل ختم کرنے کے بعد یعنی جب آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو پھر بہ نیت حصار سے نکلنے کے تین تین مرتبہ درود شریف فاتحہ اور آیۃ الکرسی پہلے کی طرح پڑھے۔ چاقو پر دم کرے اور چاقو اکھاڑ لے اور باہر نکل آئے۔

۶۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا کاغذ پر خاکہ بنا کر اس کے چاروں کونوں پر مؤکلوں کے نام لکھے جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔ اس کاغذ کو حصار کے اندر اپنے روبرو رکھے اور اپنی توجہ اسی پر رکھے۔ وظیفہ میں مشغول رہے۔

۷۔ اس سورہ کے مؤکل نہایت شریف ہیں اور عامل کے ساتھ نہایت خلوص کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ عموماً ۲۷ یا ۳۳ دن کے بعد مؤکل ظاہری طور نظر آتے ہیں ان کے سلام کا جواب دل ہی دل میں دے مگر دے ضرور۔ زبان سے وظیفہ جاری رکھے۔

۸۔ کبھی کبھی مؤکل ڈرانے دھمکانے اور عامل کو چلے جانے کو کہتے ہیں۔ مگر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ حصار کے اندر اسے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔

۹۔ مؤکلوں کی موجودگی میں کوئی حرکت یا خلاف معمول بات ہوئی ہے تو رجعت کا خطرہ ہے۔ اگر رجعت ہو گئی تو اس مرض کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں کسی اہل دل، مرشد کامل یا عامل کامل کی طرف رجوع کیا جائے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ بغیر اجازت کوئی صاحب یہ عمل شروع نہ کرے ایسی صورت میں جناب عامل لیاقت منجم صاحب اجازت مرحمت فرمانے کے مختار ہیں۔ اور مضروب رجعت حضرات کا تدارک بھی فرمائیں گے۔ یاد رہے وقت اور جگہ تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی نے یہ غلطی کی تو نتائج کے لئے اسے تیار رہنا چاہیئے۔

۱۰۔ شرائط کی پابندی لازمی امر ہے۔ نماز کی پابندی لازمی امر ہے۔ جمعرات کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اگر ہو سکے تو بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ بھی رکھیں۔ روزہ اعلیٰ ترین عبادت میں سے ایک ہے۔ موجب قبولیت دعا ہے۔ اس عمل میں حصول کامیابی کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ جمعرات کا روزہ کھیر سے افطار کرے۔ کھیر یعنی دودھ چاول کا شکر سفید آمیز ملین پکوان۔ ہر جمعہ جامع مسجد میں جا کر ادا کرے۔ بعد نماز جمعہ دو رکعت نماز بہ نیت اپنے مقصد میں کامیابی کے پڑھے۔ بعد فراغت نماز خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگے اور اپنا مقصد اللہ کے حضور پیش کرے۔ مسجد سے نکلنے کے بعد غریبوں اور مسکینوں کو کچھ صدقہ دے انشاء اللہ اپنے مقصد کو پہنچے۔

علامہ شاد گیلانی مرحوم

ارتکازِ توجہ

اور

علم النفس

روحانی علوم میں آنکھ۔ سانس اور ہاتھ کی ریاضتوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آنکھ میں برقی قوت آجانے کے بعد سانس کی مشقوں کی باری آتی ہے۔ سانس کی مشقوں میں سب سے بہتر مشق حبس دم کرنا ہے اس مشق کے لئے آپکو ایسا وقت تلاش کرنا اور منتخب کرنا ضروری ہے جب آپ ہر قسم کے تفکرات اور دیگر کاموں سے بالکل فارغ ہو چکے ہوں۔ میں یہ مشق عام طور پر صبح کی نماز کے بعد کیا کرتا ہوں۔ آپ کی اپنی مرضی جب کریں بہر صورت دل ہر طرح سے مطمئن ہو اور کوئی واہمہ اور فکر دامن گیر نہ ہو۔ اطمینان سے بیٹھ جائیں جس حالت میں بھی آپ آسانی محسوس کریں اسی حالت میں بیٹھ جائیں بدن کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ ایک دو سانس آہستہ آہستہ لے کر۔ اب ایک لمبا سانس لیں۔ مگر آہستہ آہستہ۔ اس طرح سے کہ آپ کم از کم ایک منٹ تک سانس کھینچتے رہیں (مگر اتنا وقت آپ ذرا مشق جاری ہونے کے بعد ہی لے سکیں گے) ابتدا میں جتنی دیر تک سانس کو کھینچ سکیں اسی قدر کھینچ کر سانس کو روک دیں اور اتنی دیر تک روکے رکھیں جس قدر آپ آسانی سے روکنے کے قابل ہوں۔ جب آپ تھک جائیں تو سانس آہستہ آہستہ باہر نکالنا شروع کر دیں مگر یکدم نہیں بلکہ آہستہ آہستہ۔ اور کوشش یہ کریں کہ جتنی دیر تک آپ نے سانس کو اندر کھینچا ہے اتنی ہی دیر تک سانس کو خارج کرتے رہیں۔ اگر آپ اس مشق کو جاری رکھیں گے تو آپ سانس کھینچنے، سانس روکنے اور سانس باہر نکالنے کے وقت کو منٹوں تک بڑھا سکتے ہیں۔ جب میں نے مشق کو مکمل کیا تھا تو ہم منٹ سانس کھینچنے میں ۱۳ منٹ روکنے میں اور ہم منٹ سانس باہر نکالنے میں صرف ہوتے تھے گویا ۲۱ منٹ میں صرف ایک سانس لیا کرتا تھا۔ گویا اب مشق نہیں رہی اور وہ بات نہیں رہی مگر البتہ دوسروں کو سبق دینے کے قابل اب بھی ہوں۔ جب آپ سانس باہر نکالیں گے تو آپ ذرا تھک جائیں گے ایک دو سانس آہستہ آہستہ لیکر طبیعت میں آسودگی پیدا کریں اور پھر مشق شروع کر دیں۔ اور مشق کو جس وقت تک آسانی سے کر سکیں اتنی ہی دیر کریں۔ ایک بات کا خیال رکھیں کہ جب سانس اندر کھینچیں تو دل ہی دل میں کہیں کہ میں صحت توانائی اور طاقت کا ایک خزانہ اندر کھینچ رہا ہوں اور اسی قسم کے فقرات جو بھی آپ کو پسند ہوں ضرور کہیں۔ سانس روکے رکھنے کے دوران آپ اگر اسم جلالہ اللہ کا ورد کریں تو زیادہ بہتر ہے اور اگر خاموش رہیں تب بھی آپکی مرضی مگر بہتر یہ ہے کہ ورد ضرور ہونا چاہیئے اور میرا معمول تو یہ ہے کہ حبسِ دم میں سنہری حروف میں اسم جلالہ "اللہ" کو دل پر منقش کر کے ورد کرتا ہوں اور جو کرنیں اس پاک اسم سے نکلا کرتی ہیں۔ میری بند آنکھیں اسکی شعاع کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ جب آپ سانس باہر نکالیں تو دل میں کہیں کہ میں اپنی ساری کوفت، تھکان اور بیماری باہر نکال رہا ہوں۔ اسی طرح سے آپ اس مشق اور ریاضت کو جاری رکھیں۔ آپ چند یوم مشق کرنے کے بعد اپنی اس ریاضت کا امتحان لیں۔ آئینہ سامنے رکھیں اور دل میں اسم جلالہ اللہ کا تصور کر کے حبس دم کر دیں اور جب سانس باہر نکالیں تو اسی آئینہ

پر پھونک ماریں۔ آپ کو علم ہے کہ آئینہ پر پھونک مارنے سے آئینے پر دھندلاہٹ سی آجاتی ہے اگر یہ دھندلاہٹ اسم جلالہ اللہ سے مشابہ ہو تو آپ مشق میں کامیاب ہیں۔ اس مشق سے جسمانی فوائد بھی بہت زیادہ ہیں اور روحانی فوائد تو سبحان اللہ! جسمانی فوائد یہ ہیں کہ آپ کا دماغ طاقت پکڑ جائے گا۔ نسیان دور ہوگا۔ بصارت کو قوت آجائے گی۔ نزلہ دائمی اور زکام دور ہو جائیں گے۔ نیند خوب کھل کر آئے گی اور بے خوابی دور ہوگی۔ بھوک بڑھ جائے گی۔ ہضم کا فعل قوی ہوگا اعضائے رئیسہ کو قوت ہوگی۔ قبض دور ہوگی۔ تبخیر معدہ اور جگر کے مریضوں کے لئے یہ ریاضت امرت کا کام دیتی ہے۔ روحانی فوائد ان گنت ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر آپ نے ریاضتِ نفس کو بدرجہ کمال تک پہنچا دیا ہے تو آپ مریضوں کی تمام تکلیف کو آسانی سے سلب کر سکتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سامنے بٹھا دیں یکسوئی حاصل کر کے آنکھیں بند کر دیں حبس دم کریں اور دورانِ حبس یہ تصوّر رہے کہ مریض کی تمام تکلیف کو میں اپنے سانس کے ذریعہ اپنے اندر کھینچ رہا ہوں۔ اگر آپ نے اس ریاضت کو جاری رکھا تو چند یوم کے بعد آپ کو محسوس ہوگا کہ حبس دم کرنے میں آپ یقینی طور پر مریض کی تمام تکلیف کو اندر کھینچ چکے ہیں۔ اور بظاہر آپ میں اسی مرض کی عارضی سی اور معمولی سی تکلیف عود بھی کر آئے گی مگر جب آپ سانس باہر نکال دیں گے تو مرض آپ کے بدن سے خارج ہو جائے گا۔ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر پانچ سات دن یہی عمل کریں مریض یقیناً تندرست ہو جائے گا۔ میں نے اپنے گھر کے مریضوں پر اکثر یہ کامیاب عمل کیا ہے اور یقینی مؤثر پایا ہے مگر باہر کے مریضوں پر تجربہ نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا۔؟ اس کی بھی ایک اہم وجہ ہے۔ جس کا کہ اظہار میں مصلحتاً نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ میرا ایک عمل بہت زیادہ چل نکلا ہے اور اس عمل کے شفا بخش اثرات یقیناً تحیّر خیز بھی ہیں۔ ایک گلاس شیشے کا لیکر نصف تک اس کو پانی سے بھر لیا جائے۔ یکسوئی کے عالم میں حبس دم کریں اور تصوّر یہ کریں کہ جب میں پانی پر پھونک ماروں گا تو اسم جلالہ اللہ سطح آب پر روشن ہوگا۔

حبس دم میں اس تصوّر ذہنی کے ساتھ ساتھ اسم جلالہ اللہ آنکھوں کے سامنے لکھا ہوا موجود ہو تو اس عمل کو اور زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہے۔ (میں ایک کاغذ پر اللہ لکھ کر سامنے رکھ لیا کرتا ہوں) اور جب آپ پھونک ماریں تب بھی یہی بات آپ کے ذہن میں جاگزیں ہو کہ سطح آب پر اسم جلالہ اللہ لکھا ہوا نظر آرہا ہے، آپ تھوڑی دیر کے بعد حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ آپ کا عمل کامیاب ہوگیا ہے۔ یہ پاک اسم پانی کی سطح پر صاف صاف لکھا ہوا آپ کو نظر آجائے گا۔ آپ اسی طرح اور اسی تصوّر کے ساتھ پانی پر پھونک مارتے رہیں۔ یہ پانی پانی نہیں رہتا بلکہ اکسیر بن جاتا ہے اور مجھ سے تو ان لوگوں نے بھی اس پانی کا مطالبہ کیا ہے جو ان علوم کا تمسخر اڑایا کرتے ہیں۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ اس پانی سے عجائبات کا ظہور ہوا اور ایسے مریضوں کو دنوں میں آرام آگیا۔ جن کے بچنے کی امید ڈاکٹروں کو بھی نہ تھی۔ راولپنڈی کے ایک معزز ترین فرد نے اس پانی کے کمالات سے ڈاکٹروں کو تعجب میں ڈال دیا جبکہ بغیر کسی علاج کے ان کی زوجہ محترمہ کی ۲ سیر کی رسولی ہفتہ عشرہ میں غائب ہوگئی۔ مگر یہ سب کچھ انسانی یکسوئی قلب اور ارتکاز توجہ کا کمال ہے۔ پچھلے سال سردیوں میں ملتان چھاؤنی کے ایک کرنل صاحب نے اپنے لڑکے کے علاج کے واسطے مجھے طلب کیا۔ کمرہ میں میز پر گلدان پڑا تھا۔ رات کے سناٹے میں اور انتہائی تنہائی کے عالم میں میری نظر اس گلدان کے مہکتے ہوئے پھولوں پر پڑی اور کسی ان جانی یکسوئی کے ماتحت میں نے "ایک گلاب" پر نظریں گاڑ دیں۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ ایک منٹ کے اندر ہی وہ پھول سوکھ کر اکٹھا ہوگیا فوراً ہی مجھے خیال آیا کہ میری متواتر مشقوں کے باعث ہی یہ سب کچھ وقوع پذیر ہوا ہے اور میں نے ایک پھول پر ناحق ظلم کیا ہے۔ میں نے حبس دم کیا اور حبس دم میں اس تصوّر کو قائم رکھا کہ میری پھونک سے یہ سوکھا ہوا پھول پھر ہرا ہو جائے گا۔ پانچ سات بار حبس دم کرنے اور پھونک مارنے کے بعد پھول میں پہلی سی تازگی آگئی اور میں اپنے ان دونوں عجیب تجربات پر انتہائی مسرور ہوا۔ آپ اس مشق سے ہزاروں کام لے سکتے ہیں کام کی بات ہے اور اس سے کام لینا ایک ہوش مند انسان کے اپنے بس کی بات ہے۔ حب و تسخیر پر یہ عمل زیادہ کام کرتا ہے۔ جب آپ تنہائی میں حبس دم میں کسی کا تصوّر کر کے اُسے کھینچنے کی کوشش کریں گے

تو آپ کی روحانی برقی قوت اس کو ضرور کھینچ لے گی۔ اللہ پاک کے کلام کے اثرات سے کس شخص کو انکار ہے۔ اس پاک کلام میں بڑا اثر ہے۔ مگر اس وقت جبکہ انتہائی یکسوئی ہو۔ اگر آپ کا دماغ ہزاروں خیالات میں تقسیم ہوگا تو آپ کلام پاک کو طوطے کی طرح رٹ کر خواہ مخواہ دماغی کوفت برداشت کریں گے۔ ہاں تاثیر تب ہے کہ آپ انتہائی یکسوئی کے عالم میں ورد کریں۔ یکسوئی کے عالم میں پوری سورۃ نہیں بلکہ صرف ایک "لفظ" بھی کارآمد ہوتا ہے۔ حب و تسخیر کے لئے ایک عمل لکھ رہا ہوں۔ جسے میں نے سینکڑوں اشخاص سے کرایا اور بے حد کامیاب رہا۔ شام سے آدھ گھنٹے قبل اس عمل کا وقت ہے۔ از روئے علم النفس یہ وقت ساعت مشتری کا وقت ہوتا ہے۔ آپ اپنے نتھنوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دیکھیں کہ سانس کس نتھنے سے زیادہ جاری ہے۔ عموماً یہی ہوتا ہے کہ سانس ایک نتھنے سے زیادہ نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ (علم النفس کا یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے اس کی وضاحت اور اس کی تاثیر میری مولفہ کتاب "سانس" میں ملاحظہ کریں) اس سلسلے میں جلد ہی مضامین "فلکیات" میں بھی شائع ہوں گے۔ فی الحال اتنا کچھ کہوں گا کہ اگر اس وقت آپ کا سانس بائیں نتھنے سے جاری ہو تو بہتر ورنہ دائیں کروٹ ذرا سی دیر لیٹ جائیں اور منہ بند کر کے نتھنوں سے سانس لیں۔ ۲۔۳ منٹ کے اندر ہی آپ کا بایاں نتھنا جاری ہو جائے گا۔ بائیں نتھنے سے اگر سانس جاری ہو تو علم النفس کی اصطلاح میں اسے قمری سُر کہتے ہیں اس عمل کا تعلق قمری سُر سے ہے اور جب سورج غروب ہونے میں آدھ گھنٹہ باقی ہو اور قمری سُر جاری ہو تو اس عمل کا ایک خاص اور معین وقت ہے بس اس وقت مطلوب کی تصویر سامنے رکھ کر مغرب کی طرف منہ کر کے حبس دم کریں اور ہر حبس کے وقت تصور یہ ہو کہ "مطلوب میرے اندر جا رہا ہے اور سانس کے ذریعہ میں اسے اندر کھینچ رہا ہوں۔" یہ عمل سورج غروب ہونے تک کریں اور کم از کم ہفتہ تک اس کا تکرار مطلوب کی کشش کے لئے از بس کافی ہے۔ اور اتنا کچھ ہی یہ عمل ہے پھر دیکھیں کہ

ع کچے دھاگے سے چلی آئے گی سرکار بندھی

(بقیہ: ادویہ بالخاصہ)

مفید ہے لیکن نسخہ کے اجزاء درج نہ تھے۔ میں نے کتب طبیہ کے وسیع مطالعہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ بصارت چشم کے لئے جتنی بھی دوائیں مفید ہیں ان میں سے خاص خاص کا انتخاب کر کے سرمہ بنایا جائے اور آنکھوں میں سرمہ لگا کر تجربہ کر لیا جائے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے غیب سے میری مدد فرمائی اور میں نے قریباً دس بارہ ادویات منتخب کر کے سرمہ کی طرح باریک پیس لیں اور آنکھوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔ شافیٔ مطلق کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب میں رات کو بھی بآسانی باریک سے باریک تحریر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے سرمہ کو مزید موثر بنانے کے لئے سوچا کہ سفید بیانہ (عنصل) کے پردے آنکھوں کے پردوں کے مشابہ ہیں کیوں نہ اس کا پانی مقطر اس سرمہ میں ہفتہ عشرہ سحق کر لیا جائے۔ کچھ عرصہ بعد دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حنظل (تمّہ) پاؤں سے ملیں تو اس کی کڑواہٹ حلق میں پہنچ جاتی ہے لہٰذا اس کا مقطر آب سرمہ میں سحق کر دینے سے سرمہ کا اثر عصبۂ مجوفہ کے مبداء تک بآسانی پہنچ جائے گا۔

ادارہ فلکیات کے سرپرست

لیاقت منجم

سے ملاقات کے لئے آپ روزانہ ۱۱ بجے تا 5 بجے شام کے دوران تشریف لاسکتے ہیں۔ یا پھر فون کرسکتے ہیں۔ خواتین بھی پورے اعتماد کے ساتھ آسکتی ہیں۔

(حکیم) پیر سید وارث علی شاہ جیلانی (گولڈ میڈلسٹ) مرحوم
(دواخانہ فیضان پبلک کالونی فیصل آباد)

(بابُ الطّب)

ادویۂ بالخاصہ

طبِ اسلامی کی افادیت پوری دُنیا میں مُسلّمہ ہے۔

متقدمین کا قول ہے یُعَالِجُ الْمَرضیٰ بِعَقَاقِیرِ اَرْضِہِمْ مریضوں کا علاج اُن کی زمین کی جڑی بوٹیوں سے کیا جائے۔ یہ یاد رہے کہ موجودہ دَور میں انگریزی ادویات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے حالانکہ تمام انگریزی دوائیں انہی جڑی بُوٹیوں کے جوہر یا نمک یا خلاصے ہیں جن کو مُرخی پوڈر لگا کر مارکیٹ میں پیش کیا جاتا ہے یہی حال ہومیو پیتھی کا ہے کہ اس کی بنیاد بھی عقاقیر پر ہی مبنی ہے۔ صرف ان بُوٹیوں کے انگریزی نام رکھ کر عوام سے مُنہ مانگے دام وصول کئے جاتے ہیں۔

طبِ اسلامی میں بعض ادویہ بالخاصہ مفید ہیں۔ جو سو فیصد اثر انداز ہوتی ہیں ان کے استعمال میں عُمر۔ جنس۔ موسم اور مزاج وغیرہ کی قطعاً تخصیص نہیں ہے۔ جیسا کہ انزروت (ماسخورہ) دانتوں کے پائیوریا اور ماسخورہ کا سو فیصد علاج ہے۔ ڈبہ اطفال کے لئے گنگلو جن اکسیر الصفت ہے۔ بچھو کے زہر کا تریاق بچھو البوٹی ہے۔ سانپ کے زہر کا تریاق مور ہے بلکہ جس علاقہ میں مور (طاؤس) ہوں گے وہاں میلوں تک سانپ نظر نہیں آئیں گے۔ جس گھر میں مور کے پر ہوں گے وہاں سانپ نہیں آئیں گے اگر مور کے انڈا میں سوراخ کر کے سیاہ، سفید یا سرخ سرمہ بھر دیا جائے اور انڈے کی سفیدی زردی خشک ہو تے پر مع سرمہ سب کچھ سرمہ کی طرح باریک کر لیا جائے تو مار گزیدہ کی اگر دائیں آنکھ میں ایک سلائی سرمہ کی لگائیں تو دائیں طرف کا زہر زائل ہو جائے گا بائیں آنکھ میں لگانے سے بائیں طرف کا زہر ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح سانپ کے زہر کو باطل کرنے کے لئے پوست ریٹھہ پانی میں گھوٹ کر پلا دینے سے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے۔ اسی طرح بالخاصہ ادویات میں عورت نما مچھلی کی آنکھوں کا سرمہ آنکھوں کے جملہ امراض میں اکسیر اعظم ہے بشرطیکہ آنکھوں کی پُتلی اور ڈھیلا قائم ہو۔ میرے ایک دوست نے جو انقلاب سے قبل ایک انگریز کا ملازم تھا یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ میں انگریز کے دریائی شکار کے لئے اس کے ساتھ تھا۔ اچانک پانی میں ایک عورت نما مچھلی دکھائی دی۔ انگریز نے گولی چلا دی۔ گولی سیدھی اس عورت نما مچھلی کو لگی اور وہ مر کر پانی پر تیرنے لگی۔ انگریز نے ایک تیراک کو وہ مردہ مچھلی نکالنے کو کہا وہ تیراک پانی میں کود پڑا اور جُوں توں کر کے عورت نما مچھلی کھینچ کر باہر کنارے پر لے آیا۔

قریب ہی ایک خانہ بدوشوں کا ڈیرہ تھا جب اُنہیں معلوم ہوا کہ انگریز صاحب نے ایک عورت نما مچھلی کا شکار کیا ہے اور وہ دریا کے کنارے پڑی ہے تو وہ صاحب کے پاس آئے اور مچھلی حاصل کرنے کی اجازت چاہی۔ انگریز نے شکار شدہ مچھلی خانہ بدوشوں کے سپرد کر دی۔ اُن لوگوں نے اس کو پکا کر کھا لیا۔ ابھی انگریز اُسی جگہ خیمہ زن تھا کہ دوسرے روز ایک سو سالہ بوڑھا وہاں آ پہنچا اور کہا کہ مجھے معلوم ہُوا ہے کہ آپ نے عورت نما مچھلی کا شکار کیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ وہ مچھلی کہاں ہے انگریز نے کہا کہ وہ مچھلی تو سامنے والے خانہ بدوش لے گئے تھے وہ فوراً خانہ بدوشوں کی جھونپڑیوں کی طرف گیا لیکن پتہ چلا کہ وہ تو اس مچھلی کو پکا کر ہضم بھی کر چکے ہیں۔ پھر اُس نے مچھلی کے سر اور آنکھوں کا پوچھا اُنہوں نے کہا کہ وہ تو کتے بلّوں کو ڈال دیا

تھا وہ چت گر گئے وہ بوڑھا سر پہ ہاتھ رکھے ناگہانی صدمہ کی حالت میں دوبارہ ہماری طرف آیا اور کہنے لگا اے صاحب مجھے ساری زندگی میں ایک مرتبہ یہ عورت نما مچھلی ملی تھی میں نے اس کی آنکھوں کا سرمہ تیار کیا تھا ہزاروں نابیناؤں کو اللہ تعالیٰ نے اس سرمہ سے بینائی عطا کر دی تھی اور اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی سرمہ کی شیشی نکالی جس میں بہت معمولی سا سرمہ موجود تھا اس بوڑھے نے بتایا کہ میرا تیار شدہ سرمہ قریب الاختتام ہے میں خود بھی یہی سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاتا ہوں اور آج تک بغیر عینک کے پڑھ لیتا ہوں۔ بعض لوگ ایسے واقعات کو محض ایک دلچسپ افسانہ یا کہانی سمجھ کر درخور اعتنا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ حقیقت ہے ـــــ

عجائب القصص مطبوعہ نولکشور میں کافر بادشاہ شداد کا واقعہ لکھا ہے کہ ایک جہاز طوفان کی لپیٹ میں آیا شداد کی والدہ بچے کو گود میں لئے ایک تختہ پر بہہ رہی تھی۔ ماں مر چکی تھی لیکن شداد زندہ تھا کنارے پہ دھوبیوں نے جب دیکھا تو زندہ بچے کو نکال لیا اور اپنے آقا کے پاس لے گئے جس کے کوئی اولاد نہ تھی اور وہ لاولد تھا اس نے اس بچے کی پرورش شروع کر دی اور اپنا بیٹا بنا لیا ابھی شداد بچہ ہی تھا کہ شہر میں شور و غوغا مچا کہ بادشاہ کی سواری آرہی ہے دوسرے شہر کے بچوں کے ساتھ شداد بھی یہ نظارہ دیکھنے چلا گیا۔ راستہ کی ایک جانب اونچی جگہ کھڑا یہ بادشاہ کی سواری دیکھ رہا تھا کہ بادشاہ کے آگے نقیب اعلانِ آمد کر رہا ہے۔ بادشاہ کی سواری کے پیچھے وزراء و مصاحب ہاتھیوں۔ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار چل رہے ہیں۔ سب سے آخر میں پیدل تماشائی پیچھے پیچھے جا رہے ہیں ایک شخص کے پاؤں کے نیچے ایک پڑیہ آئی اس نے اٹھا کر دیکھا تو اس پڑیہ میں سرمہ نما پیسی ہوئی دوا تھی۔ اس نے بطور تجربہ ٹیلے پر کھڑے لڑکے (شداد) کو آواز دی وہ قریب آگیا اور کہا بابا جی کیا بات ہے اس شخص نے کہا کہ یہ سرمہ ہے اور بڑا ہی مفید ہے اس کو ذرا سا آنکھ میں لگا۔ شداد چونکہ ایک چالاک ہشیار لڑکا تھا اس نے معمولی سا آنکھ میں لگایا ہی تھا کہ اسے تو زمین کے خزانے نظر آنے لگے اس نے دفعتہً شور مچانا شروع کر دیا کہ بابا نے میری آنکھوں میں ایسی موٹی مرچیں ڈال دی ہیں ہائے میں مرا اور نہ آنکھوں کو ہاتھوں سے ملنا شروع کر دیا۔ بابا تو پڑیہ وہیں پھینک بادشاہ کی سواری کے پیچھے بھاگ کھڑا ہوا اور شداد پڑیہ اٹھائے اپنے سرپرست باپ کے پاس پہنچ کر کہنے لگا کہ میرے پاس ایک ایسا سرمہ ہے کہ جب میں آنکھ میں لگاتا ہوں تو زمین کی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں تم گدھوں کا بندوبست کرو اور رات کو میرے ساتھ باہر جنگل کی طرف چلو۔ لہٰذا سرمہ کی مدد سے زمین کے خزانے نکالنے شروع کر دیئے بالآخر شداد کا سرپرست باپ ایک امیر کبیر شخص بن گیا کہتے ہیں کہ شداد نے بڑے ہو کر اپنے محسن کو قتل کر کے خود خزانوں پر قبضہ کر لیا اور پھر ایک جابر و ظالم بادشاہ بن بیٹھا۔ یہ واقعہ بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ادویات اور جڑی بوٹیوں میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خاصیات پیدا کر رکھی ہیں جو اس کی خالقیت، الوہیت اور ربوبیت پر شاہد عدل ہیں۔ میں نے ایک طبی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر اگست بوٹی کا پانی سرمہ میں سحق بلیغ کر لیا جائے تو یہ سرمہ آنکھوں میں لگانے سے دن کو تارے نظر آجاتے ہیں۔ کم و بیش بیس سال کا واقعہ ہے کہ میں درجہ دہم کو اسلامیات پڑھا رہا تھا کہ آخری ڈیسک پر بیٹھا ہوا طالب علم توجہ نہیں دے رہا تھا جب میں نے اسے بغور دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں میں ایسے معلوم ہوا جیسے کوئی تار سی دونوں آنکھوں میں پڑ گئی ہے میں کمرے سے باہر آکر برآمدے میں آنکھیں ملنے لگا لیکن تار نظروں کے سامنے بدستور قائم رہی میں ڈسکہ ہسپتال پہنچا اور آنکھوں کا معائنہ کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ دائیں آنکھ میں کم اور بائیں آنکھ میں موتیا (نزول الماء) کا زیادہ اثر ہے۔ جب مکمل موتیا اتر آئے گا پھر اپریشن ہو گا۔ میں واپس آگیا مجھے فکر لاحق ہوئی اس لئے کہ میرا کام ہی درس و تدریس کا تھا۔ چونکہ مجھے بچپن ہی سے طب اسلامی سے گہرا شغف تھا میں نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں چھان ماریں بالآخر ایک جگہ "کحل سلیمانی" کے فوائد درج تھے کہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ دھند۔ جالا پھولا۔ ککرے۔ کمزوری نظر (ضعف بصارت) اور نزول الماء کے لئے بالخاص

(بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

ادارہ ★

علم القیافہ

انسانی چہرے پر آنکھوں کی اہمیت سے کون واقف نہیں! اس نعمتِ خداوندی کی قدر بینائی سے محروم ان حضرات سے پوچھیئے جو دنیا کی بوقلموں رنگینیوں کو دیکھنے سے معذور ہیں، جن لوگوں کو اللہ نے یہ نور بخشا ہے وہ بھی چاہیں تو چند گھنٹے اپنی آنکھیں بند کر کے نابیناؤں کی حالتِ عجز کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ہماری آنکھوں کو ادبا روشعرا نے بھی اپنے مضامینِ نظم و نثر میں طرح طرح سے موضوعِ سخن بنایا ہے۔ غصہ اور پیار کی آنکھوں کی اصطلاحات جدا جدا اور متضاد ہیں، اسی طرح مسرور اور غمگین آنکھوں کے مضامین علیحدہ علیحدہ لطف دیتے ہیں، آنکھوں کے حسن و قبح میں خیال آرائی کا طلسم اکثر و بیشتر قائم کیا جاتا ہے۔ کہیں محبوب کی آنکھوں کو بادام سے تشبیہہ دی جاتی ہے تو کہیں شکاری کی آنکھ کو عقابی آنکھ کہا جاتا ہے۔ یہی آنکھیں تیر برساتی ہیں، یہی آنکھیں لعل و گوہر کی بارش کرتی ہیں۔ ان آنکھوں کا نور کبھی دل کا سرور بنتا ہے تو کبھی دلوں کو گرما دیتا ہے۔ یہی آنکھیں کبھی انقلاب لاتی ہیں تو کبھی آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہیں، صرف آنکھوں ہی کے ذکر پر اٹھانوے فیصد مضامین ہمارے ادب کا سرمایہ ہیں۔

اس مرتبہ "آنکھ" موضوعِ بحث ہے۔ جو بیک وقت آگ، شراب تیر اور موتی بھی برساتی ہے اور مغموم، پژمردہ و فسردہ بھی نظر آتی ہے۔ کبھی بارِ حیا سے زمین بوس ہو جاتی ہے اور کبھی بیباکی اسے سقفِ عرش پہ پہنچا دیتی ہے۔

آنکھیں اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہیں اور ابھری ہوئی بھی۔ یہ آنکھیں کبھی ایک دوسرے کے قریب نظر آتی ہیں تو کبھی دُور دُور! یہی آنکھیں کبھی کٹورے کی طرح کھلی ہوئی ملتی ہیں تو کبھی نیم وا، ان کے رنگ میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ سیاہ، بھوری، نیلی، سبز، براؤن، چمکدار، دھندلی غرضیکہ متعدد رنگ و اقسام کی آنکھیں اپنے اپنے جوہر کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں۔

ابھری ہوئی آنکھیں بالعموم دو طرح کی ہوتی ہیں، ایک وہ قسم ہے جو وجیہہ چہرے پر شفاف اور چمکدار ابھری ہوئی آنکھ کی ہوتی ہے۔ ایسا صاحب چشم بیحد ذکی الاحساس ہوتا ہے۔ اس کے محسوسات میں نکتہ سنجی غضب کی ہوتی ہے۔ شاعری ہو یا مصوری، موسیقی ہو یا فنونِ لطیفہ کی کوئی دوسری شق یہ اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر اس فن کو فروغ دینے میں بڑی حد تک کامیاب ہوگا۔ اس کی گداز طبیعت بہت جلد خارجی کوائف سے متاثر ہو سکتی ہے۔ اس کا مطالعہ گہرا اور وسیع ہوگا۔ قدرتی مناظر کے اثر بہت جلد قبول کر لیتا ہے۔ یہ کوئی علمی شخصیت نہ ہوگی۔ ہر سلسلے میں منصوبہ بندی بہت اچھی کر سکتا ہے۔ غور و خوض بہ تعمق کر سکتا ہے۔ کسی کام کے آغاز سے قبل ماہرانہ انداز میں حقائق کا تجزیہ کرے گا۔ سطحی معلومات پر اکتفا نہیں کرے گا۔ معایات اس کی نظر میں ساقط الاعتبار ہوں گی اور اس وقت تک ان پر یقین و ایمان نہیں لائے گا جب تک کہ ایک مبسوط تنقید و تبصرہ کر کے خود مطمئن نہ ہوگا۔ ایسے شخص کی ابھری ہوئی آنکھ نیلی یا بھوری ہوگی، یہی آنکھیں اگر گندمی چہرے پر سیاہ رنگ کی دکھائی دیں تو حامل شکی مزاج، متلوّن، بیزار و افسردہ ہوگا۔ اس میں رواداری کا فقدان ہوگا۔ اس کے سرخ ہونٹ اس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں کہ وہ مغرور الطبع شخص ہے۔ اس کے باوجود یہ بے قابو انسان ایک ایسے طوفان یا جوار بھاٹے کی طرح ہوتا ہے۔ جس کا جوش و خروش بہت جلد ہلکا ہو جاتا ہے۔

وہ آنکھیں جو ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر نظر آتی ہیں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ حامل سست الوجود اور کاہل ہے۔ ایسا شخص دوسرے کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہتا ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں سے استمداد کی توقع رکھتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ دوسروں کی عنایات پر شکر گزاری میں بھی لیت و لعل سے کام لیتا ہے۔ خود کسی کام کے کرنے پر اس وقت آمادہ ہوتا ہے جب پانی سر سے گزر جاتا ہے۔ اس میں اسے کامیابی شاذ شاذ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ کام کرنے کا وقت گزر جاتا ہے۔ اسی طرح دونوں آنکھوں کا اعتدال سے کم فاصلے پر ہونا بھی ظاہر کرتا ہے کہ یہ شخص کینہ توز، شکی مزاج ملول خاطر، محتاط، بخیل، لومڑ صفت اور بھونڈی عقل رکھنے والا ہوگا۔ اس کی مسکراہٹ میں دلکشی اور سچی خوشی کا رنگ و انداز نہ ہوگا۔

وہ آنکھیں جنھیں ابروؤں سے دور رکھنے کے لیئے ایک محراب سا حائل ہو اور مردمک چشم قدرے چھوٹی ہو اعصابی طور پر کمزور شخصیت ظاہر کرتی ہیں۔ وہ ایک خام خیال، خوش اعتقاد اور بھولا شخص ہوگا۔ اسے بہ آسانی لوگ اپنی باتوں میں لے لیتے ہیں۔ دوسروں کے کلام پر بہت جلد ایمان لے آنے کے باوجود یہ شخص سیرت و کردار میں نیک ثابت ہوتا ہے
یہی آنکھیں اگر خواتین کی ہوں اور نسبتاً زیادہ بھری بھری اور موٹی ہوں تو ان کی حامل عورت باوفا، خوش اخلاق، روادار، ہمدرد، نیک سیرت اور محبت کے اعتقادات میں ثابت قدم ہوگی۔ اس پر بھروسہ کرنا غلطی نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ مستقبل سے مطمئن ہوگی اور حالات کی سختی کا زیادہ احساس نہیں کرے گی۔

اونچی مگر ایسی نیم وا آنکھیں جن پر پپوٹے لٹکے ہوئے ہوں ریاکار حیلہ جو، بزدل، مکار اور ساقط الاعتبار شخصیت ہونے کی غماز ہوتی ہیں۔ ایسا شخص مطلب پرست اور سرد مہر ہوتا ہے۔ اس میں رواداری، محبت اور حسن سلوک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس نیچی نگاہ رکھنے والا شخص باحیا، خوددار اور خود آگاہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی منکسر المزاجی، خاکساری اور محتاط روی سے اپنے حلقہ احباب میں مقبولیت حاصل کرتا ہے۔ ہمہ اوقات گہرے غور و فکر اور خیال آرائی میں محو رہتا ہے۔ اخلاق حسنہ کا مالک ہوتا ہے۔ کم گو اور اعتدال پسند ہونے کی وجہ سے سنجیدہ اور متین سمجھا جاتا ہے۔ فطرتاً سست ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی مقام و مراتب تک پہنچنے میں تکلف کرتا ہے۔ اسے مہمیز کیا جائے تو آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

وہ ہنستی ہوئی آنکھیں جن کے پپوٹے جھریوں دار ہوتے ہیں کسی ہنس مکھ، خوش مزاج اور سدا بہار قسم کی شخصیت ہونے کا اظہار کرتی ہیں۔ عام حالات کے علاوہ مشکلات میں بھی ہنسنا اور مسکراتے رہنا اس کی زندگی کا سرمایہ ہوتا ہے۔ اس کی جبلی طبیعت اسے ظرافت کی ترغیب دیتی ہے وہ اکثر اپنے مخالفین کو بھی اپنے رویہ سے موم کر لیتا ہے اور کسی کی دشمنی اسے فکر مند نہیں ہوتی۔ وہ یقیناً ایک باہمت اور حوصلہ مند انسان ہوتا ہے۔ اس کی باتوں میں کبھی کبھی تو بڑا وزن پایا جاتا ہے۔

وہ بادامی گول اور اندر کی طرف دھنسی ہوئی آنکھیں جو مردمک بڑی اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ایک ایسے فلسفی مزاج انسان ہونے کی علامت ہے جو اپنی نگاہیں بیک وقت ایک ہی شئے یا مسئلہ واحد پر مرکوز رکھتا ہے۔ وہ تحقیق و تجسس میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے اور اپنی کامیابی پہ دیوانہ وار خوشی کا اظہار کرتا ہے، آغاز کار سے انجام کار تک پر امید رہتا ہے۔ مشاہدات، تجربات اور کاوش فکر کو فنی اعتبار سے کاغذ پر منتقل کرتا ہے۔ اس کی تحریریں جزئیات کما حقہ موجود ہوتی ہیں۔ اور ہر نکتہ پر روشنی پورے استدلال کے ساتھ ڈالتا ہے۔ اگر اس دھنسی ہوئی گول آنکھ کے پپوٹے بہت زیادہ پھولے نظر آئیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مذکورہ بالا صفات کے ساتھ ساتھ اس شخص میں قوت برداشت کم ہے جس کی وجہ سے وہ متلون اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

ابھری ہوئی بے رنگ آنکھ ظاہر کرتی ہے کہ حامل خود رائے، بے لچک، زود رنج، سرد مہر اور مشتعل شخصیت رکھتا ہے اس کے برعکس اگر آنکھ میں چمک ہو تو حامل مذاق، رنگین مزاج اور مزاح پسند ہوتا ہے۔ خود چاہے زیادہ نہ ہنسے لیکن دوسروں کو ہنستا ہوا دیکھنا پسند کرتا ہے۔ وہ حالات پہ گہری نظر رکھتا ہے۔ آنکھ سیاہی مائل ہونے کے ساتھ ساتھ اگر تنگ بھی ہو تو عیاری، مکاری اور دوسری اخلاقی خرابیوں کے علاوہ رنگین طبع بھی ہوتا ہے۔ اپنے بخل پر پردہ ڈالنے کے لیئے ہزار جتن اختیار کرتا ہے۔ سخت گیری بھی اس کے ان اوصاف میں شامل ہوتی ہے۔ وہ اپنی زندگی عموماً سازشوں اور بھیانک

Scanned with CamScanner

تصویر بدلوں کے سہارے گزارتا ہے۔

وہ آنکھیں جن کی بناوٹ دلکش ہونے کے ساتھ ساتھ سپوٹے نہایت نرم و نازک نظر آئیں حامل کے محب، روادار اور ہمدرد ہونے کی علامت ہیں۔ دوسروں کی محنت اور کارناموں پر نکتہ چینی کے باوجود بھرپور خراجِ تحسین ادا کرتا ہے۔ خوش مزاج اور شائستہ اطوار، مہذب ہوتا ہے۔ اپنے مفید مشوروں سے ترقی کی راہیں سجھاتا ہے۔ اس کے مفید مشوروں کی راہنمائی میں ارتقاء حاصل کرنا عین ممکن ہے۔ اس کے برعکس بدنما آنکھیں جن کے کنارے توکدار ہوں اور ایک دوسرے کے قریب واقع ہوں تو یہ ایک کینہ توز، سفلہ اور مکار انسان ہونے کی نشان دہ ہوتی ہیں۔

چھوٹی اور بڑی آنکھوں میں ایک فرق ضرور سامنے رکھنا چاہیئے کہ آنکھ اگر بڑی ہوگی تو انسان تیز طرار ہوگا اور چھوٹی آنکھیں رکھنے والا سست۔ لیکن آگے چل کر اقسام میں فرق ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً ایک آہو چشم انسان جو بڑی آنکھ مشابہ ہرن کے رکھتا ہے جذباتی طور پر سیماب صفت ہوتا ہے۔ وہ جمود ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ذکی الحس ہوتا ہے۔ اشتعال و اضطراب اس کی نس نس میں سیال آتشیں کی مانند موجزن رہتا ہے، وہ بے دریغ ہر کام کر گزرنے کی لیاقت و صلاحیت رکھتا ہے البتہ اگر اسے اشتعال دلایا جائے تو بھڑک اٹھتا ہے اور پھر بوکھلاہٹ میں اس سے جو فعل بھی سرزد ہو جائے۔ وہ ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر بہت جلد آجاتا ہے جس طرح ہرن چھلانگ لگا کر ذرا سی دیر میں اِدھر سے اُدھر ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس چھوٹی آنکھ والا شخص اتنی جلدی نہیں بھڑک اٹھتا۔ وہ تحمل مزاج ہوتا ہے۔ ہر معاملہ پر سنجیدگی کے ساتھ بنگاہِ عمیق سوچنے کا عادی ہوتا ہے۔ اس لیئے اس کے صائب الرائے ہونے میں کلام نہیں۔ اس کے مشوروں اور تشریحات و تصریحات میں کامل احتیاط شامل ہوتی ہے۔ یہی آنکھیں اگر ایک دوسرے سے قریب اور ابھری ہوئی ہوں تو حسبِ بالا خصوصیات کے علاوہ حل و عقد تجزیہ و تبصرہ اور صلاحیت انضباط مستزاد ہوں گی۔

جن آنکھوں کے ڈھیلے نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے ہوں اور آنکھیں بل کھائی نظر آتی ہوں وہ ظاہر کرتی ہیں حامل جانور صفت، شقی القلب اور بندہ ہوس ہے۔ وہ زندگی کے میدان میں جس قدر گرگ صفت ہو کم ہے۔

آنکھوں کی ساخت کے علاوہ ان کا رنگ بھی غیر معمولی اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ سیاہ، سبز، نیلی اور بھوری آنکھیں اپنی خصوصیات کی بنا پر علیحدہ علیحدہ توجہ کی مستحق ہیں۔ سیاہ دھندلی اور چمکدار آنکھوں کا تجزیہ آنکھوں کی ساخت کے ساتھ پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ وہ آنکھیں جو سبز ہوتی ہیں حامل کے ثابت قدم، مستقل مزاج، بردبار، صاحب عزم و ہمت، چست و چالاک اور حاضر دماغ ہونے کی علامت ہے۔ مگر چونکہ حکمت و دانائی ضرورت سے کم ہوتی ہے اس لیئے بعض مواقع پر ناکامی سے دوچار ہونے پر اضطراری کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسے خلافِ توقع انجام سامنے آنے پر بے حد ملال ہوتا ہے۔ ایسی ہی ناکامیاں اسے خود غرض بنا دیتی ہیں، اگر آنکھیں نیلگوں یا نیلی اور ابھری ہوئی ہوں تو اس میں اعصابی و جسمانی قوتیں وافر ہوتی ہیں۔ لیکن وہ طبعاً سطحی خیالات رکھتا ہے۔ خارجی ماحول و کوائف سے ہی اس کا خوش یا افسردہ ہو جانا وابستہ ہے۔ اس میں مستقل مزاجی بہت کم ہوتی ہے جو تلون بخشتی ہے۔ ایسا شخص دوسروں کے دلائل بہت جلد قبول کر لیتا ہے۔ اُسے بہ آسانی ایک راہ سے دوسری راہ پر لایا جا سکتا ہے۔ بھوری یا خاکستری آنکھیں حامل کو خود پر قابو پانے والا، مستقل مزاج اور سلیم الطبع ظاہر کرتی ہیں۔ اسے زمانے کے گرم و سرد پریشان اور بے چین نہیں کر سکتے البتہ وہ بغیر غور و خوض اور تجزیہ حالات کسی معاملہ میں رائے پیش نہیں کرتا اور جب وہ دلچسپی لیتا ہے تو ایسا مشورہ دیتا ہے جو جانبین اور صاحبانِ معاملہ کو یکساں طور پر پسند آتا ہے۔ اس کی سنجیدگی اُسے سرد مہر اور بے مروت ظاہر کرتی ہے جو کہیں حقیقی اور کہیں غیر حقیقی ہوتی ہے۔

کراچی میں ماہنامہ فلکیات
اور دیگر رسائل و کتب
رشید نیوز پیپر ایجنسی اخبار مارکیٹ
فریئر مارکیٹ سے نیوز ایجنٹ حضرات معقول
کمیشن پر حاصل کر سکتے ہیں (ادارہ فلکیات کراچی)

اولیاء اللہ کی کرامات بابرکات

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ العزیز "فوائد السالکین" میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "ایک مرتبہ میں شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ انہوں نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز میں اپنے مرشد شیخ المشائخ حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز کے سامنے کھڑا تھا کہ شیخ برہان الدین اپنے ہمسایہ سے تنگ ہو کر اس کا گلہ کرتے ہوئے حضرت شیخؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخؒ نے ارشاد فرمایا "بیٹھ جاؤ" وہ بیٹھ گئے، حضرت شیخؒ نے پوچھا۔ "میں تمہیں کچھ ملول سا دیکھتا ہوں" انہوں نے عرض کیا۔ "حضرت! میرا ایک ہمسایہ ہے میں اُس سے ہمیشہ تنگ رہتا ہوں، اس لئے کہ اُس نے اپنا مکان بلند بنایا ہے اور روزانہ چھت پر چڑھتا ہے اور اس دُعاگو کے گھر کی بے پردگی ہوتی ہے۔" حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ "کیا اُسے معلوم ہے کہ تم ہم سے تعلق رکھتے ہو" انہوں نے عرض کیا۔ "جی ہاں" پھر حضرت خواجہؒ نے ارشاد فرمایا۔ "کیا وہ چھت سے نہیں گرتا اور اسکی گردن نہیں ٹوٹتی؟" شیخ برہان الدین آداب بجا کر گھر واپس آ گئے۔ ابھی آدھے راستے گئے ہوں گے کہ محلہ والوں کا شور سنا۔ "فلاں آدمی چھت سے گر پڑا ہے اور اُسکی گردن ٹوٹ گئی ہے۔"

حضرت شاہ محمد اصغر چشتی "جواہر فریدی" میں رقم طراز ہیں کہ "حضرت شیخ نور الدینؒ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کے خادم خاص تھے آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ علوم ظاہری حاصل کئے۔ پھر قطب الاقطابؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مجاہدات شروع کئے۔ وہ ہر روز دو کلام اللہ ختم کرتے تھے رفتہ رفتہ انوارِ معرفت اُن میں رونما ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں ایک بار شدید قحط رونما ہوا بہت سے باا‌ثر حضرات شیخ نور الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "مخلوق بیحد پریشان ہے بارش کے لئے دُعا کیجئے۔"

حضرت منبر پر آئے اور دعا کی، پھر آسمان کی طرف موہنہ کیا اور کہا "اے رب! تیری عظمت کی قسم اگر آج نزول باراں نہ ہوا تو پھر میں آبادی میں نہ رہوں گا۔"

اس دعا کے بعد حضرت ابھی منبر سے نہ اترے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور اس قدر بارش ہوئی کہ قحط سالی کے آثار دور ہو گئے اور ملک میں اطمینان و سکون کی فضا ہو گئی۔"

جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ ایک نوجوان دلّی سے اجودھن کی طرف روانہ ہوا۔ ارادہ کیا کہ شیخ الاسلام حضرت بابا فرید گنج شکر قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ بیعت حاصل کروں گا۔ اثنائے راہ میں ایک سراپا حسن مطربہ اُس پر شیفتہ و فریفتہ ہو گئی۔ اس نے چاہا کہ نوجوان میری طرف مائل ہو جائے۔ چنانچہ ایک منزل پر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ نوجوان اور مطربہ دونوں ایک ہی اونٹ پر سوار ہوئے۔ مطربہ نے اس قرب و اتصال سے فائدہ کیا اور اس نے اپنی دلفریب اداؤں سے نوجوان کو متاثر کر دیا اور پھر محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اگر تم میری محبت کا جواب محبت سے نہیں دو گے تو میں اپنی زندگی ختم کر لوں گی۔" اس بات سے نوجوان کا دل بیحد متاثر ہوا اور اس نے ارادہ کیا کہ مطربہ سے ہم آغوش ہو جائے کہ یکایک آواز آئی "شیخ کی خدمت میں توبہ کے ارادہ سے حاضر ہو رہا ہے اور گناہ کی طرف قدم اٹھانا چاہتا ہے!"

وہ نوجوان لرز گیا اور رونے لگا اور وہاں سے اس طرح روانہ ہوا کہ پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی ایم اے
ادارہ فیضان فیصل آباد

حقیقتِ خواب

مُخبرِ صادق حضرت سیدنا ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آثارِ نبوت میں سے اب کوئی شے باقی نہیں رہی لیکن مبشرات۔ یعنی میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا اور آئندہ ظہور پذیر ہونے والے واقعات کو معلوم کرنے کا ذریعہ مبشرات ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا نیک و بد خواب۔ روحانی خواب یعنی رویائے صادقہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، سچا خواب ایک قسم کا الہام والقا ہے تاکہ صاحبِ خواب خدا تعالیٰ کے احکام سے غافل نہ رہے جب تک خواب بیان نہ کیا جائے وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ یعنی غیر منتقل جب اُسے بیان کر دیا جائے تو وہ واقع ہوجاتا ہے۔ صادق مخلص دوست یا نیک اور متقی شخص کے سوا کسی سے بھی بیان نہ کیا جائے۔ زیادہ سچا خواب بوقت صبح کا ہے بُرا خواب کسی سے بھی بیان نہ کرے۔ بلکہ ایسا خواب آئے تو تین مرتبہ اعوذ پڑھ کر بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور کروٹ بدل لے۔ انسان کا تعلق دو روحوں سے ہے۔ حیوانی روح اور انسانی روح حیوانی روح انسانی حیات اور زندگی کا سبب ہے اور انسانی روح سوئے ہوئے خواب لانے کا ذریعہ بنتی ہے خواب کی حقیقت پر قرآن مجید شاہد عدل ہے سورۂ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے کہ ہم نے آپ کو ملک مصر میں بادشاہت عطا فرمائی اور خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا (آیت ۲۱) آپ کا گیارہ ستاروں اور چاند سورج کو سجدہ کرتے دیکھنا اور اس کا پورا ہونا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ معراج کے بعد خواب کا دیکھنا اور اللہ تعالیٰ کو خواب کو سچ کر دکھانا (الفتح آیت ۲۷) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب بیٹے کو ذبح کرنا۔ قرآن مجید میں ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام بیشک تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔

قید خانہ مصر میں دو قیدیوں کے خواب ایک شاہی باورچی خانہ کا داروغہ تھا اور دوسرا ساقی تھا۔ ساقی نے دیکھا کہ بیل انگور تین شاخہ سے پختہ انگوروں کا رس نچوڑ کر بادشاہ کے ہاتھ میں دینا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر کے مطابق تین دن بعد بادشاہ کا مصاحب بن جانا باورچی خانہ کے داروغہ کا خواب کہ روٹیوں کی تین ٹوکریاں سر پہ ہونا اور پرندوں کا روٹیاں کھانا حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر کے مطابق تین دن بعد اس کا سر تن سے جدا کر کے لاش کو درخت سے لٹکانا اور پرندوں کا اس کا گوشت نوچ کر کھانا۔ شاہ مصر کا خواب کہ دریا کے کنارے کھڑا ہے سات خوبصورت فربہ گائیں نکل کر چراگاہ میں چرانا۔ بعدہٗ سات بدشکل دبلی گائیں نکل کر بھی سات فربہ گائیں کھا جانا۔ اور خواب میں ایک

Scanned with CamScanner

خوشہ دیکھا کہ اس میں سات تازہ بالیں نکلیں بعدہٗ سات خشک بالیں نکلیں جو تازہ بالیں کھا گئیں حضرت یوسف علیہ السلام کی تعبیر کے مطابق سات سال فراخی زراعت اور سات سال قحط کے ہونا آپ کا فرمانا کہ پہلے سات سالوں میں آنے والے قحط کے سات سالوں کے لیے غلہ گوداموں میں جمع کرنے کا فرمانا۔ بادشاہ کا آپ ہی کو یہ کام سونپ دینا۔

۱۔ خواب میں اگر دیدہ زیب کپڑوں میں خود کو ملبوس دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ اپنے رفقائے کار میں ممتاز حیثیت حاصل کرے گا۔ اور کامیابی کی دلیل ہے اگر داغ دھبے والے کپڑے دیکھے تو بدنامی اور رسوائی ہوگی اگر پھٹے پرانے کپڑے دیکھے تو افلاس۔ بدبختی اور ناکامی ہوگی۔

۲۔ خواب میں سرخ رنگ دیکھنا رنج اور غصہ کی علامت ہے۔ زرد رنگ حسرت وعناد کی۔ سفید رنگ مسرت و کامرانی کی دلیل ہے سبز رنگ تکمیل آرزو۔ زرد رنگ خلوص ومحبت اور سیاہ رنگ خواب میں دیکھنا محبت میں ناکامی کی دلیل ہے۔

۳۔ خواب میں پانی ذہنی حالت کی عکاسی کرتا ہے۔ صاف شفاف پانی دیکھنا صدق دل اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ گدلا اور مکدر پانی دیکھنا ذہنی انتشار، پریشانی اور تذبذب کا مظہر ہے ابلتا گرم پانی غیظ وغضب اور غصہ پر دلالت کرتا ہے اگر خواب میں بخیر وخوبی دریا عبور کیا تو مشکلات پر قابو پالے گا۔ غرق ہونا کم ہمتی زنا کامی کی علامت ہے دریا کی مخالف سمت تیرنا صبر آزما مشکلات کے بعد کامیابی ہو اسی حالت میں کشتی نذر طوفان ہونا حریف کے ہاتھوں شکست کا خطرہ ہے الغرض طوفان میں جس قسم کا طرز عمل ہوگا اس کے مطابق آئندہ زندگی میں اثر پڑے گا۔

۴۔ خواب میں پھول دیکھنا دماغی زندگی اور جذبات کا آئینہ دار ہے تازہ پھول مسرت وکامیابی۔ پژمردہ پھول محبت میں ناکامی۔ ہار کا تحفہ پانا دوسرے اس کی محبت کی قدر کریں خلوص کے جذبات موجزن ہوں۔ پھول توڑنا دل میں محبت کا کروٹیں لینا سرخ گلاب کی گہرائی اور شدت کا آئینہ دار ہے سفید گلاب حیا اور حجاب کا مظہر ہے زرد مکرو ریا اور نمائشی خلوص کی علامت ہے۔

۵۔ اگر خواب بد ہو تو تعبیر نہ دے اگر پھر بھی اصرار کرے تو شیطانی وسوسہ بتائے اور صدقہ دینے کو کہے۔ برُے خواب کو پوشیدہ رکھنا اور تعبیر نہ پوچھنا ہی بہتر ہے استغفار کر

۶۔ جنس سے جانور اور درخت مراد ہیں ان کی تعبیر مذکر ہوتی ہے۔ یعنی جانور اور درخت کس نوع اور صفت کا ہے۔ آم کے درخت کی تعبیر عرب مراد نہیں لی جاتی اس لئے کہ یہ درخت عرب میں نہیں ہوتا۔ اس لئے عجمی بلکہ ہندوستان و پاکستان مراد ہوگی۔ اسی طرح ہاتھی کی تعبیر ہندی اور گھوڑے کی عربی مراد ہوگی۔ طبیعت سے مراد قسم ہے مثلاً پھلدار درخت کی تعبیر دولت مند۔ اہل ثروت ہے لیکن اخروٹ ہو تو دولتمند بخیل، بدمعاملہ اور بُرا ہوگا اگر پرندہ اڑتا نظر آئے تو یہ نذر دینے کی دلیل ہے پرندے کے مزاج کا خیال رکھیں مثلاً کتے کی تعبیر وفادار۔ کوّے کی چالاک آدمی اور وعدہ خلاف تعبیر ہے۔ صاحب خواب کا نام حیثیت درجہ۔ مذہب کا تعبیر دیتے وقت خیال رکھے عربی دن اور فارسی ماہ کی فصل کا خیال رکھ کر تعبیر دے اگر نام میں کسی نبی کا نام ہے تو تعبیر مبشر (خوشخبری والی) دے، نام برا ہو تو فتنہ وشر کی تعبیر دے اتوار۔ جمعرات اور جمعہ کے دن کا

پہلا حصہ مبارک تعبیر کا ہے منگل - ہفتہ اور بدھ کا حصہ اول منحوس ہے معبّر یعنی تعبیر دینے والا رات کے وقت یا دوپہر میں ہرگز تعبیر نہ بتائے۔

اقسام خواب خواب کی یہ تین اقسام باقی قسموں سے افضل ہیں (۱) تبشیر۔ خواب کا مؤکل اور فرشتہ صاحب خواب کو لوح محفوظ کی خبر دیتا ہے جو بشارت پر مبنی اور سو فیصد درست ہوتی ہے (۲) تہدید خواب کا فرشتہ صاحب خواب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ توبہ اور صدقہ خیرات دے کر اس سے بچ جائے۔ (۳) الہام یا القا۔ خدا تعالیٰ خواب کے فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ انسان کو خواب دکھائے تاکہ وہ صدقہ دے جہاد کرے۔ رجوع الی اللہ کرے توبہ و استغفار کرے۔ اور لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف اور احسان سے پیش آئے۔

فضول خواب (۱) بیداری میں جو خیال ہو وہ خواب بن کر نظر آئے (۲) بحالتِ مرض خواب آئے (۳) ناممکن خبر خواب میں نظر آئے (۴) خواب میں غسل واجب ہونا (۵) بھکاری کا خواب (۶) موسم خزاں کا خواب۔ یہ سب خواب بے بنیاد اور فضول ہیں ان کی تعبیر نہ دے ورنہ صحیح نہ ہوگی۔

تعین وقت (۱) دن کا خواب رات کے خواب پر فضیلت رکھتا ہے۔ (۲) رات کے حصہ اول کا خواب غیر معبّر ہے (۳) نصف شب کا خواب پریشان کن ہے (۴) صبح کے وقت کا خواب قابل اعتبار ہے (۵) حصہ اول رات کے خواب کی تعبیر کا ظہور ۵ سال بعد ہوتا ہے (۶) نصف شب کا خواب چھ ماہ بعد ظہور میں آتا ہے (۷) صبح فجر کے خواب کی تعبیر ایک عشرہ کے درمیان ظاہر ہو جاتی ہے

اپنے بچوں کے نام

اُن کی تاریخ پیدائش کے مطابق از روئے نجوم رکھیں تاکہ ساری زندگی صرف اُسی سیارے کے زیرِ اثر گذرے جس کے تحت اُن کی پیدائش ہوئی ہے۔ اگر آپ کے بچے کا نام بمطابق پیدائش نہیں ہوگا تو وہ دو مختلف سیاروں کے اثرات سے متاثر ہو کر نامعلوم فہم حالات و واقعات سے دوچار رہیگا۔ ممکن ہے کہ وہ دوہری زندگی بسر کرے بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنے بچے کا پورا زائچہ پیدائش بنوالیں تاکہ بچے کے مستقبل کا تفصیلی جائزہ لیا جاسکے۔ اگر آپ مکمل زائچہ نہیں بنوانا چاہتے تو پھر بچے کا نام لازمی طور پر از روئے نجوم ہم سے تجویز کرائیں انشاء اللہ اس کے نتائج بہت شاندار برآمد ہوں گے اس سلسلے میں اپنے بچے کی درست تاریخ پیدائش، وقتِ پیدائش، مقامِ پیدائش اور والدین کے نام تحریر فرمائیے۔ نام رکھنے کی فیس مبلغ ۱۰۰ روپے ہے۔

ادارہ فلکیات ۱۳/۲ سی ایریا

نزد ڈاکخانہ بس اسٹاپ لیاقت آباد کراچی ۱۹

عقب مختار الدین باورچی پکوان گھر

مشتاق احمد بی کام
کراچی

(نئے پڑھنے والوں کے لئے اعلیٰ ترین تحقیق)

بُدّوُح

"بدوح" کو بعض لوگ اسم خدا مانتے ہیں جو غلط ہے۔ بدوح کی حقیقت یہ ہے کہ علم الاعداد کے حساب سے گنتی کی اساس ۱ تا ۹ تک ہے۔

طاق اعداد : ۱ - ۳ - ۵ - ۷ - ۹

حرفِ ابجد : ا + ج + ہ + ز + ط = "اجہزط"

جفت اعداد : ۲ - ۴ - ۶ - ۸

حرفِ ابجد : ب + د + و + ح = "بدوح"

"بدوح" ابجد کی POSITIVE پاور ہے۔ اور اجہزط NEGATIVE پاور۔ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرتا ہے تو اس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ دنیاوی نظام کی طرح آفاقی نظام بھی ہے۔

"اجہزط" کے پانچ موکل ہوئے۔ اسرافیل۔ کلکائیل۔ دردیائیل شرفائیل اور اسمائیل۔

"بدوح" کے چار موکل ہوئے۔ جبرائیل۔ دردائیل۔ رفتمائیل تنکفیل۔

"اجہزط" اعمال شر و تفریق کے لئے اور "بدوح" اعمال خیر و برکت و حب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بے شمار عملیات ہیں۔

عروج ماہ میں جبکہ قمر شرف میں ہو۔ مشک و زعفران سے ذیل کا نقش لکھنا شروع کریں۔ دن بدھ یا سوموار کا ہو۔ روزانہ اکیس نقش لکھنا ہے۔ روزانہ دریا میں جاکر ڈالنا ہے (آٹے کی گولیاں بناکر) واپسی کے وقت پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ اور نہ ہی آتے جاتے وقت کسی سے کلام کریں۔ تعویز لکھنے سے قبل تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ جب تعویز دریا میں پھینک آئیں تو واپس اسی جگہ بیٹھ کر اکیس سو مرتبہ اسم "بدوح" پڑھیں اور پھر اپنے کام میں مصروف ہوں۔

ح	و	د	ب
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

چالیس دن تک بلاناغہ کریں۔ زکوٰۃ پوری ہو جائے گی۔ اس کے بعد جس مقصد سے بھی ایک نقش لکھ دیں گے کام ہوگا۔ زکوٰۃ کے بعد نقش کو ہرن کے دائیں شانے کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ صرف نجاست کے وقت جسم سے علیحدہ کریں۔ ہر وقت پاک و صاف رہیں۔

انسان کے حلب و قلب پر جو موکل یا ملائکہ ہے وہ بدوح ہے۔

تسخیر خلق کے لئے یہ طریقہ عمل باموکل ہے۔ باموکل اعمال میں حصار اور دیگر شرائط لازمی ہے۔ بعض بزرگوں کا یہی طریقہ عمل معمول تھا۔ خلقت کثرت سے آتی ہے اور کوئی حکم سے روگردانی کر ہی نہیں نہیں سکتا۔ چالیس دن میں سوا لاکھ پورا کرنا ہے۔ پرہیز جلالی جمالی کرے۔ جھوٹ نہ بولے۔ حلال کھائے۔ عمل کے بعد ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے۔ صرف یہی عمل زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔ حب و تسخیر میں فوری اثر دکھائے گا۔ عمل یہ ہے

اَجِب یا جبرائیلُ یا دُردائیل یا رفتمائیلُ یا تنکفیلُ بحقِ یا بُدّوحُ۔

ذیل کا نقش کامل طہارت کے ساتھ شرف قمر یا کسی سعد ساعت میں لکھ کر لوبان کی دھونی دے کر بازو پر باندھیں۔ تسخیر حاصل ہوگی اور تمام مخلوقات عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے گی۔ نقش آتشی مثلث کی ہے

۲۶۹۱ سے شروع کر کے ۲۶۹۸ تک چال کے لحاظ سے پُر کریں۔ باقی خانوں میں بعد میں جس طرح چاہیں لکھ لیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

یا حنان	۲۶۹۶	۲۶۹۱	۲۶۹۸
یا منان	۲۶۹۷	۲۶۹۵	۲۶۹۳
یا دیان	۲۶۹۲	۲۶۹۹	۲۶۹۴
یا برہان	علیقاً	علیقاً	علیقاً

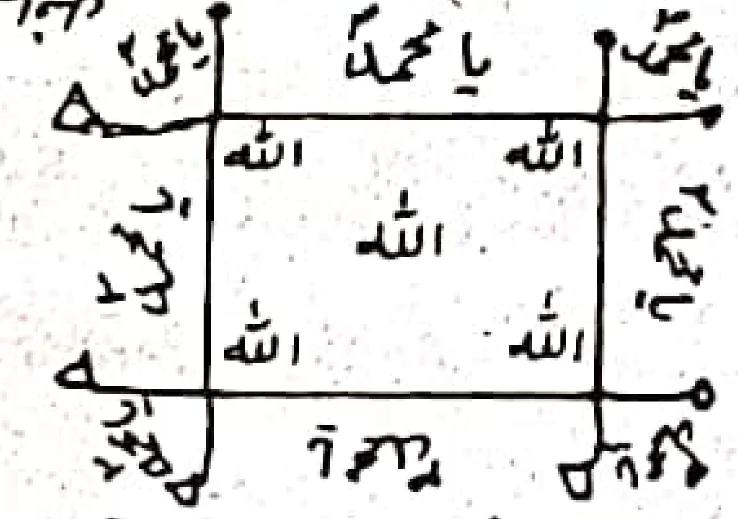

① اگر بچہ بہت روتا ہو اور بظاہر تندرست ہو تو یہ نقش پاک سیاہی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ

② بُرے اثرات دُور ہوں گے خواب میں ڈرنے والے بچے کے لئے بھی اکسیر ہے۔

۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶
یا بدوح	اللہ	یا بدوح
۷۸۶	یا بدوح	۷۸۶

اس نقش کو لکھ کر خوشبو لگا کر ٹوپی یا پگڑی میں رکھیں اور قدرت خدا ملاحظہ کریں سب مشکلات دُور ہوں گی۔ نقش ۲ سے شروع کر کے ۱۱ پہ ختم کریں۔

۷۸۶

یا جرائیل بحق یا بدوح

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

اس نقش کا چلّہ تقریباً دو ماہ کا ہے۔ یہ نہ صرف آنکھوں کی بلکہ ہر قسم کی مہلک بیماریوں کے لئے بھی مجرب ہے

اجب یا جرائیل ۷۸۶ بحق یا بدوح

۱	۱۲۶۶	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۲۶۵
۶	۹	اللھم اشف عبدک فلاں بن فلاں	۳
۱۲۶۷	۴	۵	۱۰

چاہیئے کہ ۲۱ تعویذ لکھے اور مٹھلیاں منگائے ایک میں پانی بھر کر ایک تعویذ ڈال دیں اور اس خالی مٹھلیا کو دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیا کریں چلّہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہوگا۔

اگر کوئی گم ہو جائے یا بھاگ جائے یہ نقش مثلث لکھ کر کسی درخت سے لٹکائیں یا بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ بھاگا ہوا واپس آئے۔

بسم براہ مغرب فلاں بن فلاں

ب	بدوح	د
بدوح	بدوح	بدوح
ح و	بدوح	ح و

اسم "اجہزط" اور "بدوح" کا مشترکہ نقش۔ چاہیئے کہ پاک زمین پر کوئلے کی راکھ ڈال کر کلمے کی انگلی سے یہ نقش لکھے اور جانور کی باگ پکڑ کر اس نقش کے آس پاس پھرائے۔ انشاء اللہ بند پیشاب فوراً کھل جائے۔ یا بچہ پیدا ہونے میں تکلیف ہو تو فوراً ولادت ہو نقش کی چال ا۔ب۔ج۔د۔ه۔و۔ز۔ح۔ط ہے۔

۷۸۶

د	ج	ح
ط	ه	ا
ب	ز	و

بیس کا نقش بدوح جو ہر کام کے لئے اکسیر ہے۔ سعد وقت میں تیار کریں۔

یا دردائیل — یا بدوح — یا جرائیل

		۱۱	۷	۲
	۶	۴	۱۰	
۳	۹	۸		

یا رفتمائیل — یا تنکفیل

اول کسی ساعت سعید میں ایک قلم دوات، کاغذ اور ایک کورا مٹی کا برتن لے کر رکھ لے۔ عروج ماہ میں کسی مبارک دن سے ذیل کا تعویذ لکھنا شروع کرے۔ ۳۱ بار روزانہ لکھ کر ۳۱ دن تک اس مٹی کے کورے برتن میں ڈالتا رہے۔ اکتیسویں (۳۱) دن قلم، دوات اور ہانڈی وغیرہ سب کچھ دریا پار لے جائے۔ اوّل قلم پھر دوات پھر برتن اور پھر تعویذ دریا میں ڈال دے اور غور سے تعویذوں کو دیکھتا رہے جو تعویذ بہاؤ کے خلاف اوپر کو بہے اس کو پکڑ کر رکھا جائے اور ضرورت کے وقت

۷۸۶

بحق یا بدوح	یا بدوح	بحق یا بدوح
یا بدوح	۹۷۲	یا بدوح
بحق یا بدوح	آدم البشر	بحق یا بدوح

زعفران سے لکھ کر طالب کے حوالے کرے انشاء اللہ صاحب اولاد ہوگا۔ اس نقش کی زکات سوا لاکھ ہے۔ بالکل اسی طرح زکات ادا کرنی ہے جس طرح نقش مثلث کا طریقہ ہے۔ نقش پُر کرتے وقت یہ پڑھتے رہیں۔

یَا بَدُّوحُ بَدْحَتْ مِنَ الْبَدْ وحُ فِی الْبَدْ وحُ بَدْحِکَ یَا بَدُّوحُ۔

زکات کے بعد قیام زکات کے لئے دو نقش روزانہ لکھنا چاہیے۔ دو شخصوں میں محبت کے لئے بیس کا نقش پُر کرکے دیں۔ دونوں کو پلائیں نقش لکھ کر اس پر عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اگر چینی یا پان پر عزیمت ۲۰۰ مرتبہ دم کرکے کسی کو دیا جائے تو وہ محبت کا دم بھرے گا۔ اگر کسی کو تسخیر کرنا چاہیے تو نقش اور عزیمت کی زکات دے۔

اگر کسی شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہو۔ یا اسے اپنی محبت میں قید کرنا ہو یا اسے مطیع و فرمانبردار کرنا ہو تو اس نقش کو لکھے اور اس کے نیچے اپنا مطلب لکھے اور

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

یا بدوح بتد وحت من البدّ وحُ فی البدّ وحُ بدّ وحکَ یا بدّوحُ

اس کے نیچے اپنا مطلب لکھے اور نقش کو کسی وزنی پتھر کے نیچے رکھے یا اپنی ران کے ساتھ باندھ دے۔ نقش لکھتے وقت کسی سے بات نہ کرے۔ اور اگر اس نقش کو لکھ کر ٹوپی کے نیچے یا پگڑی کے اندر رکھ کر کسی کے پاس جائے۔ تو وہ شخص اس کا مطیع ہو جائے گا۔ جب نقش لکھ چکے تو اس پر اسم یا بدّوحُ بتد وحکَ بیس بار پڑھ کر دم کرے۔

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء ایک ہزار ایک سو اکتالیس بار یا ۱۱۴۱ اگر نہ ہو سکے تو سات سو بار روزانہ اس اسم کو پڑھ لیا کرے تو تمام مخلوق اس کی طرف رجوع کرے۔ یَا بَدُّوحُ بَتدّ وحَتْ مِنَ الْبُدّ وحِ فِی الْبُدّ وحِ بُدّ وحِکَ یَا بُدُّوحُ۔

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
۸	۶	۴	۲
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

آدھے سر کے درد یا تمام سر کے درد کیلئے یہ تعویذ نہایت زود اثر ہے۔

اسم "بدوح" کا عامل بننے کے لئے چاہیئے کہ زکات ادا کرے۔ مندرجہ بالا عزیمت "بدوح" سات ہزار بار روزانہ چالیس دنوں تک پڑھیں۔ پرہیز جلالی و جمالی دونوں کا ہو۔ اور خلوت ہو۔ رات کو پڑھیں۔ رجوع خلق اور تسخیر کے لئے ہے۔ اس کے بعد روزانہ سات سو بار بعد نماز عشاء ورد رکھے لیکن اب پرہیز کی ضرورت نہیں۔

اگر وہ عزیمت کی زکات کے بعد "بدوح" کے نقش کی زکات سوا لاکھ ادا کرے تو اس میں اتنی قوت آجائے گی کہ نقش لکھنے کے بعد جس شخص یا جانور کا نام اس کے نیچے لکھ کر پاؤں تلے دبائے تو وہ مسافت کے مطابق اس کے پاس پہنچے۔ عزیمت اوپر درج ہے۔

۶	۴	۱۰		
	۱۱	۲	۷	
		۳	۹	۸

مطلوب کے پاؤں کی خاک لے کر اس پر سورہ ناس تیرہ مرتبہ پڑھے اور اس نقش کے ساتھ بھاڑ میں جھونک کر جلائے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

میاں بیوی میں محبت ہو اور باہم کشیدگی دور ہو۔ اور تسخیر اعداء کے لئے اکسیر ہے۔

ایک برتن میں پانی لے کر اس میں سے ایک دو گھونٹ پی لے اور اس پانی میں "یا بدوح" سات مرتبہ پڑھے۔ پھر پانی برتن سے منہ میں لے کر اسی برتن میں کلی کر دے۔ جو شخص پانی پیئے گا تم سے محبت کرے گا۔

عمل یا "بدوح" جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل ہے کیونکہ اس عمل میں رجعت بہت جلد ہوتی ہے۔ اگر پیر با تصرف یا پابند شرع ہے یا اس اسم کے عامل کی اجازت سے شروع کرے تو رجعت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر بدوح کے بجائے بدو یا بدوھ یا بدھو پڑھے تو نقصان کا امکان زیادہ ہے۔ اگر یا بدو پڑھے گا تو گھر وہ بستی ویران ہو جائے گی یا وہاں کے باشندے طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہوں گے اور اگر یا بدوھ پڑھے گا

تو اس گھر یا گاؤں میں آگ لگ جائے گی۔ اس عمل کا اثر بہت دیرپا ہے۔ اس لئے اس کے نفع نقصان کا اثر بھی دیر سے ظاہر ہوتا ہے اور ایک چلّہ کا اثر برسوں باقی رہتا ہے۔ یہ عمل سفلی (رجات کا) ہے۔ دن میں پڑھنے کے بھی ایسے اثرات ظاہر ہوں گے۔ ان وجوہ کے پیش نظر ہر ایک کو جو اس کا اہل نہ ہو یہ عمل نہ کرنا چاہیے، نہ بتانا چاہیے۔ اور جو شخص کسی کو انتقاماً یہ عمل بتائے گا جس طرح اکثر حاسد دشمن کو برباد کرنے کے لئے ہمدرد بن کر بتاتے ہیں تو وہ بھی نقصان سے محفوظ نہ رہے گا۔ عمل یا بدوح کے ذریعہ تسخیر خصوصی اور تسخیر عمومی دونوں کام لئے جا سکتے ہیں۔

تسخیر عمومی کے لئے تین چلّے بطریق افضل بہ پرہیز شرعی پڑھے۔ اور طہارت کی پابندی کرے۔ اول چلّہ میں یا جبرائیل بحق یا بدوح ۴ ہزار بار روزانہ بعد مغرب سے کسی وقت طلوع فجر تک وقت کی پابندی سے پڑھے۔ اول وآخر درود شریف ۴۱ بار۔

دوسرے چلّے میں یا جبرائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح ۴۰ بار اول وآخر درود شریف ۲۱ بار۔ تیسرے چلّے میں یا جبرائیل یا دردائیل یا رفتمائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح ۴۰ بار۔ اس عمل کو خواہ بطریق اکمل پڑھیں یا بطریق اجمل یا بطریق افضل۔

پہلے دن عمل ختم کرنے پر ان گیارہ نقوش پر نظر ڈالے اور جس پر دل قائم ہو اسی نقش کو بیس عدد لکھیں۔ ۱۹ کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ آخری کو دم کر کے اپنے پاس رکھیں اس کے بعد نمبروار ہر نقش کو ۲۰ عدد لکھیں ۱۹ دریا میں آخری نقش دم کر کے اپنے پاس۔

عمل کا ایک چلّہ ہو یا تین جب بھی عمل ختم ہو اس دن کا جو نقش ہے وہ عمر بھر کے لئے ہے۔ وہ آخری نقش اپنے پاس رکھے۔ اس سے پہلے کے جو نقش تبع ہو چکے ہیں۔ ہر نقش کو ۲۴ گھنٹے اپنے پاس رکھے ایک منٹ دعا دلایا کریں۔ جب دوسرے دن دوسرا نقش لکھ کر باندھ لیں یا کسی حاجت مند کو دے دیں تسخیر اور روزگار کے لئے مفید ہوگا۔ یہ جمع شدہ نقوش ختم ہونے کے بعد جب بھی

کسی کو لکھ کر دے تو وہی نقش جو آخری دن اسے ملا ہے دے۔

نمبر ①

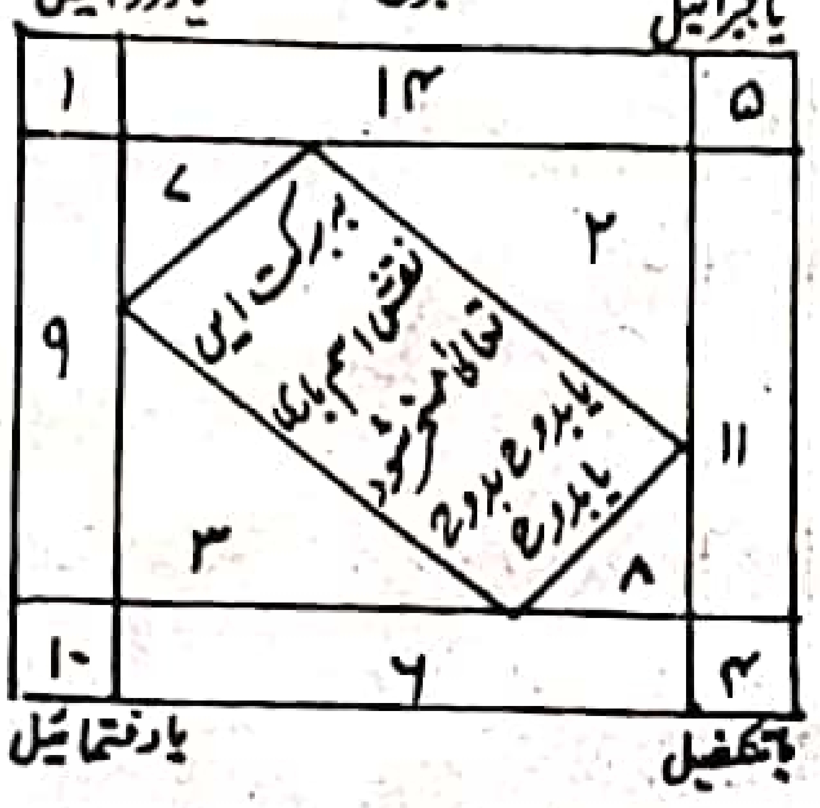

نمبر (۲)

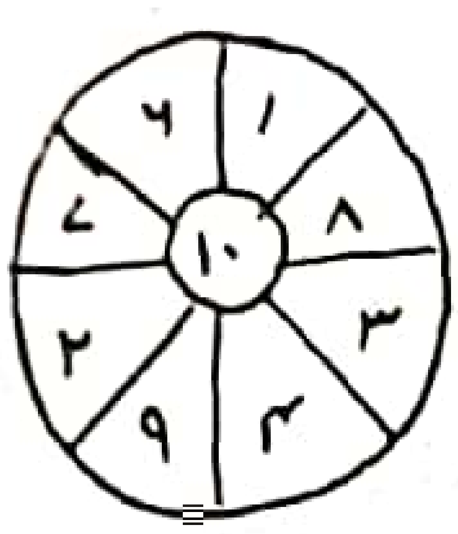

(نمبر ۴)

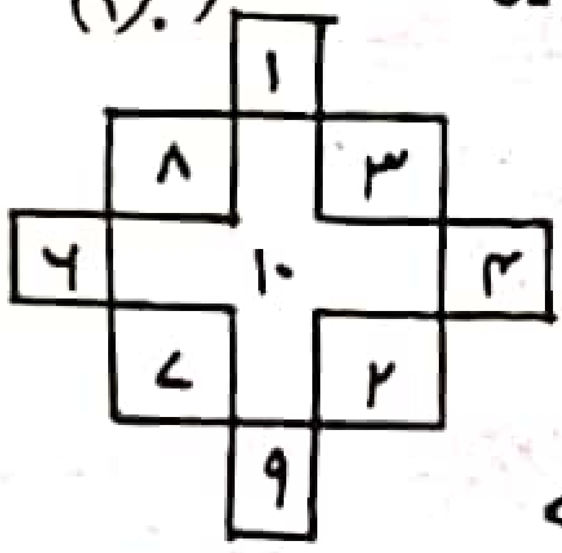

(نمبر ۳)

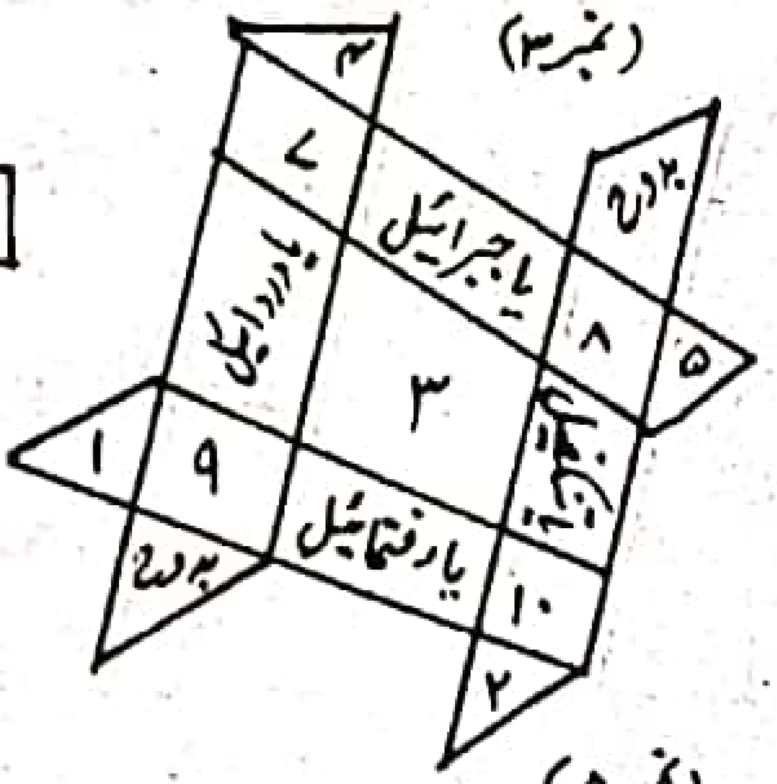

(نمبر ۶)

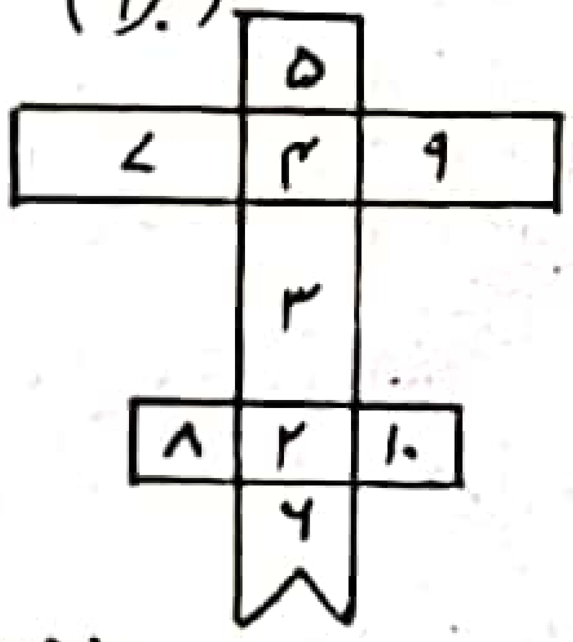

(نمبر ۵) ۸۷۰

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

اجب یا جبرائیل بحق یا بدوح

(نمبر ۸)

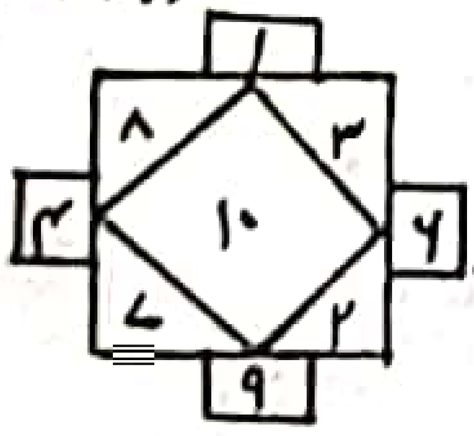

(نمبر ۷)

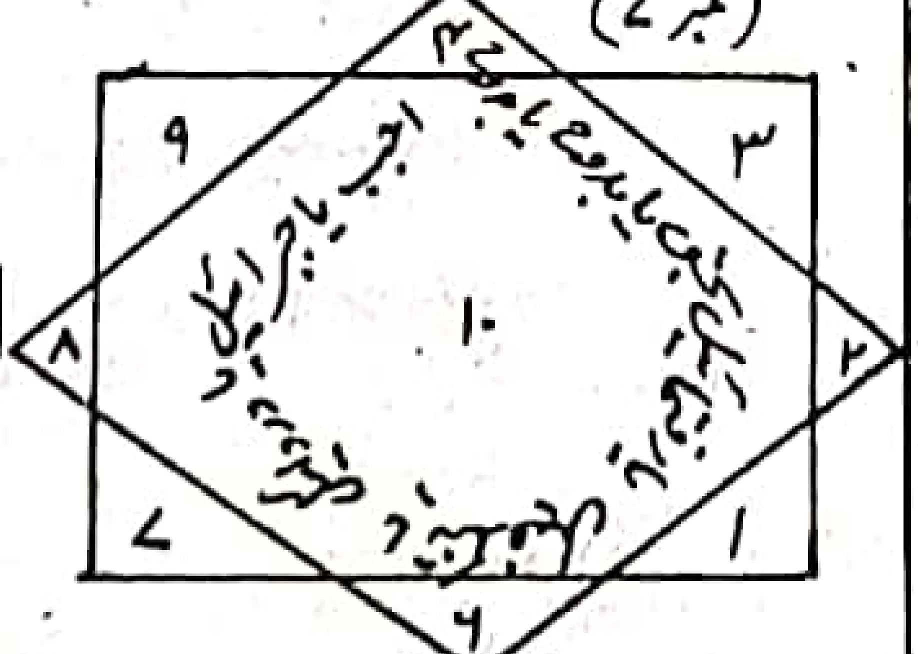

(نمبر ۱۰)

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

(نمبر ۹)

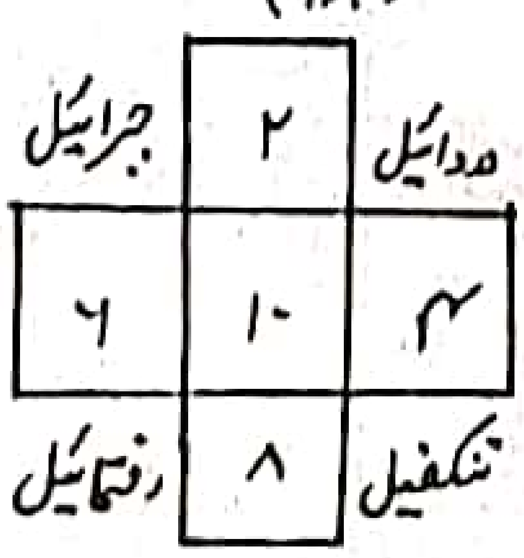

(نمبر لا)

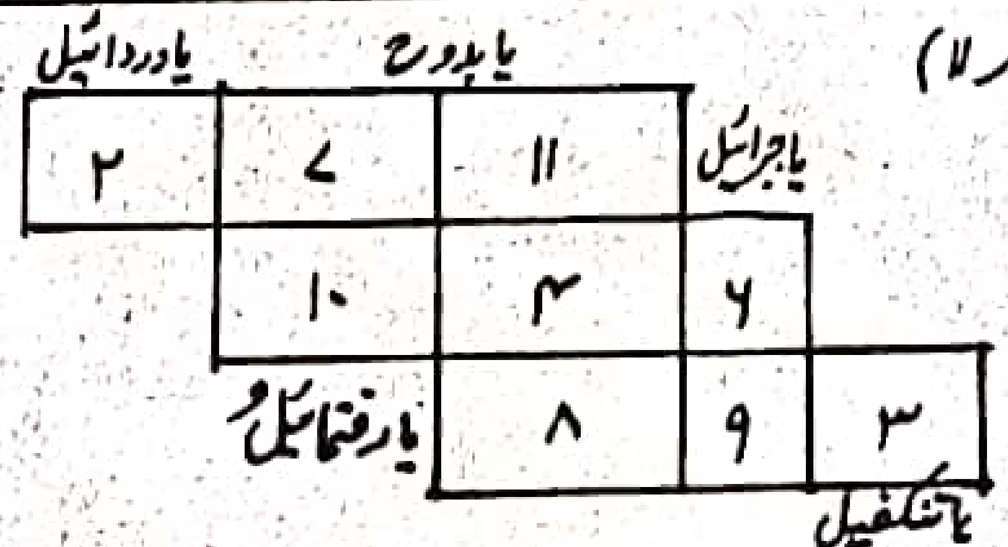

دوسرا طریقہ عمل یہ ہے :- ۴۰ دن ہر روز یا بدوح ۲۵۰۰ بار پڑھے اور ہر روز اوپر بتائی ہوئی ترکیب سے نقش انتخاب کرے اور ہر روز ترتیب وار ۲۰ عدد پر نقش لکھتا رہے۔ آخری ۲۴ گھنٹے پاس رکھے باقی ۱۹ نقش دریا میں ڈالے۔ غرض آخری دن کا آخری نقش اپنے پاس موم جامہ شدہ رکھے۔ کبھی جدا نہ کرے۔ جب تک پاس رہے گا تسخیر اور دولت خوب رہے گی۔ یہ دونوں طریقے لاجواب ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی عمل کی ضرورت نہ ہوگی۔

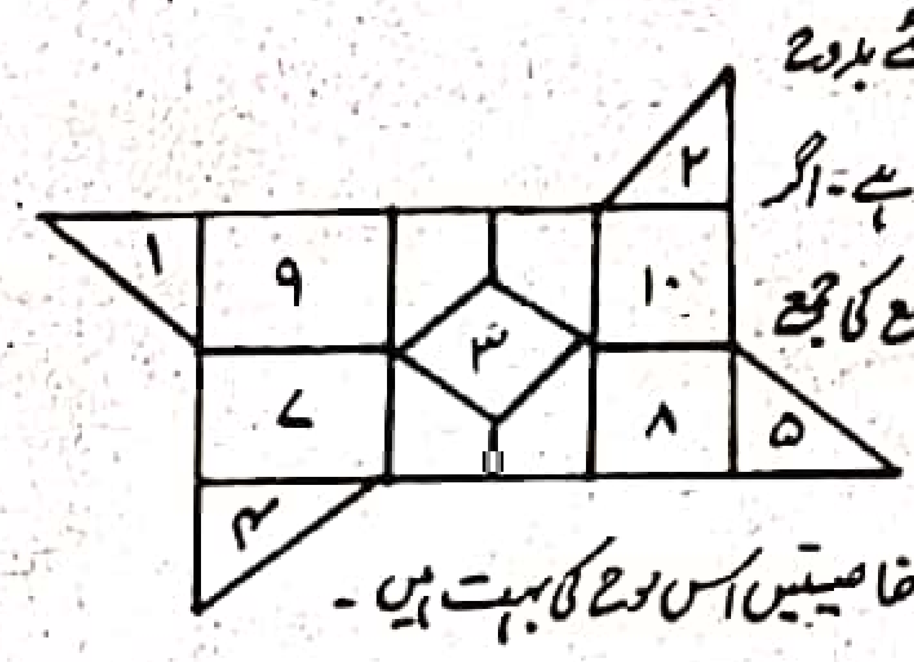

حب و تسخیر کے لئے بدوح کی مثلث کی یہ رفتار ہے۔ اگر اس لوح کے ہر دو ضلع کی جمع صحیح نہ ہوگی تو یہ صحیح قرار نہ پائے گا۔ خاصیتیں اس لوح کی بہت ہیں۔

نام طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد لے کر ان میں کسی آیت حب کے اعداد شامل کر کے اس مثلث میں پُر کریں۔ تمام لوازمات عمل کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ بطریق عناصر استعمال کریں۔ کوکب زہرہ یا مشتری کو لیں اور انہیں کے موکل کے اعداد کو بھی شامل کریں۔ طریقہ یہ سمجھیں۔ عدد اسم موافق" عدد" فرشتہ اسم" عدد" روز عمل" اعداد کواکب سعد "زہرہ مشتری" جس ستارہ کی ساعت میں کام کریں اس کا عدد لیں۔ یہ ساعت اول ہوتی چاہیئے اول ماہ میں۔ مثلث کو کوئی میٹھی چیز رکھیں اس عمل میں کسر نہیں آنا چاہیے۔ اگر کسر آئے تو کوئی اسم باری تعالیٰ یا آیت حب شامل کریں جو موافق مقصد ہوں۔ فوراً کام کرے گا۔ حب و تسخیر کے لئے اکسیر ہے۔

نقش بدوح کو مٹی پر کندہ کر کے جس دکان یا زمین میں لگائیں اس گھر میں

چور داخل نہ ہوگا۔ جب کسی خزانہ میں طلسمی پانی دکھائی دے تو حرف یا ر ایک ٹھیکری پر لکھ کر اس میں ڈال دے تو وہ پانی فوراً خشک ہو جائے۔ آتشی مربع ہے۔

۷۸۶

ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
ب	و	د	ح
و	ح	ب	د

یہ مربع بدوح کا تسخیر کے لئے اکسیر ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ طالب اور مطلوب کے نام مع والدہ کے اعداد نکال کر ان کو ۲۰ سے تقسیم کر کے جو حاصل قسمت ہو اتنے ہی نقش روزانہ لکھیں اور نیچے نام طالب و مطلوب مع والدہ لکھ دیا کریں۔ اگر تقسیم سے کچھ بچے تو آخر دن اتنا اضافہ کر لیں۔ روزانہ نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کریں۔

۷۸۶

۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶
۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸

نقش کی جان مربع بادی کی ہے۔

ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
ب	د	و	ح
و	ح	ب	د

یہ نقش گزشتہ صفحہ پر آچکا ہوا۔ یہ نقش رابع پیر کے دن جب کہ برج آبی کے ۳ درجہ پر قمر مشتری سے متصل ہو نحوست سے خالی ہو۔ ساعت قمر میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۱۰ مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ مربع پُر کر کے اپنے پاس رکھے تو فہم و حافظہ اور حکمت نصیب ہوتی ہے۔ اور عالم علوی و سفلی میں اس کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ اگر یہ نقش قیدی باندھے تو جلد رہائی ملے۔ اگر فوج کے پرچم پر لگائیں تو فتح ہو اور اگر یہ نقش باندھ کر کشتی لڑے تو جیت جائے۔

ارشاد لیاقت

رنگوں کے اثرات

اب جدید تحقیق نے بھی یہ بات پورے طور پر تسلیم کر لی ہے کہ انسانی عادات و اخلاق کا رنگوں سے بہت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ آپ تھوڑی سی کوشش و محنت کے بعد ہر شخص کے بارے میں درست اندازہ لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سرخ رنگ: (مرد) یہ رنگ حکومت پسندی اور اقتدار کا مظہر ہے اور اسے پسند کرنے والا انسان حکومت کا شائق ہوتا ہے۔ بادشاہ اور جج صاحبان کے لباس بہت سارے ممالک میں سرخ ہوتے ہیں۔ اس رنگ کا شیدائی خوش طبع، مستعد، چست اور سرگرم عمل ہوتا ہے۔ ان کی رائے درست اور طبیعت تیز ہوتی ہے۔ خود اعتمادی ان کا جوہر ہے وہ ہر جگہ کامیاب ہوتے ہیں۔ مشکل ترین کاموں میں ہاتھ ڈالنا اچھا خیال کرتے ہیں۔ کوئی بھی چیز ان کے ارادے اور استقلال کو ڈانواں ڈول نہیں کر سکتی ایسے لوگوں کو نیلا رنگ پسند کرنے والی عورتوں سے شادی کرنی چاہیے کیونکہ وہ محبت کرنے والی ہوتی ہیں اور سرگرم و راحت طلب زندگیاں مل کر معاشرت میں اعتدال پیدا کر دیتی ہیں۔

(عورت) سرخ رنگ پسند کرنے والی عورتیں متکبر، مغرور اور حکومت پسند ہوتی ہیں گھر کا انتظام بہ حسن خوبی کرتی ہیں۔ نہ صرف نوکروں پر حکومت کرتی ہیں ان کا حوصلہ بلند ہوتا ہے اس لئے معمولی باتوں پر حسد اور رشک نہیں کرتیں۔

سرخ عقیقی رنگ: (مرد) دموی مزاج مرد جن کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ یہ رنگ پسند کرتے ہیں ان کے مزاج میں وحشت ہوتی ہے جلد غصہ آجاتا ہے۔ بے سوچے سمجھے کام کرتے ہیں مغرور اور اکڑ کر چلتے ہیں۔ ان کی آواز بلند اور خوفناک ہوتی ہے۔

(عورت) یہ رنگ پسند کرنے والی عورتیں سخت مزاج جفاکش، جھگڑالو، غضبناک اور ظالم ہوتی ہیں مگر ان کا غصہ جلد اتر جاتا ہے اولاد کی اچھی تربیت کرتی ہیں۔ کینہ پرور نہیں ہوتیں اور صاحب وقار خاوند پسند کرتی ہیں۔

بنفشی رنگ: (مرد) کاہل، بزدل، کام چور ہوتے ہیں اور وہ صرف ایسے کام کرتے ہیں جن میں جسم یا دماغ پر بالکل زور نہیں پڑتا۔

(عورت) ایسے رنگ پسند کرنے والی عورتیں زیادہ تر خیالی دنیا میں رہتی ہیں۔ بھوت، پریت، اور ناممکن باتوں پر یقین رکھتی ہیں۔ کاہل اور کم چور ہوتی ہیں۔

سادہ مزاج ہوتی ہیں۔ مگر شیریں اور لذیذ غذا کی شائق خوشامد پسند ہوتی ہیں۔ فنون لطیفہ، موسیقی اور مصوری وغیرہ پسند کرتی ہیں۔

لیموئی رنگ: (مرد) حکومت پسند، دور اندیش اور غور و فکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں مگر خود عمل نہیں کرتے سوچ سکتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے انہیں نئی ایجادات اور نئی باتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے مگر ان سے عملی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے وہ دوسروں کی اطاعت نہیں کرتے اور اپنی مستقل رائے رکھتے ہیں۔

(عورت) اس رنگ کو پسند کرنے والی عورتیں انتظام خانہ داری میں بڑی لائق ہوتی ہیں بجا سہی مگر کم ہوتی ہیں۔ چھچھوری نہیں ہوتیں۔ اپنی اولاد اور خاندان سے غیر معمولی محبت کرتی ہیں۔

زرد سنہرا رنگ: (مرد) جو مرد یہ رنگ پسند کرتے ہیں۔ وہ معزز، خوش قسمت اور مہذب ہوتے ہیں۔ وہ ترقی کے عاشق ہوتے ہیں مگر ان میں قوت و اقتدار کم ہوتا ہے ایسے لوگ دوسروں کو بھی معزز بنانے کے شائق ہوتے ہیں۔

(عورت) جو عورتیں زرد سنہری رنگ پسند کرتی ہیں وہ محبت کرنے والی اور مستقل مزاج ہوتی ہیں۔ ان کا مزاج شکی اور خیال تنگ ہوتا ہے بدگمانی ان کے مزاج میں زیادہ ہوتی ہے۔

نیلا رنگ: (مرد) عاشق مزاج، ذہین اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں شاعری، موسیقی، مصوری وغیرہ سے انہیں خاص دلچسپی ہوتی ہے۔

(عورت) اس رنگ کو پسند کرنے والی عورتیں ہنس مکھ، خوش طبع، خدا پرست، جلد متاثر ہونے والی اور سادگی پسند ہوتی ہیں۔

سبز رنگ (مرد) اس رنگ کو پسند کرنے والے مرد حاسد، مکار اور حیلہ باز اور نہایت زیرک ہوتے ہیں۔ گپیں ہانکتے ہیں، متلون مزاج ہوتے ہیں۔ اور جلد غضبناک ہو جاتے ہیں۔ تجارت پسند کرتے ہیں اور یہ لوگ خود دنیا سے ہٹ کر روحانیت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(عورت) اس رنگ کو پسند کرنے والی عورتیں متلون مزاج ہوتی ہیں۔ ان کا خیال صحیح معلوم کرنا دشوار ہوتا ہے۔ ان کا دل کسی کام پر نہیں لگتا ہر کام میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ البتہ دوسروں پر نکتہ چینی خوب کرتی ہیں۔ غیور اور حاسد بھی ہوتی ہیں۔ ان کو دستکاری میں خاص ملکہ ہوتا ہے۔

بیگم زبیدہ فرید الحق

نگینوں کے اثرات

نیلم

اس کو انگریزی میں "SAPPHIRE" سفائر۔ عربی میں یاقوت ازرق، ہندی میں نیلا، فارسی میں صافر اور سنسکرت میں سوری رتن کہتے ہیں۔ اس پتھر کو اس کے نیلے رنگت کی وجہ سے نیلم کہتے ہیں۔ اس کا شمار قیمتی اور اعلیٰ جواہر میں ہوتا ہے۔ یہ ایک رنگین بلوری پتھر ہے۔ سنسکرت میں سوری رتن کا مطلب زحل کی محبوبہ ہے۔ اس پتھر کو ۸۰۰ قبل مسیح سے زیورات اور زیبائش میں استعمال کیا جاتا ہے عام طور پر نیلم کے پتھر میں بڑے نقائص کم ہوتے ہیں کیونکہ پہاڑوں میں اس کے اندرونی نقائص وقت کے ساتھ ساتھ پھیل جاتے ہیں اور یہ پتھر ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ہر کسی کو موافق نہیں آتا اور یہ جب کسی کو راس آجائے تو باعثِ برکت ہوتا ہے اور بصورتِ دیگر مضر ہے۔ لہٰذا اس کا اپنانا بھی بغیر قیاس و شناس کے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔

رنگت و کیمیاوی مرکبات: اس کا رنگ عام طور پر نیلا ہوتا ہے گہرے نیلے رنگ کے پتھر کو نر کہتے ہیں اور ہلکے رنگ کو مادہ کہتے ہیں نیلی رنگت کے علاوہ یہ زرد، نارنجی، سبز، ارغوانی اور گلابی رنگ میں بھی ملتا ہے۔ اس میں رنگت ٹیٹنیم ڈائے آکسائڈ TITANIUM DI OXIDE کی آمیزش کی وجہ سے ہے۔ جوہری حضرات اسکی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) سبز نیلم: سبزی مائل نیلا رنگ (۲) لالی۔ سرخی مائل نیلا رنگ (۳) گہرا نیلا۔

اس کی مندرجہ ذیل کیمیاوی درجہ بندی کی گئی ہے۔

(۱) ایلمونا ALUMMUNIA ۹۹ فیصد

(۲) ٹیٹنیم آکسائڈ TITANIUM OXIDE ایک فیصد

اس میں کبھی کبھی لوہے کی آمیزش بھی پائی جاتی ہے۔

ساخت:

(۱) سختی۔ HARDNESS ۹ درجے

(۲) وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۳.۹۵ درجہ

(۳) پگھلنے کا درجہ MELTING POINT ۲۰۴۰ درجہ

(۴) عکس REFRACTIVE INDICES ۱.۷۶ درجہ

اقسام: اہل یورپ اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) سٹار نیلم: STAR SPPHIRE

جب اس کو چمکدار سورج کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے تو اس میں چھ طرف سے روشنی کا عکس نکلتا ہے اور ستارے کی شکل بناتا ہے۔ اس لئے اس کو سٹار نیلم کہتے ہیں۔

(۲) مشرقی نیلم: ORIENTAL SAPPHIRE

نیلے رنگ کا پتھر (نیلم) جو مشرقی ممالک میں مقبول ہے اسے مشرقی نیلم کہتے ہیں۔

(۳) مغربی نیلم EUROPIAN SAPPHIRE

نیلے رنگ کے علاوہ کسی بھی اور رنگ کے نیلم کو مغربی نیلم کہتے ہیں

(۴) ALEXANDRITE (الیگزینڈرائٹ) یہ سورج کی روشنی میں نیلا اور مصنوعی روشنی میں لال نظر آتا ہے۔ یہ مصر کے شہر

انگیز نڈریا میں پایا جاتا ہے اور اسی کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔

قدیم سنسکرت کی کتابوں میں مندرجہ ذیل اقسام بیان کی گئی ہیں

(۱) برہمن یعنی سفیدی مائل نیلم

(۲) کھتری یعنی سرخی مائل نیلم

(۳) دیش یعنی زردی مائل نیلم

(۴) شودر یعنی سیاہی مائل نیلم

درویش طبقہ اس کی پانچ اقسام بیان کرتا ہے۔

(۱) گورتو : جو حجم کے لحاظ سے وزن میں زیادہ ہو۔ اس کے پہننے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

(۲) سنسکرت : یہ ہمیشہ چمکتا رہتا ہے اس کے پہننے سے محبت بڑھتی رہتی ہے۔ اور دولت قدم چومتی ہے۔

(۳) درناڑی، اس کے پہننے والے کو کھانے پینے کی اشیاء کی فراوانی رہتی ہے اور کبھی بھوکا نہیں رہتا۔ درویش لوگ اس کو زیادہ پہنتے ہیں۔

(۴) پارشودات : اس کے پہننے سے ناموری قدم چومتی ہے اور عظمت لاتی ہے۔

(۵) رنج کیتو : اس کے پہننے سے اولاد مرتبت والی ہوتی ہے یعنی یہ واحد پتھر ہے جس کے پہننے سے ذاتی طور پر نہیں بلکہ اولاد پر اثر ہوتا ہے

علوم فلکیات کے ماہر اسے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ (۱) آتشی : جو نیلم سرخی مائل ہوتا ہے اسے آتشی کہتے ہیں۔

(۲) خاکی : جو نیلم زردی مائل ہو۔

(۳) آبی : جو نیلم سفیدی مائل ہو۔

(۴) بادی : جو نیلم سبزی مائل ہلکے نیلے رنگ کا ہو۔

شناخت : اس کی سختی ہیرے کے بعد آتی ہے اور یہ صرف ہیرے سے ہی کٹ سکتا ہے اور اگر یہ کسی دوسری چیز سے کٹ جائے تو نقلی نیلم ہے۔

نیلم مصنوعی روشنی میں دیکھنے سے بے رونق نظر آتا ہے

اصلی نیلم کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت میں کمی بیشی واضح نظر آتی ہے۔ مگر مصنوعی نیلم کا رنگ یکساں نظر آئے گا۔

عیوب : عیب دار نگینہ پہننا اچھا شگون نہیں سمجھا جاتا۔ اور اس کے پہننے سے انسان مصائب میں گھر جاتا ہے حتی الامکان عیب والے پتھر سے گریز کرنا چاہیئے۔ گیارہ عیب عام طور پر اس میں مہلک اثرات رکھتے ہیں جن کا ذکر ذیل میں ہے۔

(۱) بادل، یعنی بادل جیسی گرد و غبار رکھنے والا پتھر اور اس کے پہننے سے عمر (زندگی) اور دولت کو فوری نقصان پہنچتا ہے۔

(۲) چٹخا ہوا : اس کے پہننے والے کو جانوروں سے جانی نقصان پہنچتا ہے۔

(۳) بدرنگ : جس پتھر میں ایک سے زیادہ رنگ ہو وہ بدرنگ کہلاتا ہے اور منحوس شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے پہننے والے کے مزاج میں غصہ لاتا ہے۔

(۴) تراش، وہ نگینہ جس میں ایک سے زیادہ ٹکڑے نظر آئیں کسی حادثے یا ہلاکت کا موجب بن سکتا ہے۔

(۵) ابرک : جس میں ابرک نما نشان ہوں اس کے پہننے سے انسان فوری طور پر بیمار ہو جاتا ہے۔

(۶) روکھی : جس میں سفید داغ ہو وہ موجب جلا وطنی بن سکتا ہے۔

(۷) مرتے گریہ : اس کا رنگ میلا ہوتا ہے اور اس کے پہننے سے کئی دائمی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۸) رنگ کا منجمد ہونا : یعنی رنگ کا کسی خاص جگہ پر زیادہ ہو جانا جو کہ فوری نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

(۹) دودھیا : جو دودھ جیسے رنگ والا ہو اس کے پہننے سے کاروبار میں نقصان ہوتا ہے۔

(۱۰) ریشم سے دھبے : اس کے پہننے سے عزت پر دھبہ آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ھ ن ت	وس خ	ز غ ذ	ع ف ض	ط ص ظ
۵	۶	۷	۸	۹

مثلاً میرا نام ریاض الرحمٰن ہے۔ نام میں اشتباہ کی رکاوٹ کے لیئے "جفار" کا اضافہ کردیا۔

جفار ریاض الرحمٰن

اب ہر حرف کے اعداد لوں گا اور میزان کرنے کے بعد اکائی کی شکل دوں گا۔

جفار		ریاض		الرحمٰن	
ج	۳	ر	۲	ا	۱
ف	۸	ی	۱	ل	۳
ا	۱	ا	۱	ر	۲
ر	۲	ض	۸	ح	۸
				م	۴
				ا	۱
				ن	۵
میزان	۱۴		۱۲		۲۴

کل میزان - ۱۴ + ۱۲ + ۲۴ = ۵۰

اکائی ۵ + ۰ = ۵

میرا عدد "۵" بنا۔ جس کو پنجتن پاکؑ کا سہارا مل جائے۔ اسے دنیا میں کیا چاہیئے؟ اب میں ایک سے نو تک نمبر یا عدد کی خاصیت لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ میری تقلید کرسکیں۔

۱۔ حکومت کی خواہش، اقتدار کی طمع "تکبر" پہلو نمایاں۔ فرض شناس، شہرت کا بھوکا۔

۲۔ انقلابات کا خواہاں، جذبات سے بھرپور، غیر مستقل مزاج سیر و سیاحت کا شوقین، غیر یقینی حالات، روحانیت اور مادیت کا حسین امتزاج نمایاں۔ شہوت پرستی کا غلبہ۔

۳۔ ذہانت کی وجہ سے نئی خواہشات کا پجاری، کامیابی کے لیئے کوشش کا جذبہ، رزق کی فراوانی کے لیئے جذباتی طبیعت، کبھی بھی غصہ اور تشدد کی وجہ سے نقصان اٹھائے۔

(۴) پڑھائی کی طرف رجحان، باتونی، سیر و سیاحت سے لطف اٹھائے۔ شہرت کے حصول کے لیئے بےچین رہے۔ عزت کی خاطر جان جوکھوں میں ڈال دے۔

۵۔ دماغی اور ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ سیر و سیاحت سے فائدہ اٹھائے۔ اپنی بات پر ڈٹ جائے۔ مستقل مزاجی، دلائل سے قائل کرے۔ بر وقت بات کہے۔ نجوم اور علوم خفیہ سے دلچسپی رکھے۔

۶۔ عیش و عشرت کا پرستار، غربا پرور، فنون لطیفہ میں دلچسپی لے۔ تعلقات کو وسعت دے، محنتی، مستقل مزاجی اور صبر و رضا کی نمائش۔

۷۔ لوگوں سے تعلقات، لین دین اور تجارت میں جدوجہد تکمیل مقاصد کے لیئے محنت شاقہ، سنجیدگی نمایاں۔ مگر ناگہانی واقعات سے دوچار ہو۔

۸۔ پریشان کن حالات سے نبرد آزما ہو۔ نامعلوم خطرات سے ہمیشہ ڈر، خوف، فتنہ فساد کا ہر دم اندیشہ، بیماری اور موت کا ہر وقت خطرہ۔

۹۔ نئی خواہشات، اقتدار اور حکومت کی خواہش، ذہین، اعلیٰ خود مختارانہ عمل، ہیچ ما دیگرے نیست کا تصور۔

اب میرا تجزیہ بھی سن لیجیئے۔ رٹے بازی سے نفرت ہے۔ جو کچھ پڑھتا ہوں سوچ سمجھ کر پڑھتا ہوں۔ اپنی دماغی اور ذہنی صلاحیت کو بروئے کار لاتا ہوں۔ سفر و حضر میں ہر اہل علم کے قدموں کو چھونا باعث سعادت سمجھتا ہوں۔ متانت سے جو کچھ کہتا ہوں۔ اس کیلئے سر دھڑ کی بازی لگادیتا ہوں۔ اپنے الفاظ کا پکا ہوں مگر نقد سے مُدر کا واسطہ بھی نہیں یہی وجہ ہے فقر کی سی زندگی بسر کرتا ہوں اور پُرامن زندگی گزار رہا ہوں۔ فتنہ فساد سے اپنا دامن بچاتا ہوں۔ قوت حافظہ گرچہ کمزور ہے، مگر علوم کی تحصیل کا جنون سوار ہے۔ حق گوئی کی خاطر نقصان بھی اٹھالیتا ہوں مستقل مزاجی کی وجہ سے بلند خیالی ہے علوم خفیہ کی وجہ سے فیضان ربانی سے محظوظ ہوا کرتا ہوں

طارق سلیمی
(کراچی)

تعبیرُ الرُّؤیا

علامہ امام محمد بن سیرینؒ کی نادر و نایاب کتاب سے ماخوذ

خوابوں کی تعبیر کی یہ عظیم کتاب محمد بن سیرینؒ سے منسوب ہے اور ۲۵ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب : تعبیر کرنے والے کی خصوصیات، خواب کی تمیز اور اس کے اصولوں کو جاننے کے بارے میں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی اطاعت کی توفیق بخشے۔ چونکہ خواب چھیالیس ۴۶ اجزائے نبوت میں سے ایک ہے۔ اس لئے تعبیر کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کا عالم، احادیث کا حافظ اور عربی زبان جانتا ہو۔ نیز الفاظ کی ساخت کے قاعدوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ لوگوں کی حیثیتوں کو اچھی طرح جانتا ہو۔ تعبیر کے اصولوں سے بہرہ ور ہو۔ پاکیزہ نفس، اچھے اخلاق اور زبان صداقت کا ترجمان ہو۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ درست سمت میں اس کی رہنمائی کرے گا اور اسے اہلِ دانش کے معارف سے آگاہی نصیب ہوگی۔

خواب کی تعبیر میں کبھی زمانے کے حالات و واقعات کے اختلاف کو پیشِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ کبھی قرآن مجید اور کبھی احادیثِ رسول کریمؐ کو سامنے رکھ کر اور کبھی محاورات کا خیال کر کے تعبیر کرنی پڑتی ہے۔ کبھی تعبیر کا رُخ خواب دیکھنے والے کی بجائے اس جیسے کسی اور شخص یا اس کے کسی ہم نام کی طرف موڑنا پڑتا ہے۔ کبھی یہ تعبیر صرف نام سے کبھی صرف معنی سے کبھی اس کی ضد سے کبھی اشتقاق سے کبھی زیادتی، کبھی نقصان سے دی جاتی ہے۔ قرآن کے حوالے سے انڈوں کی تعبیر عورتیں ہیں۔ کیونکہ اللہ کریم نے فرمایا (ترجمہ۔ حوریں چھپے ہوئے انڈوں جیسی ہیں) اسی طرح پتھر کی تعبیر سخت دلی ہے کیونکہ ارشاد باری ہے (ترجمہ۔ تمہارے دل پتھر کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے) تازہ گوشت کی تعبیر اس ارشاد خداوندی کی بناء پر غیبت ہے کہ (ترجمہ۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ اسے تو تم بُرا سمجھتے ہو۔) اسی طرح خداوند عالم نے فرمایا (ترجمہ۔ ہم نے اسے اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ان کی چابیاں ایک طاقتور گروہ اٹھاتا تھا) یہاں چابیوں سے مراد مال ہے کیونکہ خزانوں تک رسائی چابیوں ہی سے ہوتی ہے۔ اس لئے چابیوں کی تعبیر خزانے ہیں اور کشتی کی تعبیر نجات ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ۔ ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو نجات دی) پھر فرمایا (ترجمہ۔ ہم نے اس کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے۔ انہیں نجات دی۔

کسی نے خواب میں دیکھا کہ بادشاہ خلاف عادت کسی گھر، شہر یا محلے میں آیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ اس بستی والوں کو مصیبت یا ذلت کا سامنا ہوگا۔ کیوں کہ ارشاد باری ہے (ترجمہ۔ جب بادشاہ کسی قریے میں داخل ہوتے ہیں تو اسے خراب کر دیتے ہیں۔ اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں) اور لباس کی تعبیر عورتیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمہ۔ وہ تمہارا اور تم ان کے لباس ہو) اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ احادیث رسول کریمؐ سے تعبیر کی مثال یہ ہے کہ حضورؐ نے کوّے کا نام فاسق رکھا ہے۔ چنانچہ کوّے کی تعبیر بدکار اور گناہ گار آدمی ہے۔ حضورؐ نے چوہیا کو فاسقہ اور ایک حدیث میں فویسقہ فرمایا ہے۔ اس لئے چوہیا کی تعبیر فاسقہ اور گناہگار

عورت ہے۔

پسلی کی تعبیر عورت ہے۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے تخلیق کی گئی ہے۔ اور دروازے کی چوکھٹ کی تعبیر بھی عورت ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل ؑ کو حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی نچلی دہلیز (بیوی) کو بدل دو۔ احادیث رسول ؐ سے تعبیر کی ایسی بے انتہا مثالیں موجود ہیں۔

محاورات و امثال سے تعبیر کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص خواب میں اپنے ہاتھ کو لمبا دیکھتا ہے۔ تو وہ لوگوں کے ساتھ احسان کرے گا۔ کیونکہ اہل عرب کے محاورے کے مطابق یہ کہنا کہ اس کا ہاتھ تیرے ہاتھ سے زیادہ طویل ہے۔ اسے زیادہ سخی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح عرب چغلی کھانے والے کو لکڑی چننے والا کہتے ہیں۔ اس لئے خواب میں لکڑیاں چننے کی تعبیر چغل خوری ہے۔ جو شخص وعدہ پورا نہیں کرتا اس کے متعلق عرب کہتے ہیں کہ وہ اپنے وعدے میں بیمار ہے۔ اس لئے بیماری کی تعریف منافقت ہے۔ اور مخطم (تیلی) کی تعبیر لڑکا ہو گا۔ کیونکہ جو لڑکا اپنے باپ سے مشابہ ہو۔ اسے عرب شیر کا مخطم (تیلی) کہتے ہیں۔ اور کوئی شخص لوگوں کو تیر، بندوق یا پتھر سے مارتا نظر آئے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ ان کا برائی سے ذکر کر رہا ہے۔ کیونکہ ایسے آدمی کے بارے میں اہل عرب کہتے ہیں کہ اس نے فلاں کو نشانہ بنایا یا بہتان طرازی کی اور کسی کا یہ دیکھنا کہ وہ گھاس یا صابن سے ہاتھ دھوتا ہے۔ اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ کسی چیز سے ناامید ہو گا۔ کیونکہ عرب میں یہ کہنا کہ میں نے تجھ سے اپنا ہاتھ (اشنان) ایک قسم کی گھاس سے دھولیا ہے۔ ان معنوں میں ہے کہ میں تیرے خیر سے مایوس ہوا۔ اور مینڈھے کی تعبیر ایسا شخص ہے جو قوم میں صاحب عزت اور سردار ہو۔ اس طرح کی مثالیں بہت ہیں۔

ظاہر نام سے تعبیر کی مثال یہ ہے کہ فضل نام کی تعبیر فضیلت، راشد کی رشد و ہدایت اور سالم کی تعبیر سلامتی ہوگی۔ نام کے معنی کی تعبیر کی مثال یہ ہے کہ نرگس اور گلاب کے متعلق کوئی سوال کرے یا جس کی طرف وہ منسوب ہوں۔ اس کو جواب دیا جائے تو اس کی بقا اور تازگی کے بجائے نظر نفی اور ضد کے باعث عمر میں کمی اور مایوسی تعبیر ہوگی۔ اور ضد سے تعبیر یوں ہے کہ گریہ وزاری کے ساتھ اگر چیخ پکار اور گریبان پھاڑنے کی صورت نہ ہو تو اس کی تعبیر خوشی ہوگی اور مسرت اور ناچ کی تعبیر حزن، غم اور ملال ہے۔ اور دو آدمیوں میں لڑائی اور کشتی کے نتیجے میں خواب میں ہارنے والا جیتنے والا سمجھا جائے گا اور اگر کوئی آدمی خواب میں اپنے آپ کو پچھنے لگاتے دیکھے تو تعبیر یہ ہوگی کہ اس پر کوئی شرط لگے گی۔ یا اگر اپنے آپ پر شرط لگتا دیکھے تو تعبیر میں اس کے پچھنے لگیں گے۔ اور اگر خواب دیکھنے والا قبر میں داخل کیا جا رہا ہو تو وہ قید ہوگا۔ خواب میں یہ دیکھنا کہ ایسی جگہ قید کیا جا رہا ہے جس کی ہیئت اور وہاں کے باشندوں کو نہیں جانتا اور وہاں سے نہیں نکلا تو تعبیر یہ ہوگی کہ وہ قبر میں داخل ہوگا۔ اور لڑائی کی تعبیر اچانک حملہ ہے اور اگر یہ دیکھا کہ اس پر کسی دشمن نے حملہ کیا ہے تو تعبیر ہے کہ وہاں سیلاب آئے گا۔ اور ٹڈی کی تعبیر لشکر ہے۔ اور فوج و لشکر کی تعبیر ٹڈی ہے۔ اور ٹڈی نظر آئے مگر اس کی بھنبھناہٹ نہ ہو تو اس کی تعبیر پوشیدہ مال بھی ہوتا ہے۔ اگر اس کی بھنبھناہٹ ہو تو تعبیر لڑائی ہے۔ بال کی تعبیر مال اور زیب و زینت ہے۔ لیکن اگر بال چہرے پر پڑ جائیں۔ یا رخسار پر زیادہ نظر آئیں تو تعبیر رنج و غم ہے۔ بعض اوقات اس سے لباس بھی مراد لی جاتی ہے اور اگر بال لپٹے ہوئے نظر آئیں۔ اس کے متعلق برے الفاظ کہے جائیں اور وہ ان سے اپنا بچاؤ نہ کر سکے اور جس نے خواب میں اپنے بال وبر دیکھے تو وہ مال و دولت پائے گا اور اگر ان ہی بال و پر سے اڑنے لگا تو تعبیر ہوگی کہ سفر کرے گا۔

اگر خواب میں ہاتھ کاٹا گیا اور اس نے اسے اٹھا لیا اور ہاتھ اس کے پاس رہا تو اس کو بھائی یا بیٹے سے فائدہ ہو۔ لیکن اگر کٹا ہوا ہاتھ نہیں اٹھایا تو بھائی یا بیٹے کی طرف سے اس پر کوئی مصیبت آئے گی۔ اور اگر مریض دیکھے کہ وہ صحت مند ہو گیا ہے اور گھر والوں سے بات چیت کرنے کے بعد گھر سے نکلا تو تندرست ہو جائے گا اور گفتگو نہ کی تو مر جائے گا۔ اور مقالات میں ہے کہ اگر ان کے رنگ مختلف نہ ہوں تو وہ ناپاک عورتیں ہیں۔ اگر سفید اور سیاہ ہوں تو تعبیر دن اور رات ہے اور اگر مچھلیاں ہوں تو وہ عورتیں ہیں اور گنی نہ جائیں تو وہ مال غنیمت ہے۔ ایسی نظائر بہت ہیں۔

Scanned with CamScanner

لوگوں کی حالتوں اور حیثیتوں کے اعتبار سے خوابوں کی تعبیر مختلف ہوتی ہے۔ جس طرح کوئی نیک اور صاحب خیر شخص خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ یا گردن میں طوق ہے۔ تو یہ خواب اچھا ہے۔ وہ شر و فساد سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر نیک اور اچھا آدمی نہیں ہے تو تعبیر ہے کہ وہ بکثرت گناہ کرے گا۔ اور جہنم کا سزاوار ہوگا۔

خواب کی تعبیر مختلف وقتوں میں بھی مختلف ہو جاتی ہے مثلاً اگر کسی نے خواب میں اپنے آپ کو ہاتھی پر سوار دیکھا۔ اگر رات کا خواب ہو تو وہ بہت منافع والے کام کا مالک ہو جائے گا اور اگر دن کا خواب ہوگا تو تعبیر یہ ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا۔

فصل : جان لینا چاہیے کہ جو خواب رات کے آخری حصے میں یا دوپہر کے قیلولہ کے وقت دیکھے جائیں ان کی تعبیر سچی ہوتی ہے اور پھلوں کے پکنے اور بکنے کے زمانے کے خواب بھی سچی تعبیر کے حامل ہوتے ہیں۔ کمزور خواب وہ ہیں جو سردی یا بارش کے موسم میں نظر آئیں۔ تعبیر بتانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خواب دیکھنے والے کی بات اچھی طرح سمجھے۔ خواب کو اصولوں پر پرکھے۔ اگر بات درست ہو، جملے مربوط ہوں مطلب واضح ہو تو وہ خواب ٹھیک ہوگا۔ اگر اس کے کئی معنی نکل سکتے ہوں تو وہ اصل سے متصل اور الفاظ سے زیادہ قریب معانی کے مطابق تعبیر کرے۔ اگر خواب اس طرح الجھا ہوا اور غیر مربوط ہو کہ کسی اصول پر پورا نہ اترے تو خیالات کی پراگندگی کا آئینہ ہے۔ لغو خواب ہے اور اگر خواب مشتبہ اور مشکوک ہو تو اس پر خواب دیکھنے والے کے دل کی حالت معلوم کرے، مثلاً اگر خواب نماز کے متعلق ہو، سفر کے بارے میں ہو یا نکاح سے متعلق ہو تو اس سے ان کے متعلق سوال کرے۔ پھر دل کے فیصلے سے اس کی تعبیر کرے۔ اور اگر خواب کی تعبیر کسی برے کام یا بے حیائی سے ہو تو اسے ظاہر نہ کرے۔ خواب کی اصل تعبیر پوشیدہ رکھے یا اچھے انداز میں اس کی تعبیر کرے۔

فصل : جب اصل خواب کی جنس۔ صنف اور طبیعت معلوم ہو جائے تو معبر اسی پر اس کی تعبیر محمول کرے اور تاویل میں اسی پر بھروسہ کرے۔ مثلاً جنس کے لحاظ سے درخت، درندوں اور پرندوں کی تعبیر مردہ ہے۔ پھر اس کی قسم پر غور کیا جائے۔ یعنی درخت ہے تو کون سا درندے یا پرندے ہیں تو کون سے؟ پھر اس کے مطابق تعبیر دی جائے۔ کھجور کے درخت کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صاحب عزت عرب ہوگا۔ کیونکہ کھجور کا درخت عرب میں ہوتا ہے۔ اخروٹ سے مراد عجمی شخص ہے۔ کیونکہ اس درخت کا تعلق عجمی ملکوں سے ہے۔ اسی طرح پرندہ اگر بڑا ہوگا تو عربی آدمی ہے۔ مور ہوگا تو عجمی شخص۔ اس کے بعد تعبیر کرنے والا اس کی طبیعت پر غور کرے۔ اس لحاظ سے کھجور کے درخت کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ بہت بھلائی کرنے والا اور خاندانی آدمی ہوگا۔ درخت اخروٹ کا ہو تو وہ دھوکہ دینے اور جھگڑا کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ اخروٹ کو کھڑکھڑا کر توڑنا پڑتا ہے۔ پھر کہیں اس کا مغز حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر پرندہ ہے۔ تو اس کی پرواز کے حوالے سے وہ آدمی سفر کرنے والا ہوگا۔ مور کی تعبیر یہ ہے کہ عجم کا صاحب زینت اور صاحب ثروت بادشاہ ہوگا۔ جس کی بہت رعایا ہوگی۔ شاہین یا عقاب کی بھی یہی تعبیر ہوگی۔ کوا نظر آئے تو اس کی تعبیر فاسق اور بے دین شخص ہے۔ کوے کی طرح عقعق کی تعبیر بھی یہی ہے۔ اسی طرح خواب کے تقاضے کے مطابق قیاس کر کے تعبیر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور توفیق پاتا ہے۔

دوسرا باب : اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں۔

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں رحم و کرم کی حالت میں دیکھا تو اسے خوشخبری اور خوشی حاصل ہوگی۔ وہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اپنے حال پر توجہ فرمانے والا پائے گا اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دنیا میں اس کے اعمال قبول و منظور ہو گئے اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ کو نظر بھر کر دیکھا تو وہ دنیا میں مقبول ہوگا۔ اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور اگر خواب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی دنیوی چیز عطا کی ہے تو وہ بیمار یا مبتلائے بلا ہوگا۔ یا اس کو کسی امتحان میں ڈالا جائے گا اور اس بیماری، بلا یا امتحان کے اجر میں اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اگر کسی نے اللہ کو کسی خاص مکان میں دیکھا تو اس مکان کے رہنے والے، بھلائی، مسرت اور کامیابی سے

Scanned with CamScanner

سرفراز ہوں گے۔ جس کو اللہ نے ڈانٹا ڈپٹا یا کسی کام سے منع کیا۔ کوئی وعدہ وعید کیا تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آدمی گناہگار ہے، اسے گناہوں کو چھوڑ دینا چاہیے اور جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنے بستر میں دیکھا اور یہ کہ وہ اسے مبارک باد دیتا ہے تو اسے خوشخبری ہو کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے بزرگی اور رحمت ملے گی۔ کیونکہ ایسا خواب صرف نیک اور پرہیزگار ہی دیکھتے ہیں۔ اگر کسی نے خدا تعالیٰ کی تصویر یا خیال یا اس کی شکل کو دیکھا تو معلوم ہو کہ خواب دیکھنے والا جھوٹا، خدا پر تہمت لگانے والا اور بدعتی ہے۔ لہذا اسے فوراً توبہ کرنی چاہیے۔ اور اسی طرح اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو ناقص حالت میں دیکھا یا اسے بُت، تصویر یا کسی اور حالت میں دیکھا جو اس کے جمال، کمال اور جلال کے لائق نہیں تو وہ توبہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے۔ واللہ اعلم۔

حکایت: بیان کیا گیا کہ ایک آدمی نے حضرت جعفر صادقؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خواب کی تعبیر پوچھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لوہا عطا فرمایا اور سرکہ کا ایک گھونٹ پلایا ہے۔ امامؑ نے ارشاد فرمایا لوہے سے مراد سختی ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ: ہم نے لوہا اتارا جس میں بہت سختی ہے) اس لئے ممکن ہے کہ تیری اولاد میں سے کوئی حضرت داؤد کی یہ صنعت سیکھ لے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرکہ پلانے کی تعبیر یہ ہے کہ تو مدت تک ایک بیماری میں مبتلا رہے گا۔ اس دوران تجھے بہت مال ملے گا۔ اور اگر اسی بیماری میں مرگیا تو خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے گا۔

تیسرا باب: خواب میں انبیاء، ملائکہ، صالحین اور علما کی زیارت کرنے یا کعبہ، اذان، نماز یا حج کو دیکھنے کے بارے میں۔

میں نے خواب میں کسی فرشتے کو دیکھا اسے دنیا میں عزت و مسرّت حاصل ہوگی اور اس کے شہر والوں کو کامیابی ملے گی اور جلیل القدر فرشتوں کو دیکھنا۔ بھلائی، شہادت، زیادہ بارش، وافر رزق اور سستے نرخوں کی نشانی ہے۔ اور اگر ملائکہ مقربین کو مسجدوں میں دیکھا تو مقصد یہ ہے کہ اس جگہ کے رہنے والوں کی دین کے معاملے میں کمزوری پر متنبہ کرتے ہوئے۔ وہ انہیں دعا، نماز، صدقہ اور کثرت استغفار کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور اگر فرشتوں کو بازار میں دیکھا تو تعبیر یہ ہے کہ وہ ناپ تول میں کمی سے روکتے ہیں اور اگر قبرستان میں دیکھا تو فقہاء، علما، اور زہّاد میں وبا پھوٹ پڑے گی اور اگر کسی نے خواب میں کسی نامعلوم شخص کو دیکھا اور اسے فرشتہ کہا جا رہا ہے تو وہ واقعی بڑا فرشتہ ہوگا۔

فصل: جس نے خواب میں حضور پُر نورؐ کی زیارت کی تو یہ نیکی کی بشارت ہے۔ اور اس شخص سے نیک اعمال سرزد ہوں گے۔ اور اگر خواب میں کوئی ناگوار بات پیش آگئی تو وہ دنیا میں تنگی سے دوچار ہوگا اور جس نے حضورؐ کو خشک زمین میں دیکھا تعبیر یہ ہے کہ وہاں ہریالی آجائے گی اور اگر کسی نے سرکار دو عالمؐ کو اس وقت خواب میں دیکھا جب وہ کسی تکلیف یا رنج وغم میں مبتلا تھا تو اس کے تمام مصائب دور ہو جائیں گے۔ اور اگر آپؐ کو صحن میں دیکھا تو وہاں آگ اور ہلاکت کا دور دورہ ہوگا۔ اور اگر کسی نے حضورؐ کو ناقص الخلقت، بیمار یا مردہ صورت میں دیکھا یا آپؐ کی حالت کو بدلا ہوا پایا تو اس خواب میں کوئی خیر نہیں اور خواب دیکھنے والے کے دین میں نقصان کا ثبوت ہے۔ اور جس نے حضورؐ پاک کو اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضورؐ کی امت کے لئے دین اور دنیا میں تاخیر ہے۔ جس نے آقا حضورؐ کو خواب میں چلتے ہوئے پایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ سرکار اپنی اُمت کو جہاد کا حکم دے رہے ہیں اور خواب دیکھنے والے کے دین میں نقص ہے۔ اور جس نے نبی کریمؐ کو حج کرتا ہوا دیکھا تو وہ خود حج کی سعادت پائے گا۔ اور جس نے دیکھا کہ آپ وعظ فرما رہے ہیں تو آپؐ کی امت آپؐ کی اطاعت کرے گی۔ اور جس نے یہ دیکھا کہ آپؐ آئینہ دیکھ رہے ہیں تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپؐ امت کو امانت ادا کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور جس نے سرور کائناتؐ کو کچھ کھاتے ہوئے پایا تو تعبیر یہ ہے کہ آپ اُمت کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اور جس کو خواب میں حضورؐ نے اپنے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا یا انگوٹھی یا تلوار یا اسی قسم کی کوئی اور چیز عنایت فرمائی تو مراد یہ ہے کہ ملک کی بادشاہت، دین کی سمجھ یا عبادت کا ذوق جو بھی چیز نصیب ہوئی۔ اعلیٰ درجے کی ہوگی۔

Scanned with CamScanner

علامہ شاد گیلانی
(مرحوم)

خزینۂ علوم

(نئے پڑھنے والوں کیلئے)

نقش مثلث کی زکوٰۃ :

نقش مثلث اگر بغیر زکوٰۃ کے لکھا جائے تب بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ اور اگر زکوٰۃ دے دی جائے تو سبحان اللہ۔ یہ نقش زکوٰۃ کے بعد اس قدر موثر ہو جاتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ صاحب زکوٰۃ کی روحانی قوتیں تعجب خیز ہو جاتی ہیں اور نقش ہر مقصد کے لئے سریع الاثر ہو جاتا ہے۔ نقش مثلث کی زکوٰۃ کے مختلف طریقے اور قاعدے ہیں۔ آسان بھی اور مشکل بھی۔ کم اثر بھی اور جلد اثر بھی۔ مگر یہ قاعدہ بے حد آسان بھی ہے اور بے حد موثر بھی۔

ایسا چاند جس کے ۲۹ دن ہوں، اس چاند کی یکم تاریخ کو عمل شروع کیا جائے۔ عمل شروع کرنے سے قبل آم کے درخت کی ایک چھوٹی سی تختی۔ انار کی لکڑی کا قلم اور زعفران کی سیاہی بنالی جائے۔

عزیمت یکم چاند کی رات سے لے کر ۲۹ چاند کی رات تک ہر رات بعد عشاء پڑھنا ہے۔ اور نقش طلوع آفتاب سے قبل زعفران کی سیاہی سے انار کے قلم سے آم کی تختی پر لکھنا ہے۔ ایک بالٹی پانی کی بھر کر سامنے رکھ لیں۔ بند کمرے میں چاند کی پہلی تاریخ کو آم کی تختی پر درج ذیل نقش ایک بار لکھیں۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اور تھوڑے سے آٹے کو آم کی تختی پہ مل کر نقش کو مٹادیں۔

یہ آٹا بالٹی والے پانی میں ڈال دیں اور بالٹی کا پانی کسی ایسی جگہ الٹ دیں جس جگہ انسان کے قدم نہ آسکیں۔ اگر بہتے پانی کے کنارے پر بیٹھ کر یہ نقش ہر روز لکھا جاوے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس صورت میں آم کی تختی پہ آٹا خوب مل کر نقش کو مٹا کر۔ اس آٹے کو بہتے پانی میں ڈال دیا کریں۔ مگر اس کے لئے ایک اور کڑی شرط یہ بھی ہے کہ جب تک واپس گھر نہ پہنچیں کسی سے آتے جاتے وقت بات نہ کی جائے۔ اسی طریقے سے چاند کی پہلی تاریخ کو ایک نقش لکھ کر مٹادیں۔

دوسری تاریخ کو دو نقش لکھ کر مٹادیں۔

تیسری تاریخ کو تین نقش لکھ کر مٹادیں۔

چاند کی ۱۵ تاریخ کو ۱۵ نقش لکھ کر مٹادیں۔ اسی طرح ۱۵ر تاریخ تک ایک ایک نقش روزانہ بڑھا کر لکھنا ہے۔ اس کے بعد یعنی ۱۶ تاریخ سے ایک ایک نقش روزانہ کم کرتے جائیں۔ مثلاً

۱۶ تاریخ کو ۱۴ نقش لکھ کر مٹادیں۔

۱۷ تاریخ کو ۱۳ نقش لکھ کر مٹادیں۔

اور چاند کی ۲۹ر تاریخ کو ایک نقش لکھنا ہے۔ مگر یہ آخری نقش آم کی تختی کی بجائے ہرن کی جھلی پہ لکھنا ہے اور اس آخری نقش کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا ہے۔

صاحب زکوٰۃ سیف زبان ہو جائے گا۔ جو کچھ چاہے گا قدرت اس کا مقصد پورا کرے گی۔ تسخیر خلق انتہا سے زیادہ ہوگی۔ روپے پیسے کی افراط ہوگی۔ ہر شخص تہ دل سے عزت کرے گا۔

جس شخص کے لئے لکھ کر دینا مقصود ہو اس کے نام اور مقصد

کے حروف کے اعداد بذریعہ ابجد قمری نکال کر اس مجموعہ میں ۲۰۰۴ کی ایزادی کر کے نقش مثلث آتشی پُر کر کے دیا جائے انشاء اللہ قدرت اس شخص کا مقصد پورا کرے گی۔

عزیمت درج ذیل ہے۔ ہر شب یکم چاند سے ۲۹ چاند تک ہر رات ۲۰۰۴ بار پڑھنا ضروری ہے اور بعد میں عمل قابو میں رکھنے کے لئے تازندگی عزیمت ۱۰۱ بار پڑھنا لازمی ہے۔

عزیمت یہ ہے۔

یا جبرائیلُ و یا دردائیلُ و یا رفتمائیلُ و یا تنکفیلُ
اجْہُزْ بحق یا بدوح۔

مفید نگینہ: جفر، نجوم، رمل اور علم الاعداد میں کئی ایسے طریقے موجود ہیں جن سے کسی شخص کے لئے مفید نگینہ کا پتہ چل سکتا ہے۔ میرے پاس سینکڑوں لوگ دریافتِ نگینہ کی خاطر آ چکے ہیں اور میں انہیں علوم فلکیات کی روشنی میں ان کے لئے مفید نگینہ بتا چکا ہوں۔ مگر عملیاتی طریقے ان سب قواعد سے بالاتر ہیں۔ میرے پاس بھی ایک اعلیٰ قاعدہ موجود ہے۔

اگر کسی شخص کے لئے نگینہ کا مفید یا نامفید ہونا معلوم کرنا درکار ہو تو نگینہ کو کچے چاولوں کے برابر تول لیا جائے اور کچے چاولوں کو ایک پڑیہ میں بند کر دیں۔

رات کو سوتے وقت سرہانے کے ایک طرف کچے چاولوں کی پڑیہ رکھ دیں اور دوسری طرف نگینہ رکھ دیں۔ سونے سے قبل سو دفعہ درج ذیل عبارت پڑھیں۔

"خداوندا مقصودم رسان زود بحق حضرت معروف کرخی"

اور پھر سو جائیں۔ صبح جاگ کر نگینہ اور چاولوں کو پھر تولیں۔ آپ تعجب کریں گے کہ ان میں سے ایک چیز کا وزن ضرور بڑھ جائے گا۔ چاول وزن میں بڑھ جائیں گے یا نگینہ۔ اگر نگینہ مفید ہو گا تو نگینے کا وزن چاولوں سے بڑھ جائے گا۔ اور اگر نگینہ نامفید ہو گا تو چاولوں کا وزن بڑھ جائے گا۔ عجیب تماشہ ہے۔ آپ آزما کر دیکھ لیں۔

اگر وزن برابر رہے تو نگینہ نہ مفید ہے نہ ہی غیر مفید۔

آئینہ بینی: شمع بینی۔ نقطہ بینی۔ ماہ بینی اور آئینہ بینی۔ اس قسم کی تمام "بینیاں" صرف اس لئے ہیں کہ انسان یکسوئی حاصل کر سکے۔ انسانی توجہ اگر ایک نقطہ پر سمٹ جائے تو انسان مافوق العادات اور خرق العادات کا حامل ہو جائے۔

آئینہ بینی یکسوئی اور قوائی باطنی کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے میں نے خود بھی آئینہ بینی کی ہے اور اپنے تجربات کی روشنی میں سب کچھ بیان کروں گا۔

ایک آئینہ خرید فرمالیں۔ مگر اتنا بڑا کہ جس میں آپ کو اپنا پورا چہرہ گردن تک آسانی سے نظر آ سکے۔ آئینہ بہترین ہونا ضروری ہے۔ آج کل بازار میں ایسے آئینے کثرت سے ملا کرتے ہیں جن میں اچھی بھلی صورت والا انسان بھی "کارٹون" بن جاتا ہے۔ آپ نے کارٹون بننے یا بنانے کی مشق نہیں کرنا۔ بلکہ "روحیت" سے کھیلنا ہے۔ اس لئے بہترین قسم کا آئینہ خرید فرمائیں۔ اور ایک سیاہ پردہ اس آئینے پر لگا کر اسے اپنے صندوق میں حفاظت سے رکھ دیں۔ کسی بھی اور شخص کو اس آئینے میں "صورت بینی" کی اجازت نہ دی جائے۔ ورنہ آپ کی "بینی" میں نقص آ جائے گا۔

فرصت کا لمحہ تلاش کریں۔ ایسا وقت جب کہ آپ کو بلانے والا کوئی شخص آپ کے مقصد میں حارج نہ ہو۔ اگر آپ مشق میں مستغرق ہوں اور آپ سے ملنے والے دروازہ کو توڑنے کی مشق کر رہے ہوں۔ تو آپ کی مشق کبھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔

"دن کا وقت ہو تو کمرہ کی کھڑکیاں، روشن دان اور دروازے بند کر دیں۔ کمرہ میں صرف اتنی روشنی ہو کہ آپ آئینے میں اپنی شکل کو آسانی سے دیکھ سکیں۔

جب اندھیرا چھا جائے تو "زیرو" کا بلب یا ایک موم بتی کی روشنی

Scanned with CamScanner

کافی ہوگی۔ مگر اس روشنی کا عکس آئینے میں ہرگز نہ پڑے۔

کھڑک کھڑاک۔ شور و غل اور گہما گہمی سے دُور رہ کر۔ اس مشق کو شروع کریں۔ آئینے کو میز پہ ایک فٹ کے فاصلے پہ رکھ کر کرسی پہ بآرام بیٹھ کر آئینہ بینی شروع کردیں۔ مگر مشق سے قبل منہ بند کر کے چار یا پانچ سانس آہستہ آہستہ ناک کے ذریعے اندر کھینچیں اور آہستگی سے باہر نکالیں۔

تمام خیالات کو "ذہن" کی تالی بجا کر باہر نکل جانے کا حکم دے دیں۔ کمرے میں یوں سمجھیں کہ یا آپ موجود ہیں یا آپ کا آئینہ۔ ایک دو تین !! بس ٹکٹکی باندھ کر آئینہ کو دیکھنا شروع کردیں۔ اپنی شکل پہ آنکھیں گاڑ دیں۔ یہ آپ کی اپنی شکل ہے اس سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ اس سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ آنکھ جھپکنے کی کوشش نہ کریں۔ ابتداء میں آنکھیں تھک جائیں گی۔ آنکھوں میں جلن ہوگی۔ پانی بہے گا۔ اور مشق کرتے کرتے ایک وقت ایسا بھی آجائے گا کہ بغیر تھکن، بغیر جلن اور بغیر پانی بہنے کے آپ کافی دیر تک آئینے کو "گھور" سکیں گے۔

آپ تھکن اور جلن کی مشکل سے جب نکل جائیں گے تو "روحیت" کی سرزمین میں وارد ہونے کے لئے تیار ہو جایئے۔ بالکل تیار۔ اب منزل صرف دو قدم ہی باقی ہے۔

آئینہ کی طرف گھوریں، تو آئینہ سفید ہوگیا۔ بالکل سفید، بالکل سفید۔ آپ کی شکل غائب ہوگئی۔ کہاں گئی آپ کی شکل؟ آپ کے لاشعور نے اسے روپوش کر دیا۔

سفید سفید آئینہ یکدم سیاہ ہونا شروع ہوا۔

سیاہ۔ بالکل سیاہ۔ اس وقت آپ استغراق میں ہیں۔ گہرے ڈوب چکے ہیں۔ مگر آپ کا لاشعور برابر جاگ رہا ہے۔ آئینہ کی سیاہی سمٹ کر چھوٹا ہونا شروع ہوگئی۔ سمٹ رہی ہے اور سمٹ رہی ہے۔ گیند کے برابر۔ ناخن کے برابر۔ ایک نقطہ کے برابر۔

آپ روحیت کی دنیا میں آگئے۔ یکدم آگئے۔

نیند میں نہیں بلکہ جاگتے جاگتے آگئے۔

یہ کیا ہے؟ — عالم ارواح ہے۔ اس عالم سے۔ کہو کہ آپ کے کسی مرحوم رشتہ دار کی روح اس آئینے میں آجائے۔

ادھر آپ کا خیال روح کی طرف ہوا۔ اُدھر روح آئینے میں آگئی۔ بالکل وہی۔ بالکل وہی۔

اس سے سوال کرو۔ جو چاہو پوچھو۔ جس بات کے سننے کی امید تک نہ ہو اس سے دریافت کرلو۔ اپنے کانوں سے سُن لو۔

پوچھو کہ فلاں گمشدہ کہاں ہے؟

روح نے گمشدہ کا پتہ بتایا۔ شہر دکھایا۔ محلہ دکھایا۔ گلی دکھائی۔ مکان دکھایا۔ گمشدہ دکھایا۔ تسلی سے دیکھ لو۔ ایک منٹ کی بات ہے۔ ممکن ہے باہر سے کنڈی کھڑک جائے اور آپ چونک کر اپنے کمرے میں اور اپنی کرسی پہ — واپس آجائیں۔

احتیاط: ابتدائے مشق میں روح سے چھوٹے چھوٹے سوال کریں ان کے تسلی بخش جواب ملنے پر قدم آگے بڑھائیں۔

کل کیا ہوگا؟ — ہفتے کے بعد کیا ہونے والا ہے؟ فلاں کام کا کیا انجام ہوگا۔ پوچھو۔ مگر کام کی بات پوچھو۔ کچھ آپ کا بھلا ہو کچھ دوسروں کا۔

سبق یاد کرنا: ہپناٹزم ایک روحانی علم ہے۔ عملِ تنویم میں۔ معمول کو جو بھی ہدایت دی جائے۔ معمول کا لاشعور اسے بآسانی قبول کرلیتا ہے۔ سلبِ امراض، تزکیۂ نفس۔ عوارضِ نفسانی اور ذہنی کا اعلیٰ علاج عملِ تنویم ہے۔

باغی اور نافرمان لاشعور حالتِ تنویم میں ہر حکم کو قبول کرتا ہے۔ اس حالت میں جو سبق پڑھا جائے وہ مرتے تک نہیں بھول سکتا۔ لاشعور اس وقت میں یاد کئے گئے سبق کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔

اس وقت معمول کو جو بھی ہدایت دی جائے لاشعور اس حکم و ہدایت

کی تکمیل وہ بجا آوری کے لئے مجبور ہوتا ہے۔

مصنوعی نیند (تنویم) کے کئی درجے ہیں۔

۱۔ (حیرت اور یکسوئی) جب ہم کسی شعر کی مستی۔ جب کسی بات کے وہم۔ جب کسی خیال کی گہرائی اور جب کسی سوچ میں غرق ہوتے ہیں تو یہ درجہ عمل تنویم ہی کا پہلا درجہ ہے۔

۲۔ انسان اس درجہ سے ذرا آگے بڑھے تو غنودگی سی آجاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ بدن شکست ہو جاتا ہے۔ اعضاء کی حس و حرکت نرم پڑ جاتی ہے۔ خیالات لاشعور کی تہ میں چھپ جاتے ہیں۔

۳۔ اگر اس سے بھی آگے بڑھ جائے تو قطعی بے خبری کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ انسانی حواس اپنا فعل ترک کر دیتے ہیں۔

جہاں تک عمل تنویم کا تعلق ہے۔ اس سے بھی آگے چار درجے ہیں۔ جن میں مطلق بے ہوشی کا درجہ بھی ہوتا ہے۔ مگر "معمول" درجہ دوم سے ہی "عامل" کے بس میں ہوتا ہے۔ ہدایات اور سجیشن کے لئے درجہ دوم کا وقت بھی کار آمد ہے۔ اگر معمول کو زیادہ گہری نیند میں نہ بھی لایا جائے تو صرف غنودگی کا عالم ہی عمل تنویم کی ہدایات کے لئے از بس کافی ہے۔

قدرتی طور پر بغیر محنت، بغیر توجہ اور بغیر عمل تنویم کے ہر شخص پر درجہ دوم کا وقت ضرور آتا ہے۔

جبکہ نیند آنے والی ہو۔ جماہیاں آنا شروع ہوں۔ دل سونے کی طرف مائل ہو۔ طبیعت شکست ہو چکی ہو۔ آنکھوں میں نیند کا خمار آچکا ہو۔ بس یہ وقت عمل تنویم کا وقت ہے۔ اور "یہی وقت قدرتی طور پر عمل تنویم کا درجہ دوم ہے"۔ ایک عامل تنویم اس وقت سے فائدہ اٹھا کر معمول کو بہت ہی جلد اپنے بس میں کر سکتا ہے اور ہر انسان بھی اس وقت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس وقت کتاب سرہانے موجود ہو۔ اور جو سبق مہینہ بھر کی مشقت سے یاد نہیں ہو سکا۔ اسے ایک بار پڑھ لینے کے بعد باآسانی سو جانے کی اجازت ہے اور پھر صبح جس وقت آنکھ کھلے۔ فوراً ہی یہ کام کریں کہ اسی سبق کو ایک بار پھر پڑھ لیا جائے۔ یہ ہے ایک چھوٹی سی تکنیک ـــــ غبی سے غبی طالب علم کو اس تکنیک سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہر طالب علم جو اس تکنیک کا عامل ہوگا اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوگا۔

بقیہ: کحل سلیمانی

نہیں ہوا۔ چونکہ آنکھوں میں جو بھی ڈراپس، محلول یا سرمہ ڈالا جاتا ہے وہ فوراً آنسو بن کر خارج ہو جاتا ہے لہذا آنکھوں کی کوئی دوا بھی جلد اثر انداز نہیں ہوتی اس لئے کہ آنکھوں کے پردے اور رطوبات بہت آہستہ آہستہ ادویات کا اثر قبول کرتے ہیں۔ لہذا یہ سرمہ امراض چشم کے مریض کو مستقل اور ہمیشہ مداومت کے ساتھ زندگی بھر استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔ آنکھیں ہیں تو جہان ہے۔ موجودہ دور میں ڈاکٹر صاحبان امراض کی نوعیت کے مطابق چھ چھ ماہ اور سال بھر دوائیں کھلاتے ہیں بلکہ امراض مزمنہ سل، دق، دمہ، شوگر اور اعصابی امراض فالج، رعشہ وغیرہ میں ساری زندگی دوائیں کھانے کی تاکید کرتے ہیں۔ میں نے یہ سرمہ افادۂ عام کے لئے دواخانہ فیضان مدینہ گلی نمبر ۶ محلہ محمود آباد فیصل آباد میں حکیم سید اختر علی شاہ کی معرفت تیار کر کے معمولی ہدیہ پر امراض چشم کے مریضوں تک پہنچانے کا انتظام کر رکھا ہے

اطلاع عام

کراچی، ملتان اور لاہور میں چند نام نہاد نجومی حضرات خود کو ادارہ فلکیات کراچی کا نمائندہ ظاہر کر کے ناجائز استفادہ کر رہے ہیں لہذا واضح کر دیا جاتا ہے کہ کراچی بلکہ پاکستان کے کسی بھی شہر میں ادارہ فلکیات کی کوئی بھی برانچ نہیں ہے ہم نے کبھی کسی شخص کو بھی اپنا نمائندہ نہیں بنایا لہذا قارئین فلکیات محتاط رہیں۔ (ادارہ فلکیات کراچی)

Scanned with CamScanner

سعید بخاری
(لاہور)

عِلمُ النفس

(ماخوذ از علم النفس مصنفہ شفق رامپوری مرحوم و مغفور)

اوقاتِ نفس : علم النفس کی بنیاد چاند کی تاریخوں پر ہے اور زمانہ دو قسموں پر منقسم ہے۔ ایک عروج ماہ۔ ایک زوال ماہ۔ عروج ماہ یعنی چاندنی راتیں جن کو ہندی میں شکل پکش کہتے ہیں۔ ان تاریخوں میں چاند کی روشنی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ دوسرا زوال ماہ ان تاریخوں میں چاند روزانہ گھٹتا ہے۔ ہندی میں ان تاریخوں کو کرشن پکش کہتے ہیں۔ یکم سے چودہ تک عروج ماہ ہے۔ چودہ سے مراد چودھویں تاریخ نہیں بلکہ چودھویں شب مراد ہے۔ یعنی تیرہ تاریخ کا دن گذر کر جو رات آئے جس کی صبح کو چودہ ہوگی اور چودہ سے اٹھائیس تک زوال ماہ ہے۔ سانس ہر دو گھنٹہ ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے میں تبدیل ہوتی ہے اور یہ قدرت کا معین کردہ وقت ہے۔ جب تک سانس اپنی مقدار تک تبدیل ہو رہی ہے کوئی حادثہ یا واقعہ پیش نہیں آتا۔ آپ بے فکری سے زندگی بسر کرتے رہیئے۔ لیکن جب کوئی حادثہ یا واقعہ پیش ہونے والا ہے تو قدرت کی طرف سے پہلے آگاہی دے دی جاتی ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے اور قدرت کا اعلان یہ ہے کہ سانس بجائے دو گھنٹہ کے ½ گھنٹہ میں یا ایک گھنٹہ میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بس جب آپ دیکھیں کہ ہماری سانس دو گھنٹہ سے قبل تبدیل ہو گئی تو سمجھ لو کہ کوئی حادثہ یا واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ قانون بھی معلوم کر لو کہ سانس کبھی دو گھنٹہ سے زیادہ ایک سُر میں نہیں چلتی۔ ہاں اس تعداد میں کمی ہو جاتی ہے۔ واقعات اور حوادثات کے وقت سانس جلد جلد سُر تبدیل کرتی ہے۔ مگر کبھی دیر میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ اس وقت کون سا سُر چل رہا ہے تو ایک نتھنے کو انگلی سے بند کر دو اور دوسرے نتھنے سے سانس خارج کرو۔ اگر بند سُر ہو تو سانس رُک رُک کر کم مقدار میں آئے گی۔ اگر سانس زور زور سے صاف نکل رہی ہے تو اسے چلتا سُر کہتے ہیں۔ اگر دونوں نتھنوں سے برابر سانس (ہوا) نکل رہی ہے تو اسے نفس متساویہ کہتے ہیں۔ سانسوں کی رفتار کا منضبط قانونِ قدرت یہ ہے کہ قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو آفتاب نکلتے وقت بایاں سُر چلتا ہوگا۔ اور یہ تین دن تک برابر طلوع آفتاب کے وقت رہے گا۔ اس میں کبھی خلاف نہیں ہوتا۔ اس دلیل سے رویت کا اختلاف بھی صحیح ہو جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ رویت ماہ میں اکثر اختلاف رہتا ہے۔ خصوصاً رمضان المبارک اور عید کے چاند میں اکثر اختلاف ہو جاتا ہے۔ اکثر شہروں میں روزہ شروع ہو جاتا ہے اور اکثر شہروں میں نہیں۔ اس طرح اکثر دو عیدیں ہوتی ہیں۔ غرضیکہ رویت ہلال مشتبہ ہو جاتی ہے۔ لیکن علم النفس ایک ایسا مکمل قانون ہے کہ اس میں کبھی نظر فریب نہیں کھاتی یعنی جب چاند کی حالت مشتبہ ہو اور اس میں اختلاف پایا جائے کہ رات چاند دکھائی دیا یا نہیں تو آپ صبح کو سورج نکلتے وقت خود سے دیکھیں کہ کون سا سُر جاری ہے۔ اگر بایاں سُر جاری ہے تو یقیناً چاند ہو گیا۔ اگر داہنا سُر جاری ہے تو یقیناً چاند نہیں ہوا۔ ہاں شرعی حیثیت سے یہ دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔ قدرت کا اٹل قانون ہے کہ چاند کی پہلی، دوسری، تیسری کو طلوع آفتاب کے وقت بایاں یعنی

(ایک مشہور انگلش کتاب سے)

مترجمہ۔ ڈاکٹر سعدیہ ارشاد

کیا آپ شرمیلے ہیں؟

ذہنی تناؤ

اخباری نمائندہ ایک معمر عورت کا اس کی ۱۰۰ ویں سالگرہ پر انٹرویو لے رہا تھا۔ اسکی توجہ اور روزمرہ کے واقعات سے اس کی دلچسپی کا اس نمائندہ کے دل پر گہرا اثر ہوا اس نے بوڑھی عورت سے پوچھا وہ کس طرح اتنی عمر میں خوش باش ہیں۔ عورت نے جواب دیا۔ مجھے یقین ہے لوگ اگر ہر چیز پر ضرورت سے زیادہ توجہ اور قوت صرف کرنا چھوڑ دیں۔ تو میری عمر سے بھی دگنی عمر پائیں۔ آپ ذرا میرے ساتھ اس کھڑکی کے سامنے بیٹھیں۔ اور سامنے کا نظارہ کریں آپکو لوگوں کی بھیڑ نظر آئیگی۔ وہ سب اتنی تیزی سے بھاگ رہے ہیں جیسے انکے پاس فالتو وقت کا ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ چند لمحے ٹھہر کر مسکرا سکتے ہیں۔ جب آپ میری طرح لمبی عمر پائیں گے تو بخوبی سمجھ جائیں گے کہ آپ کی اکثر مشکلات وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر چیزیں جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حقیقت ان چیزوں کے حصول کے لئے خرچ کی جانے والی توانائی کے نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔

وہ عورت درست کہہ رہی تھی۔ لوگ یقیناً لمبی عمر پائیں گے۔ اگر وہ اپنے اس تناؤ کو کنٹرول کریں جو ان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ جدوجہد کریں۔ اس طرح ان کا دل دوران خون میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اس تناؤ کو کم کرنے سے انکی خوبیوں میں بھی اضافہ ہوگا کیونکہ یہ ذہنی تناؤ ہی ہے جو ان کے دوسروں کے ساتھ تعلقات کو خراب کرتا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ مشکل مرحلہ سر کرنے کے لئے عموماً آپ کیا کرتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیں۔ آپ دندان ساز کی کرسی پر بیٹھے ہیں اور وہ آپ کے دانت بھر رہا ہے۔ آپ تمام تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ ایسے میں آپ کرسی کے بازوؤں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور آپ کا تمام جسم تن کر سخت ہو جاتا ہے۔ اسطرح آپ ہر طرح کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب بھی ہم کوئی غیر دلچسپ کام کرنا چاہتے ہوں تو ہمیں اسی طرح اپنے آپکو آستین چڑھا کر تیار ہونا پڑتا ہے۔ اور ہم تمام محفوظ قوت کا ذخیرہ اپنے لئے مہیا کر لیتے ہیں شرمیلے لوگوں کے لئے دوسروں سے ملاقات بھی اسی طرح کا ایک غیر دلچسپ کام ہوتا ہے۔ اس سے قدرتی طور پر ایک جسمانی ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ جب دوسروں سے مصروف گفتگو ہوتے ہیں تو انکے عضلات ایسے ہی تناؤ کا شکار ہوتے ہیں۔ جیسے دندان ساز کی کرسی پر بیٹھے ہوئے مریض کے۔ ایسے لوگ اپنے فطری انداز میں رہنے کی بجائے سخت پریشان نظر آتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ بولتے ہیں تو اپنی آواز بھی نہیں پہچان سکتے۔ ان کے لئے دوسرے کی بات پر توجہ دینا آسان نہیں رہتا۔ اور انکی جسمانی حرکات بھی محدود ہو جاتی ہیں۔

سب سے پہلے شرمیلے انسان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ لوگ ہر وقت انہیں بغور نہیں دیکھ رہے اور نہ ہی ان کا تنقیدی جائزہ لے رہے ہیں لیکن شرمیلا انسان ہمیشہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ اس کی حرکت کا بغور مطالعہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بذات خود اپنے آپ پر نظر رکھتا ہے اور سوچتا رہتا ہے آیا اس نے صحیح کہا ہے یا نہیں اور وہ اپنے اس رویہ کو دوسروں پر بھی محمول کرتا ہے۔ کہ دوسرے بھی اسکا بغور جائزہ لینے میں مصروف ہیں۔ حالانکہ دنیا ایک طرح کی عام جگہ ہے۔ اکثر لوگ کسی بات پر توجہ نہیں دیتے۔ اگر آپ خود ہی اپنا تناؤ انکے سامنے ظاہر کر دیں گے۔ تو وہ آپ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے نہیں کہ آپ انہیں ناپسند ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ اس سے انہیں اذیت ہوتی ہے۔ وہ آپ سے گفتگو کرنا

Scanned with CamScanner

چاہتے ہیں اور آپ ساتھ نہیں دیتے یا کم از کم انھیں ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ آپ گفتگو نہیں کرنا چاہتے۔ وہ ہنسی مذاق کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کھیل کھیلنے کی خواہش کرتے ہیں مگر آپ کا تناؤ انھیں یہ چیزیں کرنے سے دور رکھتا ہے۔ ایسے حالات میں دوسرے لوگ قدرتاً شرمیلے لوگوں کی نسبت نارمل لوگوں سے ملاقات کو ترجیح دیں گے۔

اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں

آپ کے جسمانی عضلات کا تناؤ اختیاری کوشش سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ جس طرح ایک گھوڑ دوڑ کا گھوڑ دوڑ سے قبل شدید تناؤ کا شکار ہوتا ہے۔ اسی طرح کی حالت اپنے اوپر طاری کرنے کی بجائے آپ خود کو ڈھیلا چھوڑ دیں اور تناؤ کا شکار نہ ہوں۔ اور نہ ہی خوف محسوس کریں۔ اپنے عضلات کو قدرتی طور پر اپنا کام کرنے دیں۔ سانس گہرا اور مساوی لیں۔ جب آپ کرسی پر بیٹھیں تو اس طریقے سے بیٹھیں کہ آپ خود آرام محسوس کریں۔ اور اس طرح کہ کرسی مساوی طور پر آپکا وزن اٹھائے۔ اب اپنے عضلات کو باری باری ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اس کے ساتھ ہی ذہن کو بھی ڈھیلا چھوڑ دیں۔ ہر وقت اپنے متعلق سوچنے اور اس بات کی کوشش کرنے کی بجائے کہ آپ ہونے والی گفتگو میں کیا اضافہ کر سکتے ہیں۔ خود دوسروں کی باتیں سنیں۔ دوسرے لوگ جو بات کہہ رہے ہیں۔ اس میں دلچسپی لیں اور اپنے آپ کو بھول جائیں۔ اگر کسی کو ڈرامہ میں کردار ادا کرنے کا تجربہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو تو وہ بتا سکتا ہے کہ یہ بات کتنی مشکل ہے کہ سٹیج پر خاموشی سے کھڑے ہو جائیں اور کوئی کام نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اداکار کو ہر وقت اپنے آپ سے باخبر اور کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنا پڑھتا ہے۔ ایک شرمیلا انسان اس طرح کا اداکار ہوتا ہے جو سمجھتا ہے کہ اسے ایک جم غفیر تنقیدی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں۔ اگر ہم صحت مند ہیں تو ہمیں اپنے جسم کا کوئی علم نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے جسم کو ہمارے اطلاع کئے بغیر ہر کام خود بخود صحیح طور پر کرتے رہنا چاہیئے۔ اسی طرح اگر آپ صحیح نفسیاتی حالت میں ہوں۔ تو آپ ایک پر وقار شخصیت ہوتے ہیں اور اس کے لئے آپ کو کسی قسم کی کوشش نہیں کرنی پڑتی۔ البتہ اگر آپ میں کوئی بری عادات ہیں۔ تو انھیں دور کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ لیکن کسی اور کام کے لئے آپ کی اختیاری کوشش آپ کو پر وقار نہیں بنا سکتی۔ دراصل ایسی کوشش آپ کو تنگ نظر اور عجیب فطرت کا مالک بنا دیتی ہے۔

کوئی شخص اگر روزانہ زور زور سے پڑھنے کی مشق کرے تو وہ اپنے بولنے کے انداز کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ہر روز پانچ منٹ اس کام کے لئے وقف کریں اور اپنی آواز کو قدرتی حالت پر رکھ کر بولنے کی مشق کریں۔ نہ تو بہت اونچا بولیں اور نہ بہت ہی آہستہ۔ جب آپ لوگوں سے بات چیت کریں۔ تو لمبے لمبے مکالمے بولنے کی کوشش نہ کریں۔ کوئی بھی انسان آپ سے تقریر سننے کا خواہشمند نہ ہوگا۔ لہٰذا شروع میں چھوٹے چھوٹے جملے بولنا ہی بہتر ہے۔

ہر لمحہ اپنے بارے میں سوچنا اچھا نہیں۔ اگر آپ دوسروں میں دلچسپی لیں۔ تو اپنے آپ سے بے خبر ہو جائیں گے۔ اور اس طرح تناؤ کا شکار نہ ہوں گے۔ اگرچہ اس طرح آپ انتہائی چالاک انسان نہیں بن سکیں گے۔ مگر پھر بھی لوگ آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔ کیونکہ آپ پسندیدہ سامعین میں شمار ہوں گے۔

یاد رکھیئے کہ۔۔۔۔۔۔

(1) یہ مت سوچیں کہ لوگ ہر لمحہ آپ کو بغور دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ کا ناقدانہ جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔

(2) اپنے آپ کو یہ یاد دھانی کراتے رہیئے کہ کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں جس سے آپ خوفزدہ اور تناؤ کا شکار ہوں۔

(3) اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ باری باری اپنے تمام عضاء کو ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اور اس کے ساتھ خوشگوار باتیں ذہن میں لائیں۔

(4) اختیاری کوشش سے خود کو باوقار ظاہر کرنے کی فکر میں نہ رہیں اس طرح آپ کی توجہ صرف اپنے آپ پر ہی مرکوز رہے گی۔

(5) اپنے متعلق سوچنا چھوڑ دیں۔ دوسروں کی ذات میں دلچسپی لینا سیکھیں

اعصابی علامات

اکثر انسان اس بات پر لائق تحسین ہیں کہ وہ اپنے ضروری کام بھی

خوشدلی سے نمٹا لیتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتے۔ اس طرح کے واقعات تقریبا ہر ایک کو پیش آتے ہیں۔ مثلاً فرض کریں آپکو ایک میٹنگ میں جانا پڑتا ہے۔ لیکن رات سرد ہے۔ یقینا آپ گھر پر ہی کسی انگیٹھی کے پاس بیٹھنا پسند کریں گے۔ اب آپ کو فیصلہ کرنا چاہیئے اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تصادم عصبی تکالیف کو جنم دے گا۔ جتنا ہنگامی یہ تصادم ہوگا۔ اتنا ہی اعصابی تناؤ ہوگا۔ اور اس کا اثر عموماً یہ ہوتا ہے کہ آپ کو سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح آپکو باہر نہ جانے کا بہانہ مل جاتا ہے۔ آپکو سر درد محسوس ہوتا ہے۔ اور آپ اس پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ یوں محسوس ہوگا کہ ناک میں خارش ہو رہی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ نزکام کی ابتدا ہے۔ سر درد بھی بری چیز ہے لیکن ایسی حالت میں جب کہ نزکام ہو رہا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ملنا صحیح نہیں ہے۔ اس طرح کی کئی مثالیں عام طور پر گھروں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ کسی بچے نے اسکول کا کام نہیں کیا۔ اب اسکول جانے کا وقت ہو چکا ہے۔ بچے کو معلوم ہے۔ سبق یاد نہ ہونے پر استاد صاحب ڈانٹ ڈپٹ کریں گے۔ لہٰذا وہ طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا لیتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے اسے سچ مچ درد یا ہلکا بخار ہو بھی جائے کیونکہ لاشعوری طور پر وہ جانتا ہے کہ اسطرح کی علامات ظاہر ہونے سے وہ واقعی سکول جانے سے بچ جائے گا۔ یہ تمام عجیب سی باتیں ہیں۔ مگر عام طور پر ایسے ہی ہوتا ہے۔ جب ہم کوئی کام نہ کرنا چاہیں تو ہمارا شعور اس کے لئے کئی طرح کے بہانے پیدا کر دے گا۔ یہ اور بات ہے کہ ہم ایسی باتوں کو بہانہ نہیں بلکہ حقیقت سمجھتے ہیں۔ اعصابی علامات میں سب سے اہم سر چکرانے کا احساس ہے۔ بعض دفعہ تو ہمیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہم عنقریب بے ہوش ہو جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اس طرح سر چکرانے کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ کبھی بے ہوش نہیں ہوئے۔ یہ تمام احساسات نفسیاتی بیماری کی علامات ہیں نہ کہ جسمانی بیماری کی۔ اور وہ بیماری ہے دوسروں سے ملاقات کا خوف ...... اور اس کی وجہ وہ تناؤ ہے جو ہم پر اس خوف کو جبراً دور کرتے ہوئے پیدا ہوتا ہے۔

نفسیاتی بیماری

آپ نفسیاتی طور پر بھی بیمار ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ جسمانی بیماری کی طرح نہیں ہوتی۔ کئی ایسے انسان بھی دیکھے گئے ہیں۔ جب انہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ کھانا پڑے یا کسی اور سوشل تقریب میں شرکت اختیار کرنی پڑے۔ تو بھر وہ کھانا کھانے کے قابل نہیں ہوتے۔ اور بعض دفعہ تو کھانے کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔ ان کا لاشعور متواتر انہیں بتا رہا ہوتا ہے۔ کہ تم خوفزدہ ہو۔ تم یہ جگہ پسند نہیں کرتے یہ جگہ تمہیں بیمار کر دے گی۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ بیمار پڑ گئے۔ تو انہیں اٹھا کر گھر لے جایا جائے گا۔ اور اسطرح ان کا مسئلہ نہایت آسانی سے حل ہو جانے گا۔ اسطرح کی ذہنی کشمکش اور عصبی تکلیف بالآخر بدہضمی اور قے کی شکایت کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور ایسے موقعوں پر کپکپی اور رنگ فق ہونے کی شکایت بھی ہو جاتی ہے کپکپی اور رنگ فق ہونے کی علامات خواہ کتنی ہی پریشان کن کیوں نہ ہوں۔ صرف یہی ظاہر کرتی ہیں کہ آپ کے اندر تصادم بپا ہے۔ اور آپ جتنا انکے متعلق سوچتے ہیں اتنا ہی مزید انمیں مبتلا ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بات کا خوف بھی ہے کہ اگر ہم میں یہ علاما پیدا ہو گئیں تو ہمیں تعمیری سوچ سے محروم کر دیں گی۔ اور یہ سوچیں ہی مختلف علامات پیدا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ہر وقت یہ سوچتا ہے۔ جب میں لوگوں سے ملوں گا۔ تو کیا میرا رنگ فق ہو جائے گا۔ یقیناً ایسا ہوگا۔ میں جانتا ہوں یہ ضرور ہوگا۔ جی ہاں اب یہ ہونے ہی والا ہے۔ اور اسطرح اس پر یہ علامات ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اسطرح کی اعصابی علامات سے نجات کے طریقے یہ ہیں۔

(۱) اپنے اندرونی تصادم کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

(۲) لوگوں سے ملتے رہیئے خواہ یہ کتنا ہی تکلیف دہ عمل کیوں نہ ہو۔

اندرونی تصادم اس وقت خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ جب آپ اس بات کا پختہ ارادہ کرلیں کہ ایسے لائحہ عمل پر ثابت قدمی سے عمل کریں گے جو آپ کو دوسرے لوگوں کے ساتھ فطری طریقے سے برتاؤ کرنے پر تیار کر سکے۔ اس طرح یہ سارا مسئلہ پھر قوت ارادی اور استقلال تک محدود ہو جاتا ہے۔ کچھ وقت تک آپکو لوگوں سے میل جول رکھنے کے خوف کے خلاف جنگ کرنی پڑے گی۔ اور آپ کو اس خوف کے خلاف بھی جنگ کرنی ہو گی۔ کہ آپ کو دوسرے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا اپنی اس جدوجہد کے ابتدائی مرحلوں میں آپ پر یقیناً یہ خواہش طاری

ہو گی۔ کہ آپ کو واپس اپنی پرانی حالت پر چلے جانا چاہیئے لیکن اگر آپ پختہ ارادہ کریں تو پھر یہ تصادم ختم ہو جاتا ہے۔

عصبی تکالیف سے نجات

اگر ہم اپنے اعصابی عوارض کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ تو انکی ہم پر فوقیت آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔ مثلاً ایک انسان جسکا رنگ فق ہو جاتا ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ ایسی صورت میں صرف اپنے کندھوں کو جھٹک کر اس بات کو ذہن سے اتار دے اگر دوسرے لوگ اس حرکت پر اسے تنگ کرتے ہیں تو اسے اپنے خلاف اس مذاق میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جلد ہی اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسکی یہ عادت دور ہو گئی ہے جن لوگوں کو غشی یا بیمار پڑ جانے کی شکایت ہو تو پہلے انھیں طبی معائنہ کرا لینا چاہیئے۔ کہ کہیں کوئی جسمانی بیماری تو نہیں ہے۔ ڈاکٹر کی طرف سے صحتمند ہونے کی یقین دہانی کے بعد انھیں اپنی ان علامات پر توجہ نہیں دینی چاہیئے اگر وہ خود کو بیمار محسوس کرتے ہوں۔ تو جبراً کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ دوسری صورت میں انھیں ہر کام اس طرح جاری رکھنا چاہیے۔ جیسے وہ صحتمند ہوں اور جلد ہی وہ صحتمند ہو جائیں گے۔ اسی طرح زبان کی لکنت کو بھی قابو کیا جا سکتا ہے۔ اگر لوگ اس کا نوٹس لیں تو آپ انھیں کہیں "میں جانتا ہوں کہ یہ ایک بری عادت ہے مگر آپ اس بات کا نوٹس نہ لیں۔ تو یہ ختم ہو جائے گی"۔ اس طرح آپ لوگوں کی ہمدردی حاصل کر لیں گے۔ اور آپ اس کے متعلق کم پریشان ہوں گے اور یہ تکلیف بھی کم ہو جائے گی۔ ذہنی پیچیدگیوں سے نجات پانے کے لئے ہمیں اپنے معاملات پر ہر وقت نہیں سوچنا چاہیئے ہمیں اپنی تمام تر توجہ صرف "میں" اور "میری پریشانیوں" پر ہی مرکوز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی توجہ ان لوگوں پر منتقل کر دینا چاہیئے جن سے ہم ملتے ہیں۔

انسانی عادات کا مطالعہ بھی ایک اچھا مشغلہ ہے۔ لوگ اور انکی عادات، جس طریق سے وہ اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی پسند، یہ سب چیزیں آپکو پورا دن مشغول رکھنے کے لئے کافی ہیں اس طرح آپ دوسرے لوگوں کے متعلق سوچ سکتے ہیں۔ آپ کو یقین ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی اپنی بھی پریشانیاں ہیں۔ اور آپ انکی مدد کرنے کو بھی تیار ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھیئے کہ.......

(۱) اگر آپ کو کوئی ناپسندیدہ کام کرنا پڑے تو آپ کا لاشعور ایسے کام کو ملتوی کرنے کی وجوہات پیدا کرے گا۔

(۲) ایسی تمام وجوہات بیماری کی علامات کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ان علامات کے بارے میں سوچنے سے آپ مزید بیمار ہو سکتے ہیں۔

(3) یہ تمام علامات غیر اہم ہوتی ہیں۔ اور صرف آپکے اندرونی تصادم کو ظاہر کرتی ہیں۔

(۴) ایسی علامات کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ آپ جتنا ان کے متعلق کم سوچیں گے کم پریشان ہوں گے۔

نقش شرف شمس اور
نقش شرف زہرہ

زیادہ تعداد میں بنائے گئے ہیں۔ ہدیہ فی نقش سات سو روپے صرف ضرورت مند حضرات ہدیہ بھیج کر مطلوبہ نقش حاصل کر سکتے ہیں۔

دعا گو
لیاقت منجم ادارہ فلکیات

زائچہ پیدائش ۱۵ یوم کے بعد ارسال کیا جاتا ہے
(ادارہ)

قمری سُر چلتا ہوگا۔ تین دن کے بعد یعنی ۴ - ۵ - ۶ تاریخ کو شمسی سُر (داہنا نتھنا) طلوع آفتاب کے وقت چلتا ہوگا۔ اس حساب سے ہر تین دن کے بعد سُر شمسی اور قمری میں تبدیل ہوتا رہتا ہے اور یہ دَور دائماً ابداً ہے۔ اس حساب سے قمری اور شمسی تاریخیں حسب ذیل ہوں گی۔

قمری = ۱-۲-۳-۷-۸-۹-۱۳-۱۴-۱۵-۱۹-۲۰-۲۱-۲۵-۲۶-۲۷-

شمسی = ۴-۵-۶-۱۰-۱۱-۱۲-۱۶-۱۷-۱۸-۲۲-۲۳-۲۴-۲۸-۲۹-۳۰-

آپ چاند کی تاریخوں کا شمار رکھئے اور روزانہ طلوع آفتاب کے وقت دیکھ لیا کریں کہ سُر موافق چل رہا ہے۔ یا مخالف یعنی تاریخ معینہ سطور بالا کے موافق ہے۔ اگر موافق چل رہا ہے تو سمجھ لیں کہ آج کا دن بے غل و غش اور بے فکر و تشویش کے گذرے گا۔ کوئی حادثہ اور واقعہ ایسا نہ ہوگا جس سے اضمحلال اور شکستگی پیدا ہو۔ اگر سُر کا خلاف چلتا پایا جائے یعنی بجائے سیدھے کے الٹا۔ اور بجائے اُلٹے کے سیدھا تو یہ قدرتی اعلان ہے کہ آج کوئی انقلاب زندگی میں پیدا ہونے والا ہے اور یہ یقیناً انقلاب ہوگا۔ قدرتی اعلان کبھی منسوخ اور تبدیل نہیں ہوتا۔ نفس کا تغیر ہماری ذات کا تغیر ہے لیکن یہ بات ذہن نشین کریں کہ انقلاب دو قسم کا ہوتا ہے۔ برائی سے اچھائی کی طرف اور اچھائی سے برائی کی طرف۔ ایک شخص غریب اور محتاج تھا۔ یکایک وہ دولت مند اور امیر بن گیا اس کا نام بھی انقلاب ہے۔ ایک شخص صاحبِ ثروت و دولت تھا ناگہاں وہ نکبت اور فلاکت زدہ ہو گیا۔ اس کا نام بھی انقلاب ہے۔ نفس کے تغیر و تبدل سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ ہماری حالت منقلب ہونے والی ہے۔ لیکن دو امور تشنۂ تکمیل رہے اور دونوں مسئلے نہایت عمیق اور ضروری ہیں۔ اوّل یہ انقلاب کی نوعیت کیا ہوگی، کیا ترقی سے تنزل کی طرف یا تنزل سے ترقی کی طرف۔ دوم یہ کہ آخر یہ انقلاب آج ہی پیدا ہوگا یا کب! یہ دو سوال ضروری ہیں۔ میں اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں

اس کے لئے آپ مندرجہ بالا توا ریخ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ آیا قمری سے شمسی میں تبدیل ہوا ہے یا شمسی سے قمری میں یعنی سیدھا نتھنا چلنا چاہیئے تھا بجائے اس کے الٹا نتھنا چل رہا ہے یا الٹا نتھنا چلنا چاہیئے تھا بجائے اس کے سیدھا نتھنا چلا۔ اس کا قاعدہ اور کلیہ یہ ہے کہ اگر بجائے الٹے نتھنے کے سیدھا نتھنا چلا ہے تو یہ انقلاب ترقی سے تنزل کی طرف ہے۔ اگر سیدھے نتھنے کی بجائے الٹا سر چلا ہے تو یہ انقلاب تنزل سے ترقی کی طرف ہے۔ بصورت اولیٰ رنج۔ فکر۔ نقصان اور جھگڑا۔ بیماری اور مقدمہ وغیرہ پیش آنے والا ہے۔ بصورت دیگر نفع اور تندرستی، فتح اور کامرانی۔ ملازمت اور ترقی کے آثار ہیں۔ جس طرح نقصان کی فہرست طویل ہو سکتی ہے اسی طرح مفادات کی تفسیر اور تفصیل بھی لمبی چوڑی ہو سکتی ہے۔ اس مبسوط فہرست کے چند در چند عنوانات میں سے کون سا باب شروع ہوگا اس کی شناخت مجھے معلوم نہ ہو سکی۔ یعنی اگر نقصان ہو تو کس قسم کا اور نفع ہو تو کس قسم کا اس مبہم کی تفصیل میں نہیں کر سکتا۔ اب رہ گیا دوسرا اصل طلب مسئلہ کہ آیا اس انقلاب آنے کی مدت کیا ہے۔ کیا اسی دن آئے گا جس دن سُر تبدیل ہوا ہے یا کب؟ اس کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر کم مدت نفس برعکس چلتا رہے گا اتنی ہی زیادہ درازی پر انقلاب رونما ہوگا۔ مثلاً سورج نکلتے ہوئے دیکھا کہ سُر مخالف چل رہا ہے لیکن چند منٹ کے بعد پھر درست اور صحیح ہو کر قانونِ معینہ پر چلنے لگا تو یہ ثبوت ہے کہ ابھی انقلاب میں تاخیر ہے اور وزن و مقدار میں بھی سبک ہے۔ اگر دیر تک چلتا رہا تو انقلاب قریب ہے اور وزن و مقدار میں بھی گراں ہے۔ یہ فیصلہ نفس کی مدتِ قیام پر ہوگا۔ کیونکہ ہر انقلاب اور ہر واقعہ میں سبکی اور گرانی ہوتی ہے۔ مرض اس کا نام بھی ہے کہ معمولی بخار آ گیا۔ زکام ہو گیا اور مرض اس کا بھی نام ہے کہ تپدق جیسا مزمن اور مہلک مرض پیدا ہو گیا۔ جھگڑا اور فساد یہ بھی ہے کہ کسی سے معمولی خلش ہو گئی اور جھگڑا فساد اس کا بھی نام ہے کہ کشت و خون پر نوبت آ گئی۔ ان سب کا وزن اور مقدار معین کرنا نفس کی مدّت پر منحصر ہے۔ یہاں یہ قانون بھی معلوم کر و کہ نفس کی

تبدیلی سورج نکلتے وقت پر ہی منحصر نہیں بلکہ دیگر اوقات شبانہ روزی میں بھی نفس متغیر ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر بھی حادثات اور واقعات کا اعلان ہے۔ مگر ہم دنیا کے پھندوں میں از سرتا پا گرفتار اور مقید ہیں ہمیں نہ اس قدر فرصت ہے نہ ضرورت کہ دن بھر بیٹھے ہوئے سانس کا مطالعہ کرتے رہیں لیکن دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں اور ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر وقت اپنی سانس کا امتحان کر سکتے ہیں کہ آیا نفس صحیح چل رہا ہو یا غلط۔ اگر آپ زیادہ سے زیادہ تیس دن تک علم النفس کو رٹ لیں تو پھر کسی کتاب اور امتحان کی ضرورت نہیں آپ اندک اشارہ میں معلوم کر سکیں گے کہ گویا نفس صحیح چل رہا ہے یا غلط اور طریق اس کی مشق کا یہ ہے کہ پہلے وہ تاریخیں از بر کر لیں جن میں شمسی اور قمری سُر تقسیم ہیں۔ اور یہ حفظ کر لینا بالکل آسان ہے بعد ازاں طلوع کا وقت روزانہ تحقیق کر لیا کریں اور ہر دو گھنٹہ کے بعد دیکھ لیا کریں کہ آیا رفتار صحیح ہے یا غلط۔ بس اگر صحیح ہے تو حالات بھی صحیح ہیں اگر رفتار غلط ہے تو حالات بھی غلط ہیں مگر یہ طول عمل ہے۔ کم از کم آپ اس قدر کر سکتے ہیں کہ جب کسی سانحہ اور واقعہ کے پیش آنے کے آثار ہوں اُس وقت حساب کر کے دیکھ لیں کہ رفتار نفس صحیح ہے یا غلط۔ اور اسی پر اُس واقعہ کو منطبق کر لیں۔ یہ غور کر لیجئے کہ یہ باتیں ظن اور وہم و گمان نہیں بلکہ حقیقت اور فطرت ہیں۔ علم النفس کا ہر جزء حقیقت اور واقعیت پر مشتمل ہے۔

اب ایک اور قانون یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب سانس قانونِ معینہ کے برعکس چل رہی ہو تو کیا کوئی قاعدہ ہے کہ جس سے ہم سانس قاعدے اور نظام کے ماتحت کر سکیں؟ ہاں۔ ایسا قاعدہ بالکل آسان ہے ہر شخص جب چاہے اپنے سُر کو دوسری طرف چلا سکتا ہے۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس سمت کا سُر چلانا منظور ہو اس کے مخالف پہلو پر لیٹ جاؤ یعنی جو سُر چل رہا ہو اس پہلو پر لیٹ جاؤ اس صورت میں جس سمت کا سُر چلانا منظور ہو اُس کی مخالف سمت ہوگی۔ مثلاً اگر داہنا سُر چل رہا ہے اور تم چاہتے ہو کہ داہنا سُر بند ہو کر اب بایاں سُر چلنے لگے تو تم داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ اور داہنے کان کو انگلی سے بند کر لو اور داہنی بغل کو سکیڑ لو اور داہنے نتھنے کو بھی روئی سے بند کر لو اور بند نتھنے سے خوب زور زور سے ہوا خارج کرو۔ تین چار منٹ تک یہ مشق کرنے سے کھلا ہوا نتھنا بند ہو جائے گا اور بند نتھنا جاری ہو جائے گا۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر صبح اٹھ کر ہم کو معلوم ہوا کہ آج سُر خلاف چل رہا ہے اور یہ علامت حادثے کی ہے اب ہم نے تبدیل نفس کے قاعدے پر اپنی سانس کو تبدیل کر لیا یعنی موافق قانون بنا لیا تو کیا اس سے آنے والے واقعہ اور ہونے والے حادثہ بھی تبدیل ہو گیا یا اس تبدیلی کا اس پر اثر نہ پڑے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سُر کو اختیاری تبدیلی سے ایک گونہ تعلق ہے۔ آنے والا حادثہ جس کا اعلان خلاف سُر کر چکا تھا پیش آئے گا لیکن اس کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اور یہ اختیاری تبدیلی ایک حد تک اس کی قوت سلب کرے گی۔ اس لئے کہ اگر خلاف سُر جاری رہتا تو واقعہ بھی برابر جاری رہتا مثلاً ایک گھڑی میں سات بجکر چالیس منٹ ہو گئے ہیں اور اس جگہ آپ نے اس کی رفتار کو بند کر دیا تو اب آٹھ نہ بجیں گے۔ لیکن پونے جو بج چکے تھے اس کو واپس کرنا بھی آپ کے اختیار میں نہیں۔ اگر آپ بند نہ کرتے تو آٹھ اور نو علیٰ ہذا القیاس اس وقت تک بجتے رہتے جب تک اس کی کمانی میں قوت باقی رہتی اور ان قوانین کے معلوم نہ ہونے کی بھی وجہ ہے کہ ایک انقلاب آتا ہے اور بعض وقت اس قدر طویل ہو جاتا ہے کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ اگر اس واقعہ کا سدباب کر دیا جاتا ہے تو وہ انقلاب بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بس جس طرح ہماری حیات کا دار و مدار نفس پر ہے اسی طرح ہماری دنیا کے سارے کام علم النفس پر مشتمل ہیں کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام ایسا نہیں ہے جس پر قوانینِ نفس کا اثر نہ ہو اور یہ قوانین انسان کو معلوم ہیں لیکن تجربہ نہ ہونے کے سبب اس پر توجہ نہیں۔

خط کے ہمراہ جوابی لفافہ ارسال کریں
بصورتِ دیگر جواب نہیں دیا جائے گا۔ "ادارہ"

ادارہ

لکیروں کا راز

کلمہ کی انگلی:۔ اس انگلی کا تعلق مذہبی رجحانات تعصب اور آرزؤں سے ہے۔ (ہر انگلی کے تین حصے ہوتے ہیں اور ہر حصہ پور کہلاتا ہے)

پہلی پور:۔ جب کلمہ کی انگلی کی پہلی پور دوسری پوروں کی نسبت کافی چھوٹی ہو تو ایسا شخص ہر وقت دولت مند بننے کے خواب دیکھتا رہتا ہے۔ بدگمان اور شکی مزاج بھی ہوتا ہے مذہب سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۱۔

جب یہ پور دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت زیادہ لمبی ہو تو ایسا شخص مذہبی کاموں میں بہت زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔ اس کی گھریلو زندگی بھی قابل تعریف ہوتی ہے دین اور مذہب کے لئے ہر مخالف کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ بہت دلیر ہوتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۲

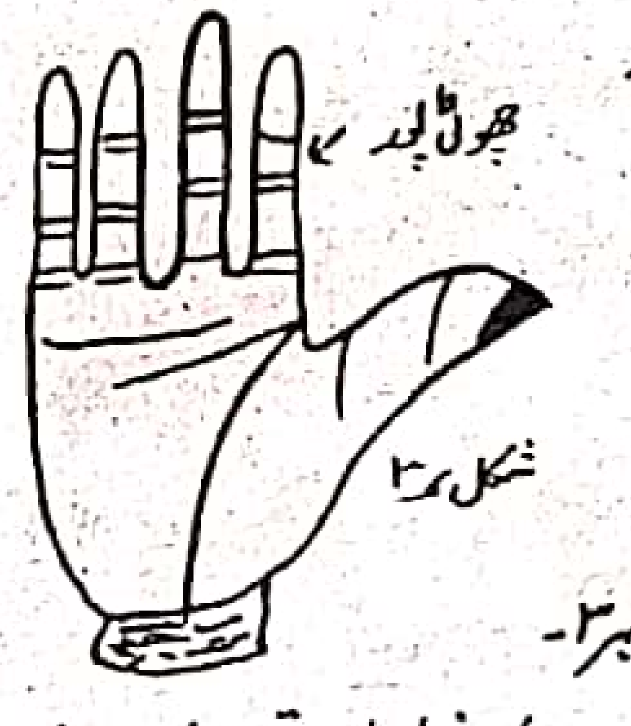

دوسری پور:۔ اگر دوسری پور پہلی اور تیسری پور کی نسبت کافی چھوٹی ہو تو ایسا شخص بزدل اور کم حوصلہ ہوتا ہے کسی سے بات کرنے میں جھجک محسوس کرتا ہے گمنامی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۳۔

اگر دوسری پور باقی پوروں کی نسبت کافی طویل ہو تو یہ بلند حوصلہ اور دلیر شخص کی نشانی ہے کسی بھی چیلنج کا جوان مردی سے مقابلہ کرتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۴

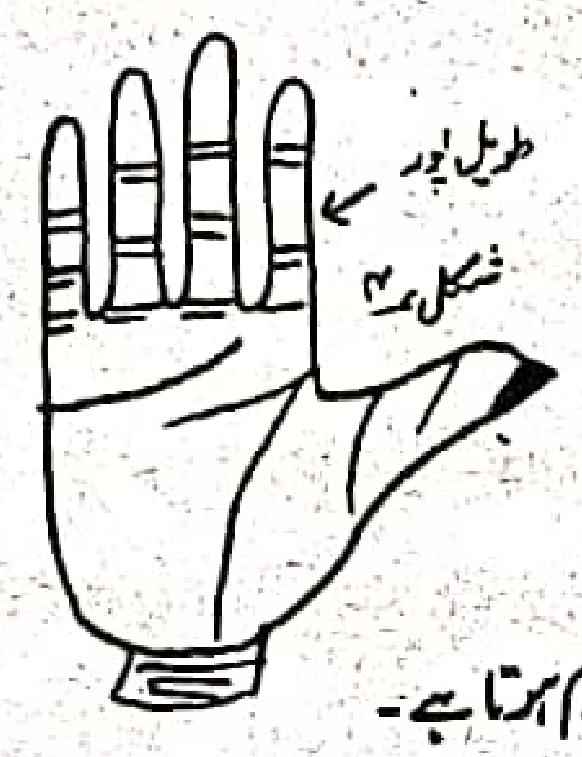

اگر یہ پور کافی موٹی اور گوشت سے پر ہو تو ایسا شخص آرام پسند اور تقریباً سست ہوتا ہے۔ خواہشات کا غلام ہوتا ہے۔ اس کی ہر کوشش صرف اپنی ذات کے لئے محدود ہوتی ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۵۔

تیسری پور:۔ جب انگشت شہادت کی تیسری پور پہلی اور دوسری پوروں کی نسبت چھوٹی ہو تو ایسا شخص اپنے گندہ دادات پر مطمئن ہوتا ہے۔ اکثر غریب لوگوں کے ہاتھوں پر یہی پور دکھائی دیتی ہے درحقیقت ایسا شخص بڑا آدمی بننے کی خواہش بھی نہیں رکھتا اگر کوئی اسے آگے قدم بڑھانے کی ترغیب بھی دے تو وہ ان باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتا ہے اس کو صرف یہی کہتے سنا جاتا ہے" جو کچھ ہے کافی ہے۔ دیکھیں شکل نمبر۶۔

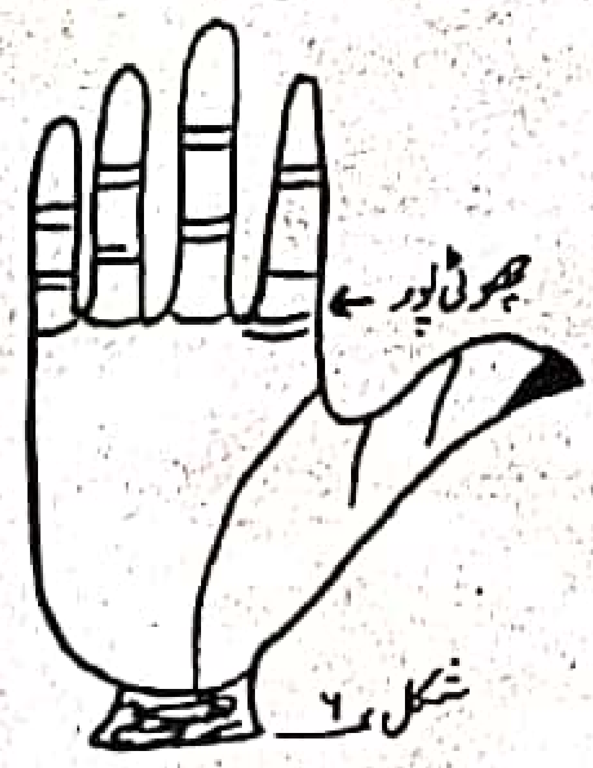

اگر تیسری پور کافی طویل ہو تو ایسا شخص حکمرانی کرنے کی ہوس رکھتا ہے دوسروں کو اپنے سے کم تر دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہے اور اگر

کوئی اس کی تعریف اور اس کے برابر کے افسر پر نکتہ چینی کرے تو بہت خوش ہوتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۷۔

درمیانی انگلی

پہلی پور:۔ جب درمیانی انگلی کی پہلی پور کافی چھوٹی ہو تو ایسا شخص قناعت پسند ہوتا ہے جو کچھ مل جاتا ہے اس پر گزارہ کر لیتا ہے لیکن اپنی ترقی کی جد وجہد میں ہر وقت مصروف رہتا ہے بُرے حالات میں بھی نہیں گھبراتا بلکہ حالات سنوارنے کی رفتار میں اضافہ کر دیتا ہے دیکھیں شکل نمبر ۸۔

اگر پہلی پور طویل ہو تو ایسا شخص غم پسند ہوتا ہے۔ اپنا پریشان چہرہ دیکھ کر اسے ذہنی تسکین ملتی ہے بزدل، کم ہمت اور کم حوصلہ ہوتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۹۔

دوسری پور:۔ جب درمیانی پور چھوٹی ہو تو ایسا شخص بے وقوف اور کند ذہن ہوتا ہے ہر وقت بحث و تکرار میں الجھا رہتا ہے لوگ اس کے دیوانے پن پر مسکراتے رہتے ہیں مگر اسے احساس ہی نہیں ہوتا دیکھیں شکل نمبر ۱۰۔

جب یہ پہلی اور تیسری پور کی نسبت طویل ہو تو ایسا شخص سائنس اور حساب میں خاص دلچسپی رکھتا ہے زراعت اور کاشت کاری میں بھی

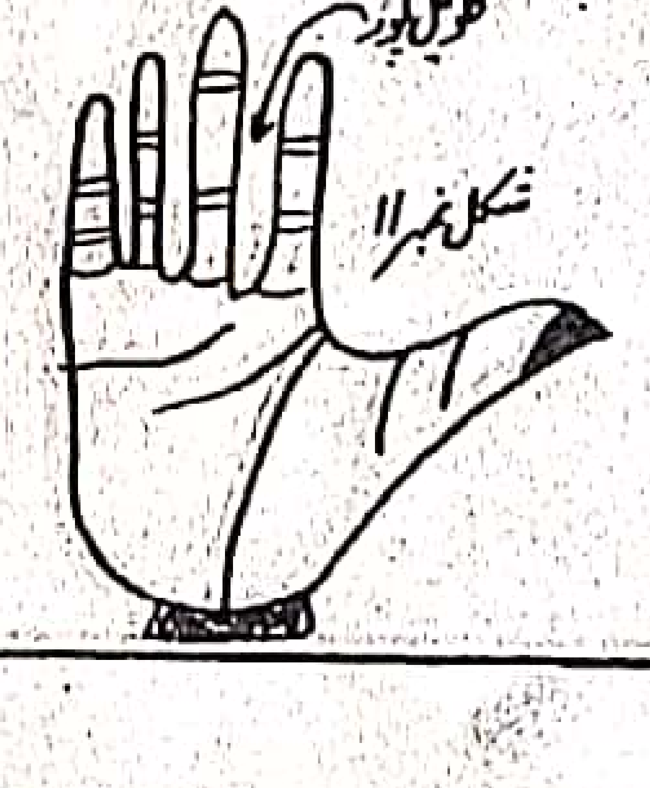

کافی معلومات اور ذوق رکھتا ہے۔ اگر تمام انگلیوں کی درمیانی پوریں طویل ہوں تو ایسا شخص سائنس میں کافی دسترس رکھتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۱۔

تیسری پور:۔ جب یہ پور پہلی اور دوسری پوروں کی نسبت چھوٹی ہو تو ایسا شخص اخراجات میں اعتدال سے کام لیتا ہے اور کفایت شعار ہوتا ہے طریقے سے خرچ کرتا ہے کسی حد تک کنجوس بھی ہوتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۲۔

اگر یہ پور طویل ہو تو ایسا شخص بہت لالچی، بے حیا اور تنگ نظر ہوتا ہے حرص اسے کہیں کا نہیں رکھتی بے حیائی اسے عزیز و اقارب سے دور کر دیتی ہے بہت جلد بدنام ہو جاتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۳

تیسری انگلی

اس انگلی کا تعلق فنونِ لطیفہ آرٹ اور غیر معمولی ذہانت سے ہے۔

پہلی پور:۔ جب تیسری انگلی کے پہلی پور بہت چھوٹی ہو تو ایسا شخص سادہ زندگی بسر کرتا ہے عام لباس پہنتا ہے۔ کردار کا اچھا ہوتا ہے لوگ اسکی سادگی کی تعریف تو کرتے ہیں لیکن خود اپنانے میں حیل و حجت سے کام لیتے ہیں دوسرے لفظوں میں ان کی تیسری انگلی کی پہلی پور چھوٹی ہو جو نہ ہوئی۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۴۔

جب یہ پور لمبی ہو تو ایسا شخص بہت باتونی ہوتا ہے اپنی قابلیت کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے شیخیاں مارتا ہے۔ عزیز و اقارب جلد اسکی نمائش اکڑ سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۵۔

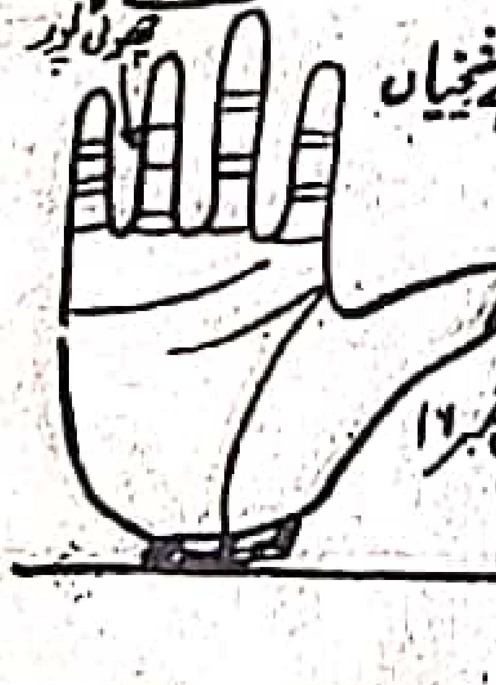

دوسری پور:۔ تیسری انگلی کی

دوسری پور اگر بہت چھوٹی ہو تو ایسا شخص جلد بازی کی وجہ سے اپنے کام بگاڑ دیتا ہے۔ ادھورے کام کرتا ہے۔ کسی کو تقریر کرتے دیکھتا ہے تو مقرر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ شاعروں کو دیکھتا ہے تو شاعری پر منتر خوری کرتا ہے۔ سائنسی ایجادات کے بارے میں سنتا ہے تو کچھ عرصہ سائنس کی کتابیں اٹھائے پھرتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۶۔

طویل پور

شکل نمبر ۱۷

جب یہ پور طویل ہو تو ایسا شخص شعر و ادب اور آرٹ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اکثر یہ پور آرٹسٹوں کے ہاتھوں پر دیکھنے میں آتی ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۷۔

تیسری پور :۔ جب تیسری انگلی کی تیسری پور بہت چھوٹی ہو تو ایسا شخص کوئی خاص کام انجام نہیں دیتا جس سے اسے شہرت حاصل ہو۔ گمنامی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ کلرکوں وغیرہ کے ہاتھوں میں یہ پور نمایاں نظر آئیگی۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۸۔

شکل نمبر ۱۸

چھوٹی پور

جب یہ پور کافی طویل ہو تو ایسا شخص شہرت حاصل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ دولت اور اعزازات وغیرہ کے لئے اکثر دوڑ دھوپ کرتا رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی اسے وہ کچھ حاصل نہیں ہوتا جس کا وہ متلاشی ہوتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۱۹۔

شکل نمبر ۱۹

طویل پور

چھوٹی انگلی

اس انگلی کا تعلق ریسرچ سائنس وغیرہ سے ہے۔

چھوٹی پور

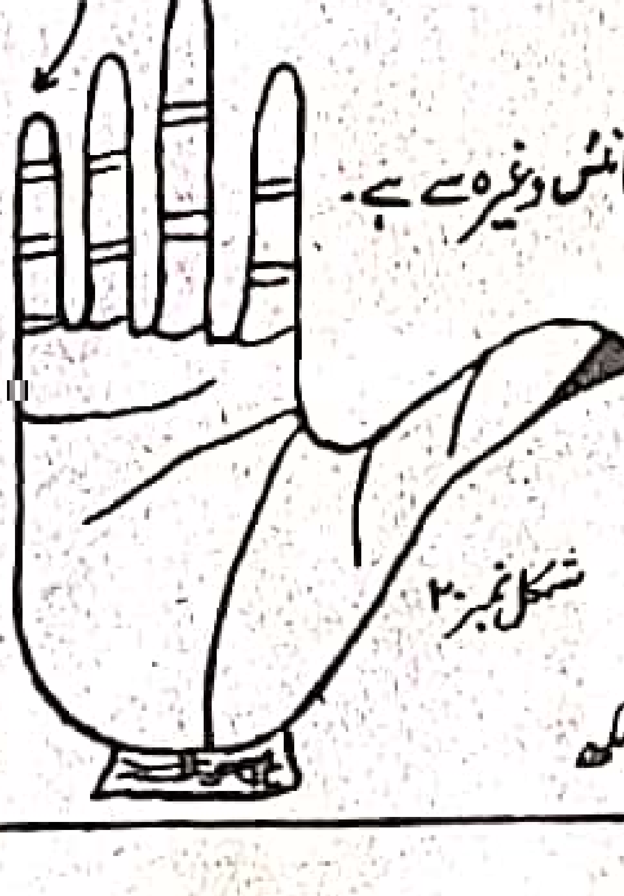

شکل نمبر ۲۰

پہلی پور :۔ اگر چھوٹی انگلی کی پہلی پور باقی دونوں پوروں کی نسبت کافی چھوٹی ہو تو ایسا شخص جاہل گنوار اور تقریباً ان پڑھ ہوتا ہے۔ اگر کچھ پڑھ لکھ بھی لے تب بھی کتابوں سے دور بھاگتا ہے۔ دیکھیں نمبر ۲۰۔

طویل پور

شکل نمبر ۲۱

اگر یہ پور کافی طویل ہو تو ایسا شخص تعلیم کی طرف بہت مائل ہوتا ہے بہت کچھ پڑھنے کے باوجود بھی انکساری سے کام لیتا ہے اور خود کو طالب علم کہتا ہے ایسا شخص نئے نئے محاورے اور ضرب المثل اس انداز سے اپنی تحریروں میں لکھتا ہے کہ پڑھنے والا اس کی قابلیت کا قائل ہو جاتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۲۱۔

چھوٹی پور

شکل نمبر ۲۲

دوسری پور :۔ اگر دوسری پور پہلی اور تیسری پوروں کی نسبت چھوٹی ہو تو ایسا شخص لکیر کا فقیر اور کم حوصلہ ہوتا ہے مگر نئے منصوبوں میں کبھی حصہ نہیں لیتا وہ بہت محتاط انداز میں کاروبار کرتا ہے ایسا شخص اپنے مالک کا بہت وفادار ہوتا ہے اپنے ہر کام کو پرانے اور آزمودہ طریقوں سے سرانجام دیتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۲۲

اگر دوسری پور باقی پوروں کی نسبت طویل ہو تو ایسے

طویل پور

شکل نمبر ۲۳

شخص کا رجحان تجارت اور کاروبار کی طرف ہوتا ہے۔ ہر معاملے کو کاروباری انداز سے سوچتا ہے۔ نئے منصوبوں میں بھی کسی حد تک حصہ لیتا ہے لیکن جہاں دولت کم ملتی نظر آتی ہے وہاں سے کترا کر نکل جاتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۲۳۔

تیسری پور۔ اگر چھوٹی انگلی کی تیسری پور پہلی اور دوسری پوروں کی نسبت بہت چھوٹی ہو تو ایسا شخص سادہ لوح اور کسی حد تک بے وقوف ہوتا ہے اس کے باوجود نیک ہوتا ہے دوسروں کو دھوکہ دینے سے رہا البتہ خود اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ہمیشہ گھاٹے میں رہتا ہے۔ دیکھیں شکل نمبر ۲۴۔

شکل نمبر ۲۴

چھوٹی پور

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی ایم اے
ادارہ فیضان فیصل آباد

کحل سلیمانی

دراصل یہ نسخہ اثمد اصفہانی کا ہے اسے کحل احمر اور سرخ سرمہ بھی کہتے ہیں یہ اصفہان کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور سرخ دھاری دار ڈلیوں کی شکل میں ہوتا ہے، باریک کرنے سے شنگرف یا سندھور کی طرح گہرا سرخ رنگ کا ہوتا ہے حدیث شریف میں ہے "خَیْرُ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ" ۔

ترجمہ: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے یہ بینائی کو جِلا (نکھارتا) بخشتا ہے۔ اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی تصنیف نشر الطیّب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماکولات و مشروبات کے ضمن میں ترجمے میں سرمہ سیاہ لکھ دیا ہے جو سراسر غلط ہے اس لئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اثمد اصفہانی یعنی سرخ سرمہ آنکھوں میں ڈالا ہے کبھی تین تین سلائیاں اور کبھی دائیں آنکھ میں چار اور بائیں میں تین سلائیاں استعمال کی ہیں بعض صحابہ کی روایتوں میں ہے کہ جب کبھی ہم نے آپ کی چشم مبارک کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو آنکھوں میں سرخ ڈورے نظر آئے جس سے معلوم ہوا کہ وہ ڈورے اس سرخ سرمے کی ہی وجہ سے تھے سیاہ سرمہ صرف عورتوں کی زینت کے لئے ہے۔ آج سے تینتیس ۳۳ پینتیس سال قبل دوران درس و تدریس میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا ڈاکٹروں نے نزول الماء کی ابتداء بتائی طبی فارسی اردو کتب وغیرہ سے امراض چشم کے ابواب سے چند مقوی بصر اور دافع نزول الماء (موتیا بند) ادویہ ترتیب دے کر سرمہ تیار کیا جس سے بفضلہ تعالیٰ موتیا کا اثر ختم ہو گیا اور آج بڑھاپے کے باوجود اللہ و رسول کی برکت سے بغیر چشمے (عینک) کے باریک سے باریک قلم کی عبارت بھی باآسانی پڑھ لیتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل و کرم اور نبی پاک ﷺ کی رحمت ہے۔ چند سال ہوئے مجھے حضرت علامہ حکیم میاں الشیخ عبدالغفور صاحب عرشی قادری قادریہ شفاخانہ مالک ماہنامہ پیام صحت لاہور کی وساطت سے ایک جٹا دھاری سنیاسی مسلمان درویش سے بالکل اسی نہج کا نسخہ جامع و کامل ملا۔ جو قارئین فلکیات کی نذر ہے۔

اثمد اصفہانی (سرمہ سرخ) اثمد اسود۔ اثمد ابیض۔ سنگ سرماہی۔ زبد البحر۔ انبہ ہلدی۔ لودھ پٹھانی۔ نرکچور۔ پوست ہلیلہ زرد۔ فلفل ابیض دکنی۔ اسد الارض۔ عقاب سفالی۔ زاج ابیض شگفتہ۔ تخم وسمہ سنگ بصری۔ تخم سرس سیاہ۔ کشتہ جست (زنک اوکسائڈ) بورق الیسڈ۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک تولہ۔ ورق طلا خالص۔ (تیزابی بھٹور سونا) ورق نقرہ یا تیزابی بھٹور نقرہ۔ کافور (جرمنی یا چائنہ کا) ست پودینہ ہر ایک تین ماشہ (کل ادویہ ۲۳) سنگ سماق کے کھرل میں خوب سحق اور باریک مانند سرمہ کریں پھر بالترتیب روح گلاب اور آب زمزم سے ایک ایک ہفتہ سحق کریں۔ سرمہ اکسیر البصر تیار ہے۔

فائدہ: جٹا دھاری مسلمان سنیاسی نے دوران گفتگو فرمایا تھا کہ اگر بیخ بسکھپرا کے پانی میں ایک ہفتہ بھی سحق کر لیں تو مزید بہترین فوائد کا حامل ہوگا۔

فوائد و منافع: جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر صفت، مجرّب اور ذاتی آزمودہ ہے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ جٹا۔ ڈھلکا۔ ناخونہ۔ غبار۔ خارش جلن (سوزش) ضعف بصر۔ نزول الماء۔ اور کُکرے وغیرہ میں صبح و شام ایک ایک سلائی لکڑی کی آنکھوں میں روزانہ لگایا کریں۔ بعض لوگ چند روز آنکھوں میں سرمہ لگانے کے بعد یہ شکایت کرتے ہیں کہ فائدہ

بقیہ صفحہ ۴۶ پر

شرفِ زہرہ کا خاص عمل

نقش مخمس برائے تسخیر و محبت

اہم تاریخیں
۴،۵ مارچ ۲۰۱۰ء

لیاقت منجم

قارئینِ فلکیات! جیسا کہ آپ بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ہر سال ایک بار شرف زہرہ کا مبارک وقت آتا ہے چنانچہ یہ موقعہ ۴،۵ مارچ بروز جمعرات و جمعہ بہ ساعت زہرہ و مشتری آئے گا۔ گویا یہ وقت بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوگا۔ اس سعد ترین موقعہ پر آپ بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر برائے تسخیر و حب موثر ترین نقش مخمس تیار کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوران عمل بخورات زہرہ آگ پر سلگانے کی بنا پر اخراجات تو خاصے ہوں گے لیکن نقش بڑا ہی باکمال تیار ہو جائے گا۔ آپ کسی ایک فرد یا بہت سارے افراد کو اپنی محبت میں مبتلا کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ نیت نیک اور مقصد جائز ہو ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی۔ میاں بیوی میں دائمی محبت رکھنے کے لئے یہ نقش ایک ضامن کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو اس نقش کو تیار کرنے کے طریقے کئی ہیں اور مختلف کتابوں میں بھی تحریر پائے گئے لیکن میں ایک آزمودہ طریقہ عمل ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ نقش مخمس آپ چاندی یا تانبہ کی لوح پر کندہ کر سکتے ہیں۔ یا پھر اعلیٰ قسم کے کاغذ اور ہرن کی جھلی پر بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ ہرن کی جھلی عموماً چاندی کے ورق بنانے والوں سے مل جاتی ہے۔ یہ نقش مندرجہ ذیل طریقے سے آپ مقررہ وقت ہی میں لازمی مکمل کر لیں یعنی اوپر لکھے گئے اوقات کے مطابق اب ذرا غور سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے۔ طریقہ یہ ہے۔

نام طالب۔ والدہ طالب مطلوب۔ والدہ مطلوب۔ ان سب اعداد نکال کر جمع کریں (اعداد نکالنے کیلئے جدول اگلے صفحے پر دی گئی ہے) مجموعہ اعداد میں ۹۳۰ (ایک خصوصی آیت کے اعداد) بھی جمع کر دیں۔ اور پھر جملہ اعداد میں سے ۶۰ عدد تفریق کر کے بقایا کو پانچ پر تقسیم کر دیں حاصل تقسیم کو نقش مخمس کے پہلے خانے میں لکھیں اور اس کے بعد ترتیب وار لکھتے ہوئے نقش پورا کر دیں۔ بعد از تقسیم اگر ایک باقی بچے تو خانہ اکیس ۲۱۔ ۲ بچیں تو خانہ سولہ ۱۶۔ ۳ بچیں تو خانہ گیارہ ۴ بچیں تو خانہ ۶ میں ایک ہندسے کا اضافہ کریں۔

مثال فرضی: کبیر بن شہزادی (اعداد ۵۵۹) زہرہ بنت مشتری (اعداد ۱۱۶۷) (اعداد ۱۷۲۶) آیت کے اعداد (۹۳۰) مجموعہ اعداد (۲۶۵۶) نقش مخمس کے مقررہ اعداد ۶۰ اس میں سے نکال دیئے گئے تو (۲۵۹۶) باقی رہے انہیں ۵ سے تقسیم کیا گیا۔ حاصل تقسیم ۵۱۹۔ اور باقی ۱ بچا چنانچہ ہم نقش پر کرتے ہوئے خانہ اکیس میں ایک ہندسے کا اضافہ کر دیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں

خاکہ برائے رفتار

۱۵	۸	۱	۲۴	۱۷
۱۶	۱۴	۷	۵	۲۳
۲۲	۲۰	۱۳	۶	۴
۳	۲۱	۱۹	۱۲	۱۰
۹	۲	۲۵	۱۸	۱۱

دعنایئل ۷۸۶ دعنایئل

۵۳۳	۵۲۶	۵۱۹	۵۴۳	۵۳۵
۵۳۴	۵۳۲	۵۲۵	۵۲۳	۵۴۲
۵۴۱	۵۳۸	۵۳۱	۵۲۴	۵۲۲
۵۲۱	۵۴۰	۵۳۷	۵۳۰	۵۲۸
۵۲۷	۵۲۰	۵۴۴	۵۳۶	۵۲۹

کبیر بن شہزادی الحب زہرہ بنت مشتری

(اگلا صفحہ بھی دیکھئے)

نقش پُر کرنے کے بعد موکلین کا استخراج بھی ضروری ہے چنانچہ چاروں کونوں کے اعداد علیحدہ علیحدہ لکھ لیں اور ہر ایک میں ۴۱ عدد کا اضافہ کر کے حروف بنالیں اور آئیل کا اضافہ کرنے کے بعد موکل کا نام ہر کونے پر لکھ دیں۔ مثلاً نقش شمالی کے پہلے کونے کے اعداد ۵۳۵ ہیں۔ ۴۱ جمع کئے گئے تو ۵۷۶ ہوئے۔ اس کے حروف و۔ع۔ش کے ساتھ آئیل کا اضافہ کیا گیا تو وعشائیل بنا۔ اسی طرح باقی تین کونوں کے موکل بنائے گئے ہیں۔ نقش تیار ہوجانے کے بعد اسے چاندی یا تانبے کے تعویذ میں محفوظ کرالیں اور پھر بروز پیر وار یا جمعہ بساعت زہرہ اپنے گلے میں پہن لیں۔ سیدھے بازو پر بھی باندھا جاسکتا ہے

اعداد نکالنے کے لئے جدول

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

نقشِ شرفِ زہرہ

کے سلسلے میں تمام ہدایات واضح طور پر تحریر کردی گئی ہیں۔ اگر کوئی صاحب یا صاحبہ اپنی مصروفیت یا کسی اور وجہ کی بناء پر یہ عظیم تحفہ خود تیار کرنے سے قاصر ہوں تو وہ اس نقش کے جائز اخراجات

مبلغ سات سو روپے

بذریعہ منی آڈر بھیجکر رجسٹری خط کے ذریعہ اپنا نام معہ نام والدہ، اپنی اندازاً عمر اگر کسی کو مسخر کرنا ہو تو اُس کا نام معہ والدہ اور اسکی عُمر سے آگاہ کردیں، اپنا جائز مقصد بھی لکھیں مثلاً افسر کو خوش رکھنا، شریک کار کا تعاون، من پسند لڑکے یا لڑکی کے ساتھ شادی میاں بیوی میں محبت، تسخیر خلائق، حصول دولت، بہ سلسلۂ ملازمت یا کاروبار وغیرہ آپ اس نقش کے ذریعہ کسی بھی فرد کو جائز طور پر اپنے تابع فرمان رکھ سکتے ہیں، ناجائز کام کے لئے یہ نقش بیکار ثابت ہوگا۔ پاکستان سے باہر رہنے والے حضرات ڈرافٹ بنام ماہنامہ فلکیات اکاؤنٹ نمبر 2654-74 حبیب بینک لمیٹڈ لیاقت آباد کراچی بنواکر بھیجیں

پتہ یہ ہے:
لیاقت منجم
فون: ۴۹۱۸۳۲۹
"ادارہ فلکیات" ۲/۱۳ سی ایریا لیاقت آباد کراچی